U8565 Date - 6-1-10

Title - SHIREH QANOON SHAHADAT MAJRIYA HIND MAY QANOON HALF MAJRIYA HIND

Creator - Sayyed Mehmood.

Publisher - Institute Press (Aligarh).

Date - 1876.

Pages - 472.

Subjects - Qanoon Shahadat - Hindustan; Qanoon - Qanoon Shahadat - Qawaneen - Hind - Siyasiyaat; Sayyed Mehmood - Tasaneef-o-Taleefaat.

آئینہ وکالت

بزبان اردو

متضمن ہدایات عملی نسبت پیروی مقدمات دیوانی و فوجداری اور
گواہون سے سوال اور سوال جرح اور مکرر سوال کرنے اور صفات اور
فرائض وکلاء اور ایکٹ اشخاص قانون پیشہ نمبر ۱۸ سنہ ۱۸۷۹ء مرمیہ حسب
ایکٹ نمبر ۹ سنہ ۱۸۸۴ء معہ شرح و خلاصہ نظائر متعلقہ ایکٹ مذکور لغایتہ حال
اور سرکلرات مصدورہ عدالت العالیہ ہائی کورٹ ممالک مغربی و شمالی

متعلق باشخاص قانون پیشہ

مصنفہ

پنڈت گرراج کشور دت صاحب منصف ایٹہ
ممالک مغربی و شمالی

مصنف ترجمہ اردو کتاب متاکشرا مصنفہ کولبروک صاحب معہ شرح و
خلاصہ نظائر دہرم شاستر اور ڈیجسٹ نظائر فوجداری بزبان اردو
من ابتدائے سنہ ۱۸۶۲ء لغایت سنہ ۱۸۸۵ء اور ڈیجسٹ نظائر پریوی کونسل
بزبان انگریزی من ابتدائے سنہ ۱۸۷۳ء لغایتہ سنہ ۱۸۸۷ء

اورینٹل جوبلی پریس آگرہ مین چھپا

قیمت فی جلد

بجناب

آنریبل ڈگلس اسٹریٹ صاحب بہادر بیرسٹرایٹ لا

و

آنریبل ڈبلیو ٹریل صاحب بہادر سی ایس

دو صاحبان جج عدالت العالیہ ہائی کورٹ ممالک مغربی و شمالی

یہہ کتاب جناب ممدوحین کی عنایت آمیز اجازت سے بطور نشانی

تعظیم و احسانمندی کے بنام نامی معنون کیجاتی ہے

دیباچہ

اس امر کی نسبت اکثر شکایت سُنی جاتی ہے کہ اگرچہ نہایت مفید مضمون فن وکالت پر انگریزی زبان میں کتب موجود ہیں مگر اس وقت تک کوئی اس قسم کی کتاب اُردو میں شایع نہیں ہوئی اور اگرچہ کتب انگریزی اصول اور مسائل عملی سے پُر ہیں مگر کتب مذکور انگریز قانون پیشوں کے لیے جو بزبان انگریزی روبرو عدالت انگریزی کے کارپیشہ کرتے ہیں تصنیف کی گئی ہیں اور عدالتہائے اس ملک سے جنمیں سے اکثروں میں زبان عدالت اُردو ہے اور غالباً رہیگی بہت کم تعلق رکھتی ہیں اور ایسی کتاب کی ضرورت اشخاص قانون پیشہ کو ابتدائً اور نیز اہلکاران پولیس اور دیگر اشخاص کو جنکو بعض اوقات منجانب مستغیث پیروی کرنا پڑتی ہے سخت ضرورت ہوتی ہے ۔

چونکہ کوئی مدرسے یا کالج فن وکالت کے جسقدر کہ اونکا تعلق دستور العمل عدالتہائے ہند سے ہے نہیں ہیں پس بقول ایک لایق مصنف اس مضمون کے جدید پاس شدہ وکیل کو جہانتک اوس سے ممکن ہوتا ہے اپنا راستہ اکثر بذریعہ نقصان حقوق اہم اور بصرف بہت سے محنت موکلوں کے معلوم کرنا پڑتا ہے ۔ بلاشک یہہ امید کرنا فضول ہے کہ ایک کتاب مثل کتاب ہذا سے وہ حاضری طبیعت اور تیزی گرفت امور مقدمہ کی بہم پہونچ سکیگی جو صرف وکالت میں تجربہ عملی سے حاصل ہو سکتی ہے مگر مصنف یہہ باور کرتا ہے کہ یہہ کتاب جوان وکلا کو اسقدر مفید مطلب ہو سکتی ہے کہ وے اکثر اون غلطیوں سے جو وے بصورت نہونے ایسی کتاب کے کرتے بچتی رہینگے اور نیز نقایص طریق عمل اور عبارت جن سے بعد کچھ عرصہ کے نجات پانا وقت طلب ہوتا اخذ کرنے سے باز رہینگے پس یہہ باور کرسکے کہ ایک کتاب بزبان اردو متضمن ہدایات عملی نسبت پیروی مقدمہ منجانب مدعی و منجانب مدعاعلیہ اور نسبت اہتمام استغاثہ فوجداری اور جوابدہی منجانب شخص ملزم اور نسبت گواہون سے سوال و سوال جرح و مکرر سوال کرنے اور نسبت پیروی مقدمہ اپیل منجانب اپیلانٹ

ورسپانڈنٹ اور بالعموم نسبت صفات ضروری اور فرائض وکلا کے صرف ناتجربہ کار ہندوستانی انجمن
قانون پیشہ کے لئے ہی مفید نہوگی بلکہ کسقدر فضول گفتگو اور غیر متعلق امور کا رروائیات عدالتی مین داخل
ہونیکی مانع ہوگی اور باعث کفایت عوام کے وقت اور روپیہ کے ہوگی یعنی یہہ کتاب بزبان اردو
اس نہایت مفید مضمون فن وکالت پر گو بہت پس وپیش کے ساتھہ شایع کرنیکی جرات کی ہے ترتیب
اس کتاب کی حسب ذیل ہے باب اوّل مین مضمون وکالت کی تمہید ہے اور چند اشارات نسبت تشریح
اردو لفظ وکیل اور اس معنی کے جسمین لفظ مذکور کتاب ہذا مین مستعمل ہوا ہے درج ہین - باب دوم
مین جسمین ذکر پیروی مقدمہ منجانب مدعی ہے ہدایات واسطے ترتیب عرضیدعوی اور نیز واسطے ابتدائی
تمہید وکیل مدعی کے لکھی گئی ہین اور قانون متعلق اونکے بالتفصیل مشرح بیان کی گئی ہے -
باب سوم مین پیروی مقدمہ منجانب مدعا علیہ کا ذکر ہے اور اوسمین ہدایات واسطے ترتیب
بیان تحریری اور بہت عمدہ طور پر منجانب مدعا علیہ تقریر کرنیکی درج ہین باب چہارم مین
ہدایات واسطے تقریر مقدمہ منجانب مدعی بعد اختتام مقدمہ منجانب مدعا علیہ کے ہین جسکو اصطلاح
مین جواب مدعی کہتے ہین باب پنجم مین جسمین ذکر پیروی مقدمہ منجانب مستغیث ہے ہدایات
بغرض ترتیب درخواست استغاثہ اور وہ طریقے جنکو ایسے مقدمہ کی پیروی مین ملحوظ رکھنا چاہئے
اور فرق مابین فرائض وکیل مستغیث اور وکیل ملزم اور تعریفات چند الفاظ جو مقدمات فوجداری مین
مستعمل ہوتے ہین اور طریقہ بحث مقدمہ منجانب مستغیث بیان کئے گئے ہین - باب ششم
مین جسمین بیان پیروی منجانب ملزم بمقدمات فوجداری ہے ہدایات بغرض جوابدہی شخص ملزم
اور نیز طریقہ مقدمہ مین منجانب ملزم بحث کرنیکا ہے باب ہفتم وہشتم ونہم مین
بیان گواہون سے سوال اور سوال جرح مکرر سوال کرنیکے طریقونکا ہے باب دہم مین
جسمین ذکر پیروی مقدمہ اپیل منجانب اپیلانٹ اور رسپانڈنٹ ہے پورے طور پر ہدایات بغرض
ترتیب یادداشت اپیل اور نیز اشارات نسبت بحث مقدمہ منجانب اپیلانٹ ورسپانڈنٹ
منفرداً درج ہین اور باب یازدہم مین جو باب آخر ہے مفصل طور پر صفات ضروری

اور فرائض وکلا کے درج ہین اور بغرض ترقی کتاب کے مینے اوسکے آخر مین ایک ضمیمہ منسلک کر دیا ہے
جسمین کل سرکلرات صادرہ عدالت العالیہ چیف کورٹ ممالک مغربی و شمالی متعلق باشخاص
قانون پیشہ و ایکٹ اشخاص قانون پیشہ نمبر ۱۸ سنہ ۱۸۷۹ء معہ خلاصہ لفظ بلفظ معہ عام شرح ضروری شامل ہے
اس کتاب کا نسبت مضمون فن وکالت کے کامل یا فاضلانہ یا عالمانہ نسخہ ہونیکا دعوی نہین ہے
اور خود اون تجربہ کار اشخاص قانون پیشہ اہل ہند کو مدد دینے کا اقرار ہے جنکے پاس اپنی ذاتی روشنی
کافی طور پر بغرض اپنی رہنمائی کے موجود ہے اور جنکے افعال سے ظاہر ہوتا ہے کہ وے بہ نسبت مضمون
مندرجہ کتاب ہذا کے بہت زیادہ علم رکھتے ہین اور مقصد کتاب ہذا کا محض یہہ ہے کہ ناتجربہ کار نوجوان
ممبران پیشہ وکالت کو مدد دیجاوے اور اونکو اپنے معزز پیشہ کے فرائض کی انجام دہی مین فاش
غلطیان کرنے سے باز رکھا جاوے۔ یہہ بات قابل خواہش تھی کہ ایسی کتاب کو کوئی ایسے صاحب جنکو بہ نسبت مصنف
کے زیادہ تر فوائد اور تجربہ حد انتہائے ہند اور نیز اعلے قسم کی قانونی اور پیشہ کی لیاقتین حاصل ہوتین شائع
کرتے مگر جب معلوم ہوا کہ کسی ایسے صاحب کا کتاب مطلوبہ چھپوانیکا میلان نہین ہے تو مینے باوجود علم اپنی
کمی لیاقت اور ناکافی تجربہ صرف گیارہ سال کے کسیقدر ایک مدت کی ضرورت کو رفع کرنیکی کوشش
کی ہے اور ایسا کرنے مین مینے اس اصول پر عمل کیا ہے کہ تھوڑی سی روشنی بہ نسبت بالکل روشنی نہونیکے
بہتر ہے۔ مجکو امید ہے کہ ذیعلم صاحبان حکام و وکلا براہ نوازش میری کوشش کو پسند کرینگے اور جو کچھہ
غلطی یا نامناسبت عبارت یا خیالات مین اونکو معلوم ہوگی اور نیز کسی قسم کا مشورہ واسطے ترقی کتاب
کے (اگر ہنوز اوسکے طبع ثانی کی نوبت پہونچنے کی) اونکی رائے مین مناسب ہو اوس سے مجکو مطلع فرماکر ممنون
اور مشکور کرینگے۔ ہر شخص واقف بسر اوقات حکام دیوانی کو معلوم ہوگا کہ میرے روزمرہ کے فرائض سے مجکو بہت
کم فرصت ملتی ہے اور مین اس کتاب کو دیر تک بوقت شب محنت کرنے سے تصنیف کر سکا ہون عبارت
کتاب ہذا حتی الامکان تک بلحاظ تحفظ محاورہ زبان اردو ممکن تھا صاف و سریع الفہم اور مختصر رکھی گئی ہے اور کتاب
ہذا کے دلچسپ و مرغوب طبع اور قابل سیر کرنے مین کسی قسم کی محنت مین کوتاہی نہین کی گئی ہے کتاب
ہذا کے مرتب کرنے مین مین شکریہ کے ساتھ اوس مدد کا اقرار کرتا ہون جو مینے برومز صاحب کی شرح

کامن لا انگلینڈ اور ہدایات فن وکالت مصنفہ ہیرس صاحب اور قانون فوجداری احاطہ بنگال طبع ثانی جلد اول مولفہ آنریبل جارج ناکس صاحب اور تجربہ لیباوفات بیرسٹر مصنفہ سر جیمز ٹیلبنٹ بلیسٹائن صاحب

اور کتاب عجائبات فصاحت اور تصحیح زبان سے پایا ہے - اور اگرچہ کتاب ہذا کی نسبت کسی قسم کی اختراع کا دعوی کرنا منجانب میرے ایک قسم کی گستاخی ہوگی مگر اسقدر میں جرات کرکے کہہ سکتا ہون کہ نصف سے زیادہ مضمون کتاب ہذا کا میرے ذاتی تجربہ اور فکر کا نتیجہ ہے اس تحقیق میں لالہ بیجناتھ صاحب بہادر ڈپٹی ایسکا جواب جج ماتحت علیگڈہ کے ہین اور جنہون نے اول مجکو اس کتاب کی ترتیب کا مشورہ دیا اور بلا انکی عنایت آمیز مشورہ کے اس کتاب کی ترتیب اور شائع کرنیکا خیال ہرگز میرے ذہن مین نہ آتا علی ہذا شکریہ ادا کرتا ہون جناب آر ایس ایکمین صاحب بہادر ایم - اے - سی - ایس - ڈسٹرکٹ وسشن جج مین پوری کا بھی واسطے چند نہایت مفید مشورون کے جو جناب ممدوح نے دیے اور واسطے اوس دلدہی اور تحریک کے جو اسنے بار بار سند ہی دوران ترتیب کتاب ہذا مین جناب ممدوح کی ان دنون شکریہ ادا کرتا ہون سب سے آخر مین بہ احقر عالیجناب معلی القاب آنریبل مسٹر جی گلانسٹر ہیٹ صاحب بہادر اور عالیجناب معلی القاب آنریبل جناب ڈبلیو ٹیریل صاحب بہادر دو صاحبان جج عدالت العالیہ ہائی کورٹ ممالک مغربی و شمالی کا جو سرشتہ متعلق بہ ترقی انصاف اس ملک مین پورا تعلق رکھتے ہین بابت اوس عزت افزائی اور شکرگزاری کے جو جناب ممدوحین نے احقر کی اس کتاب سے اپنی معزز اسمائے کی شہرت متعلق کرنے سے کی ہے تہ دل سے نہایت شکریہ ادا کرتا ہے -

---

العبد

پنڈت گرراج کشور دت منصف ایٹہ

باب اوّل تمہید

ایک مشہور بیرسٹر صاحب ارچرڈ ہیرس صاحب کا قول ہے کہ عام فہم عمدہ وکالت کی بنا ہے ممکن ہے کہ ایک شخص بہت لایق وکیل ہو اور پیشہ وکالت مین کامیاب بہی ہو مگر محض جبتک وہ نکات اوسکی فروغ کی کسی طور پر ناتجربہ کار کی رہنمائی کے لئے روشنی نہو گی بلکہ بخلاف اسکے ممکن ہے کہ ناتجربہ کار وکیل اوسکی کثرت روشنی سے گمراہ ہو جاوے اور خطرناک غلطیون کا مرتکب ہو لایق وکیل اپنی جرات سے مقدمہ مین کامیاب ہو سکتا ہے اور بصورت قائم رہنے کے عمدہ اور برجستہ کوششون کے ذریعہ سے اپنی شکست کو دور کر سکتا ہی مگر ایک معمولی شخص بحالت اقدام نقل مین قاصر رہنے کے بہت قبیح معلوم ہوگا عام فہم جو کل اور پیشون انسانی مین بے بہا شئے ہے پیشہ وکالت مین از حد مفید مطلب ہے بلکہ ایک ایسی صفت ہے کہ اسکے بغیر کل دیگر صفات بیکار ہین اور اسکے موجودگی مین اکثر دیگر صفات فضول ہین ۔

گو پیشہ وکالت کی نسبت کوئی قانون یا قواعد باضابطہ اس قسم کے اب تک مرتب نہین ہوئے ہین جو اس پیشہ کی تاریک اور فی زمانہ تنگ راستہ مین ناتجربہ کار وکیل کے لئے لالٹین کی روشنی کا فائدہ دین مگر اس مین کوئی شبہہ نہین کہ ایسے قواعد موجود ہین گو قلمبند نہین ہوئے ہین یہہ سچ ہے کہ جسقدر ہر وکیل کو تجربہ ہوتا ہے اوسیقدر

اوسکے لئے راستہ صاف ہوجاتا ہے اور تجربہ سے وکیل کی لیاقت کو بھی ترقی ہوتی ہے مگر محض تجربہ کسی شخص کو فی الواقع لایق وکیل نہین کرسکتا بلکہ قواعد متعلقہ پیشہ وکالت کو عمدہ طور پر سمجھنے اور اونکو ہمیشہ مناسب طور پر متعلق کرنے سے لایق وکیل ہوسکتا ہے اور بلا علم ان قواعد کے وکالت مین ناموزون اور بے ترتیب اور بے قاعدہ عادات مکمل اور مستقل ہوجاتے ہین اور جو وکیل ان قواعد پر غور اور اونکو مطالعہ نہین کرتا ہے وہ بصورت ناتجربہ کار ہونے کے ہمیشہ اور بحالت تجربہ کار ہونیکے بعض اوقات اپنے سوالات اور سپیچ سے اپنے ارادہ سے مختلف اثر پیدا کرتا ہے ۔

منجملہ کثیر فوائد کے جو فن وکالت کے صحیح اصول پر عمل مین لانے سے ہوتے ہین عوام کی وقت کی کفایت اور نیز خرچ کی کفایت ہوتی ہے ہم نے اپنے تجربہ مین دیکھا ہے کہ مفصل کی عدالتون مین اکثر چھوٹی چھوٹی باتون مین فضول اور بیجا گفتگو اور بحث مین وقت ضایع کیا جاتا ہے مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ع مین وکیل کی یہہ تعریف کی گئی ہے کہ وکیل سے مراد ایسے ہر شخص سے ہے جو دوسرے شخص کی جانب سے عدالت مین حاضر ہونے اور سوال وجواب کرنیکا مستحق ہو اور اوسمین اڈوکیٹ اور وکیل اور اٹرنی ہائیکورٹ کے شامل ہین اور مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ع مین لفظ وکیل سے جب وہ کسی عدالت کی کسی کارروائی کی نسبت مستعمل کیا جاوے وہ وکیل مراد ہے جو عدالت مذکور مین از روے کسی قانون مجریہ وقت کے وکالت کرنیکا مجاز ہو اور اوسمین اولاً وہ اڈوکیٹ اور وکیل اور اٹرنی ہائیکورٹ کا جو اوس بابت اختیار رکھتا ہو اور ثانیاً ہر مختار یا دوسرا شخص جو عدالت کے اجازت سے ایسی کارروائی مین عمل کرنیکے لیے مقرر کیا جاے شامل ہے ۔

پس اس کل کتاب مین ہم لفظ وکیل کا پیروی مقدمات دیوانی مین بموجب تعریف

لفظ وکیل مندرجہ مجموعہ ضابطہ دیوانی اور پیروی مقدمات فوجداری مین بموجب تعریف مندرجہ مجموعہ ضابطہ فوجداری استعمال کرینگے ۔

بموجب خیالات چند لایق ہندوستانی بزرگون کے جنکو ممالک مغربی و شمالی سے تعلق ہے وکیل مین بموجب چار حروف … لفظ کے چار صفتین ہونا ضروری ہین یعنی واو سے واقف کاری کاف سے کلہ درازی اور یاے تحتانی سے یادداشت اور لام سے للو پتو یعنی شیرین اور دل پسند گفتگو - یہہ چار صفات جو بلحاظ حروف لفظ وکیل کے وکیل مین ضروری قرار دئے گئے ہین بیشک صحیح طور پر قرار دئے گئے ہین مگر ان کے سوائے لایق وکیل ہونے کے لئے اور بھی بہت سی صفتون کی ضرورت ہے جنکو ہم اس کتاب مین مناسب مواقع پر بیان کرینگے ۔ ہم لفظ وکیل کے ہر چہار حروف کو اسیطور پر وسعت مناسب دیسکتے ہین ۔

واو سے

(۱) واقف کاری قوانین نافذ الوقت اور تجربہ کارروائی عدالت اور فطرت انسانی کا

(۲) وقف کرنا اپنے آپکو واسطے حاصل کرنے تجربہ بسر اوقات انسانی اور کارروائیا عدالت وغیرہ اور فائدہ اپنے موکلون کے موافق اصول دیانت داری کے ۔

(۳) وقت کی قیمت جاننا یعنی اپنے وقت کو کبھی ضایع نہونے دینا اور نہ کبھی عدالت یا کسی اپنے ہم پیشہ کا وقت ضایع کرنا ۔

ک سے

(۱) کلہ درازی یعنی جرات ۔

(۲) کلام کا شیرین اور دل پسند اور فصیح ہونا ۔

(۳) کتب علی الخصوص کتب قانون اور نظایر کے دیکھنے کا شوق ہونا ۔

(۴) کمرہ دفتر وکالت کا صاف عمدہ فرش وغیرہ سے آراستہ رکھنا اور ایک معقول سوال

اپنے استعمال کے لئے رکھنا کیونکہ پیشہ وکالت مین کچھہ نمائش بھی ضرور ہے۔

(۵) کپڑے عمدہ اور صاف پہننا۔

(۶) کچہری کو اول وقت قبل شروع ہونے کچہری کے جانا اور بعد برخاست کچہری یعنی عدالت کے مکان پر واپس آنا

یاے تحتانی سے

ی سے یاد داری

(۱) یاد داشت واقعات مقدمہ اور قوانین اور نظایر اور کل کارروائیات مقدمہ کی

(۲) یار یعنی اپنا دوست بنانا حاکم عدالت اور اہل عملا اور موکلون کو بذریعہ اپنی خوش بیانی۔ نیک نہادی۔ دیانت داری صفائی معاملہ اور ادب وتہذیب کے۔

ل سے

ل سے للو پتو

(۱) للو پتو یعنی گویائی خواہ شیرین کلامی۔

(۲) لباس اچھا ہونا۔

(۳) لوٹ کسی قسم کا نہونا۔

(۴) لالچ سے پرہیز کرنا۔

(۵) لچھن یعنی روش اپنے پسندیدہ رکھنا۔

(۶) لڑائی سے سخت پرہیز کرنا۔

وکیل کو ہمیشہ فطرت انسانی سے تعلق رہتا ہے فطرت انسانی محض آلہ ہی اوسکے کام کرنے کی نہین ہے بلکہ اوسکی محنتون کا میدان ہے خواہ وکیل اپنے مخالف کی تردید کرے یا گواہ کی طبیعت اور طرز بیان کی نسبت بحث کرے یا واقعات مقدمہ کو اپنے موافق دکھلادے مگر ان سب صورتون مین انسانی فطرت یا انسانی طور اور طریق کا علم کامیابی کی کنجی ہے حاکم عدالت کو محض ایک کل سمجھنا جیسا بعض اوقات بعض وکلا خیال کرتے ہین ایک ایسا امر ہے کہ جس نے قطعی عدم

موجودگی اوس علم کی ظاہر ہوتی ہے جو سب سے آخر مین حاصل ہوتا ہے مگر ہمیشہ وکیل کے لئے سب سے مقدم اور ضروری ہے ۔ حاکم عدالت کو اپنے آپ سے کم لیاقت سمجھنا یا خارج از عقل خیال کرنا نہایت خطرناک غلطی اور سخت برائی کی بات ہے اور جسقدر کسی وکیل کو تجربہ زیادہ ہوگا اوسیقدر وہ اوس شخص کی جسکی اختیار مین اوسکے مقدمہ کا فیصل کرنا ہے بہت زیادہ تعظیم و ادب کریگا ۔

ملایم شایستہ طرز تقریر بہ نسبت زیادہ شور کی تقریر کے ہمیشہ زیادہ موثر ہوتا ہے شور کے زور سے فیصلہ مفید مطلب حاصل ہوتے کبھی سننے مین نہین آیا لا حاصل اور نامعقول گفتگو سے خاموشی بدرجہا بہتر ہے منہ مین جہاگ آجانا قابل وقعت نہین ہے اور محض چرب زبانی مین قوت نہین ہوتی ہے اسلیے ہماری یہہ غرض نہین ہے کہ خانگی گفتگو کا طریقہ قابل پسند ہے کیونکہ کم زور اسپیچ سے ججونکے دل پر اثر نہین پیدا ہوتا ہے مگر زور شور کی گفتگو سے کوئی فائدہ نہین ہے بلکہ اوس سے ایک قسم کی حیرت پیدا ہوتی ہے ۔ حاکم عدالت کے خواہ وہ کسی لیاقت کا ہو ہمیشہ یہہ خواہش ہوتی ہے کہ موافق قانون اور انصاف کے عمل کرے اور جبکہ حاکم عدالت واقعات موجودہ مثل سے بنتیجہ غیر صحیح رائے قایم کرے تو لایق وکیل کا جسکے موکل کے خلاف رائے ہو فرض ہے کہ حاکم عدالت کو اوسکی غلطی کا یقین دلادے اور یہہ بات زور شور سے حاصل نہین ہوسکتی ہے بلکہ قوای مباحثہ کے عمل مین لانے سے ایسی صورت مین وکیل کو لازم ہے کہ صرف اوس رائے کو ہی صاف نکرے بلکہ جس بنا پر رائے مذکور مبنی ہو اوسکی بیخ و بن دور کردے اور اس مقام پر اوّل وکیل کے قوائی مدرکہ کا اور بعدہ اوسکے قوای مباحثہ کا کام ہے اور بلاشبہہ وکیل پر فرض ہے کہ صاف طور پر حاکم عدالت کی رائے نسبت روئداد کے معلوم کرلیوے اور وکلا کے لئے یہہ ایک فعل محض عام فہم کا عمل مین لانیکا ہے یعنی ایک سلسلہ دلیل کا ہے جو علم فطرت انسانی

پر مبنی ہے - بہت خوشامد کے الفاظ سے بالعموم حاکم عدالت خوش نہین ہوتا ہے
بلکہ اوسکو یہہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ وکیل ہمکو ضعیف المغز یا کم عقل تصور کرتا ہے
خوشامد کے الفاظ سے ہماری غرض ایسے الفاظ سے ہے - اس عدالت کے
نہایت لایق اور فہیم اور تجربہ کار حاکم - ایسے بیدار مغز اور ذہین اور متین اور فاضل حاکم
عدالت وغیرہ - اسمین کچھہ شبہہ نہین کہ بعض خوشامد فرحت بخش اور دل خوش
کن ہوتی ہے مگر عمدہ طور پر خوشامد کرنا ایک فن ہے اور یہہ ایک ایسا جوہر ہے
جو بہت کم اشخاص کو حاصل ہوتا ہے یہہ خوشامد ایسی عبارت کے استعمال پر مشتمل ہے
جس مین فی نفسہ صریح طور پر خوشامد نہین ہوتی ہے مگر سننے والا اپنے آپ پر ناز و فخر
کرتا ہے یہہ خوشامد باریک اور ناقابل ادراک ہے از انجا کہ وہ خوش کن اور نا
قابل مزاحمت ہے - وکیل کا بہت خوشامد کرنا اور محض اپنے موکل کی غربت
اور بیکسی پر حاکم عدالت سے رحم چاہنا اچھی بات نہین ہے بلکہ اس سے حاکم عدالت کی
رائے مین وکیل کی نسبت برا خیال پیدا ہوتا ہے لیکن لایق وکیل اپنا مطلب پورے
طور پر بہ جوش ملایم تقریر اور اپنے فنون کو بدیانت کام مین لانے سے نکال
سکتا ہے -

نہایت اثر پذیر طریقہ حاکم عدالت کی توجہہ مائل کرنیکا جوش مین ہو جانا یا اقل
درجہ جوش مین اپنے آپ کو ظاہر کرنا ہے اگر فی الواقع وکیل جوش مین ہو تو
اوسکے طبیعت کا کچھہ اثر حاکم عدالت پر ضرور ہوگا اور یہہ ہی فن گفتگو کا ہے جس سے
وکیل کی گفتگو سننے والے طبیعت اور خیالات مین اوسکے ساتھہ ہو جاتے ہین -
دوسری بات قابل لحاظ کے یہہ ہے کہ وکیل کی گفتگو منطقی یعنی دلائل کے ساتھہ ہو اور
بلا اسکے گفتگو صریح الفہم نہ ہوگی چند باتین وکیل کی سمجھہ مین آجائینگی مگر بالعموم وہ اسکے
اپیچ یا ماوڈرلس بے ترتیب مجموعہ الفاظ اور پراگندہ خیالات کا ہوگا اس کہنے سے

ہماری یہہ غرض کسی طور سے نہین ہے کہ وکیل کو دونون طرف کی گفتگو منطقی کرنا چاہیے کیونکہ اس سے تو یہہ بہتر ہوگا کہ وکیل عدالت کے باہر بحث کرے بلکہ ہماری غرض وکیل موصوف کے مقدمہ سے ہے اور یہہ بات بغایت اہم ہے کہ آیا حاکم عدالت جسکے روبرو وکیل بحث کرے تعلیم یافتہ اور ذی علم ہے یا کہ معمولی لیاقت کا آدمی ہے انسان کی طبیعت ایک حجت کرنیوالے کل ہے اور وہ اون دلائل کی باسانی گرفت کریگی جو منطقی طور پر ترتیب کیے گئے ہین بہ نسبت اون دلائل کے جو بلا لحاظ مقدم اور موخر اور علت اور معلول کے پیش کیجا ئین - کسی مقدمہ مین گفتگو کرتے وقت وکیل کا مقصد حیرت پیدا کرنیکا نہین بلکہ حاکم عدالت کو معقول کرنیکا ہوتا ہے ایک ہوشیار اور تجربہ کار وکیل حاکم عدالت کی طبیعت کی رجحان سے بہت جلد واقف ہو جائیگا اور اوسکی موافق عمل کریگا اور اوسکو یہہ بہی معلوم ہو جائیگا کہ آیا اوسکی گفتگو کا اثر حاکم عدالت کے دل پر ہوا یا نہین اگر وکیل عمدہ اور موافق قانون بحث کے ساتھہ اپنا مقدمہ بمقتضائے طبیعت اور خیالات حاکم عدالت کے پیش کریگا تو بیشک حاکم عدالت کی طبیعت اوسکی طرف رجوع ہو جائیگی - حاکم عدالت سے ہمدردی کی خواہش کرنا عمدہ بات نہین ہے مگر یہہ امر جائیز ہے کہ حاکم عدالت کو معناً اس قسم کی ترغیب دیجائے وہ شخص جو صاف و صریح طور پر خواستگار رحم کا ہوتا ہے فی الواقع ایک بیکس اور ناچیز وکیل ہے مگر وہ شخص جو اپنے مقدمہ کے واقعات کو اسطور پر پیش کرے کہ حاکم عدالت اوسکے موکل کیطرف رحم کے ساتھہ لحاظ کرے فی الحقیقت ایک بڑا لایق وکیل ہے شخص آخر الذکر انسانی فطرت کا علم رکہتا ہے مگر شخص اول الذکر بے علم ہے شخص آخر الذکر طبیعت مین رحم پیدا کرتا ہے مگر شخص اول الذکر حاکم کے دل مین اپنی نسبت تحقیر پیدا کرتا ہے - اب ہم ذیل مین ہدایات نسبت پیروی مقدمہ منجانب مدعی اور پیروی مقدمہ منجانب مدعا علیہ اور جواب مدعی اور پیروی

مقدمہ منجانب مستغیث اور جوابدہی ملزم مقدمات فوجداری اور طریقہ گواہون سے سوال کرنے اور سوال جرح کرنے اور سوال مکرر کرنیکے مع چند دیگر متفرق امور کے جن سے آگہی وکلاء کے لئے ضرور ہے بیان کرینگے اور گو مقصد ہمارے کتاب کا یہہ ہی کہ اس سے ناتجربہ کار وکلا کو بشرطیکہ وے ہمارے ہدایات پر عمل کرین کامیابی حاصل ہو مگر ہم اس بات کو جرأت کرکے کہہ سکتے ہین کہ اکثر تجربہ کار وکلاء عدالتہائے مفصل کو بھی اس کتاب کے مطالعہ سے فائدہ پہونچیگا اور بہت سی باتین جدید متعلق اپنے پیشہ کے اونکو معلوم ہونگی اب ہم اپنی تمہید کو ایک ذی علم بیرسٹر (رچرڈ ہیرس صاحب) کے اس مقولہ کے ساتھہ ختم کرتے ہین کہ پیروی مقدمہ مین وکیل کے لئے نہایت اہم اسبات کا سیکھنا ہے کہ کونسی بات نکرنا چاہیئے۔

باب دوم - پیروی مقدمہ بجانب مدعی

ہر مقدمہ دیوانی مین تین اشخاص یعنی مدعی اور مدعا علیہ اور جج کا ہونا ضرور ہے یا بالفاظ دیگر یون کہنا چاہیئے کہ مدعی اور مدعا علیہ اور جج یعنی حاکم عدالت مقدمہ دیوانی کے اجزائے ضروری ہین مدعی کی جانب سے شروع مقدمہ کی بذریعہ دایر کرنی نالش حسب قانون مجریہ وقت کے ہوتی ہے مسلہ قانون کا یہہ ہے کہ کوئی حق ایسا نہین ہے کہ جسکا چارہ کار نہو پس ہر استحقاق کا قانونًا چارہ کار مقرر ہے مثلًا اگر کسی ایک شخص نے کسی دوسرے شخص کو روپیہ کسی وقت معینہ پر معہ سود ادا ہونے کے اقرار پر دیا ہو تو اوسوقت معینہ پر شخص اوّل الذکر کو شخص آخر الذکر سے اوس روپیہ معہ سود پانیکا استحقاق حاصل ہوتا اور اگر اوسکا روپیہ مدیون وقت معینہ پر ادا نکرے تو اوسکو چارہ کار نالش کا حاصل ہے اسیطور پر اگر کوئی شخص ناجایز طور پر اپنے کسی جایداد سے بیدخل ہو جاوے تو اوسکو چارہ کار دلاپانے دخل جایداد مذکور پر بیدخلی شخص مداخلت بیجا کنندہ کے بذریعہ نالش حاصل ہوتا ہے غرضکہ اس مسلہ کے تائید مین بے شمار مثالین ہو سکتے ہین سر ای - کوک صاحب نے تعریف نالش کی یہہ کی ہے کہ ایک شخص کے استحقاق کا از روئے قانون طلب کرنا نالش ہے اور اہل روم کے قانون کے بموجب حق نالش سے اوس چارہ کار قانونی سے مراد ہے جسکے ذریعہ سے ہر شخص اپنا حق یا استحقاق نافذ کرا سکتا ہے اور یہہ حق اوسوقت ہوتا ہے جبکہ استحقاق قانونی نسبت ہرجہ یا دلا پانے کسی خاص شئے کے پیدا ہوتا ہے اور نالش خود ایک باضابطہ اور مقررہ طریقہ کارروائی کا ہے جسکے رو سے عدالت قانون مین یا تو حق مذکور نافذ کرایا جاتا ہے یا اوسکا استقرار کرایا جاتا ہے - پس الفاظ تعریف حق نالش اور نالش سے جو ہمنے بیان کئے ہین صاف ظاہر ہے کہ کسی خاص مقدمہ مین نالش دایر کرنے سے پہلے ہر وکیل کو اس بات پر غور کر لینا چاہیئے

کہ اوّل آیا حق نالش فی الواقع ہے یا نہین اور اگر اس سوال کا جواب اثبات مین ہو تو دوسری بات قابل غور یہہ ہے کہ حق مذکور کے نافذ کرنے کے لئے صحیح اور مناسب اور خاص طریقہ کیا ہے کیونکہ ہر ضرر یا نقصان کی بابت اور بالخصوص خیالی ضرر یا نقصان کی بابت حق نالش نہین ہوتا ہے اور یہہ ہر قسم کے ہرجہ کی بابت جو دوسرے کے فعل سے عاید ہو قانون کی رو سے چارہ کار ہوتا ہے مثلاً بعض اوقات ہرجہ بلا ضرر کے ہوتا ہے ہمارے لئے اسوقت یہہ ضرور نہین ہے کہ ضرر یا ہرجہ کی تعریف کرین یا یہہ لکھین کہ کونسی صورت مین ہرجہ کا دعوی ہو سکتا ہے اور کن حالات مین ہرجہ کا دعوی نہین ہو سکتا ہے بلکہ یہہ مضمون متعلق کتاب تارٹ یعنی قانون ہرجہ سے ہے اور ہم اس بات کو قیاس کئے لیتے ہین کہ ہمارے ناظرین کل ضروری قوانین اور ایکٹ ہائے نافذ الوقت سے اچھی خاصی وقفیت رکھتے ہین اب ہمکو دیکھنا چاہئیے کہ نالش دایر کسطور پر ہونی چاہئیے اور شروع سے آخر تک پیروی مقدمہ منجانب مدعی کے ضروری لوازم کیا ہین مخفی نہ رہے کہ خبیرہ بریٹن یعنی انگلستان اور بلاد پریسیڈنسی ہند مین کارروائی ترتیب عرضدعوی اور بیان تحریری اور کل دیگر کارروائیات تحریری کا کام متعلق اٹرنی اور سالیسٹران وغیرہ کے مگر کل ہندوستان مین باستثنائی بلاد پریسیڈنسی کے کل ترتیب مقدمہ کے اور کارروائی تحریری وکلا کو کرنا پڑتی ہے اور چونکہ یہہ کتاب بغرض فایدہ وکلا اہل ہند کے طبع کیجاتی ہے لہذا ضروری کہ ہم کچھہ ہدایات نسبت ترتیب مقدمہ کے لکھین سب سے اوّل ہم چند ہدایات نسبت ترتیب عرضدعوی کے لکھتے ہین کل تحریری کارروائی پیشہ وکالت مین کوئی کام عرضدعوی مرتب کرنے سے زیادہ اہم اور مشکل نہین ہے اور ترتیب عرضدعوی کا اثر مقدمہ کی آخر نوبت تک پہونچتا ہے ترتیب عرضدعوی مسئلہ قانونی ذیل پر مبنی ہے

مقصد دعوی دار اور وہ وجوہ جنپر اوسکا دعوی مبنی ہے اور نوعیت خود دعوی کی جسکا تجویز ہونا مطلوب ہے صاف اور صحیح اور تحقیق ہونا چاہئے۔ بموجب دفعہ ۴۸ ۔ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲

سنہ ۱۸۸۲ء (مجموعہ ضابطہ دیوانی) کے ضرور ہے کہ نالش بذریعہ عرضیدعوی کے عدالت مین دایر کیجاوے اور از روئے دفعہ ۴۹ ضرور ہے کہ عرضیدعوی عدالت کی زبان مین لکھی جائے پر شرط یہہ ہے کہ اگر وہ زبان انگریزی نہو تو (عدالت کی اجازت سے) عرضیدعوی کا انگریزی مین لکھا جانا جایز ہے لیکن اسصورت مین اگر مدعا علیہ چاہے تو ترجمہ عرضیدعوی کا عدالت کی زبان مین عدالت مین داخل کیا جائیگا حسب دفعہ ۵۰ مجموعہ مذکور عرضیدعوی مین مراتب مندرجہ ذیل کا درج ہونا ضرور ہے۔

(الف) نام اوس عدالت کا جسمین نالش رجوع کیجائے۔

(ب) نام اور ولدیت اور قومیت اور پیشہ وغیرہ اور جائے سکونت مدعی کی۔

(ج) نام اور ولدیت اور قومیت اور پیشہ وغیرہ اور جائے سکونت مدعا علیہ کی جہانتک کہ دریافت ہو سکے۔

(د) صاف اور مختصر بیان اون مراتب کا جو مقدمہ کی بناء دعوی ہون اور یہہ کہ بناء دعوی کب اور کہان پیدا ہوئی۔

(ہ) استدعا داد رسی کی جو مدعی چاہتا ہے اور

(و) اگر مدعی نے دعوی مین کچھہ مجرا دیا ہو یا دعوی کی کسی جزو کو ترک کیا ہو تو مجرا دی ہوئی یا ترک کئے ہوئے جزو کی تعداد اگر مدعی زر نقد دلا پانیکا دعویدار ہو تو عرضیدعوی مین بیہ جہانتک کہ اوس مقدمہ مین ممکن ہو دعوی کی صحیح تعداد لکھی جائیگی۔ جو نالش ندو ہیلات ہو اور جو نالش اسطرحکی ہو کہ بلا زر یافتنی مدعی اوسکے اور مدعا علیہ کے درمیان حساب غیر طے شدہ کے لئے جانے پر معلوم ہوگا اوسمین عرضیدعوی کے اندر زر متدعویہ کے صرف تعداد تخمینی لکھنے کافی ہے۔

جبکہ مدعی بحیثیت قائم مقامی کے نالش کرے تو عرضیدعوی مین نہ صرف یہہ ظاہر کیا جائیگا کہ مدعی شے مدعا بہا مین ایک واقعی غرض موجودہ رکھتا ہے بلکہ یہہ بھی لکھا جائیگا کہ اوسکے

دلاپانیکی نالش کرسکنے کے لئے جو جو کاروائی ضروری تہی اوسکو مدعی عمل لاچکا ہے عرضیدعوی
مین یہہ ظاہر کرنا چاہئے کہ مدعا علیہ شئے مدعا بہا مین غرض رکہنے کا دعوی کرتا ہے اور ذمہ دار
دسیاب کا ہے کہ مدعی سے مطالبہ کی جوابدہی اوس سے کرائی جائے اگر بنا دعوی اوس مدت سے
پیشتر پیدا ہوئی ہو جو عموماً اوس نالش کے رجوع کرنے کے لئے کسی قانون حد سماعت مین مقرر ہے
تو عرضیدعوی مین یون لکہا جائیگا کہ مدعی کس وجہہ سے قانون مذکور کی تاثیر سے استثنا کا دعوی کرتا ہے

اب ہم مضامین دفعہ ۵۰ کی جو ہمنے اس مقام پر نقل کئے ہین وجہہ اور شرح بیان کرتے ہین
کیونکہ مسایل قانونی یہہ سہی کہ وجہہ قانون کی روح ہے اور سبب وجہہ کسی قانون کے نہین رہتی
تو وہ قانون بہی نہین رہتا ہے۔ اوّل اوس عدالت کا نام لکہنے سے جسمین نالش دایر ہو یہہ سہولت ہے
کہ عرضی کے شروع ہی سے معلوم ہو جائے کہ کس عدالت مین نالش ہوئی اور آئندہ جب کبہی
کسی مقدمہ مین نقل عرضیدعوی مذکور کسی ثبوت مین داخل کیجائے تو معلوم ہوجائے کہ نالش
فلان مقام کی فلان عدالت مین دایر ہوئی تہی ضمن (ب) دفعہ ۵۰۔ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ع
مین جو ترجمہ اوپر لکہا گیا ہے وہ ترجمہ لفظی نہین ہے بلکہ اردو کے ایکٹ مین ترجمہ بلحاظ
مطلب کیا گیا ہے نقل کردیا گیا ہے بالکل ٹہیک لفظی ترجمہ ضمن (ب) مذکور کا یہہ ہے
نام اور پتہ اور جائے سکونت مدعی کی۔ پس ترجمہ مین بجائے لفظ پتہ یا تعریف کے ولدیت و
قومیت و پیشہ اسوجہہ سے لکہا گیا ہے کہ بالعموم عدالت ہای ... مین ... شخص کی تعریف
یا پتہ اسطور پر بلاندراج اوسکے ولدیت اور قومیت اور پیشہ وغیرہ کی نہین جاتی ہے۔ مدعی کا نام
اور ولدیت و قومیت اور پیشہ وغیرہ اور جائے سکونت لکہنے سے مدعی کی شناخت پوری طور پر
ہوتی ہے اور نسبت شناخت مدعی کے کچہہ شبہہ نہین رہتا ہے اور دوسرا شخص اوسی نام سے
فریب یا دہوکہ دہی سے ڈگری حاصل کر کے مدعی جاری نہین کرسکتا ہے اور نہ کسی اور
طور پر مدعی کی نالش سے استفادہ بیجا حاصل کرسکتا ہے۔ جب نالش کسی کمپنی یا کوٹہی کیجائے
ہو تو نالش کوٹہی یا کمپنی کے نام سے دایر نہین ہونا چاہئے بلکہ مالکان یا شرکاء کوٹہی یا کمپنی

نام بطور مدعیان درج عرضیدعوی ہونا چاہیے (دیکھو رائے سر رچرڈ گارتھ [illegible] پیکاک صاحب چیف
جسٹس بمقدمہ مدن گوپال بہارجی سین بنام حسن مطبوعہ بنگال لا رپورٹ جلد ہشتم صفحہ ۴۰۹
اور ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۱۹۰ اور مقدمہ گوسائین گنگاوت بہارتی بنام ربھی داس بابو
مطبوعہ ویکلی رپورٹر جلد ۲۵ صفحہ ۱۱۸) اور بموجب دفعہ ۴۳۵ ضابطہ دیوانی کے جب نالش بنام
ایسی کمپنی یا کارپوریشن کے ہو جسکو یہہ اختیار حاصل ہو کہ کسی افسر یا امین کے نام سے نالش
کرے اور اوسپر سطور سے نالش کیجائے تو عرضیدعوی پر دستخط اور تصدیق کوئی ڈائرکٹر یا
سکرٹری یا کوئی خاص افسر کارپوریشن یا کمپنی کے طرف سے کریگا جبکہ ایک عرضیدعوی مین
مدعی کا یہہ پتہ لکھا تھا کہ (ج) مہتمم کمپنی (د) اور عرضیدعوی مین مدعی کمپنی کا کئی مرتبہ ذکر
لکھا گیا تھا مگر یہہ ظاہر نہین کیا گیا تھا کہ کمپنی مذکور کو یہہ اختیار حاصل تھا کہ کسی افسر یا امین کے
نام سے نالش کرے یا اوسپر کسی افسر یا امین کے نام سے نالش کیجائے اور نہ یہہ ظاہر کیا
گیا تھا کہ کمپنی مذکور بسبب دفعہ ۴۱ ایکٹ کمپنی ہاے ہند کے درج رجسٹر ہوئے تھے تو تجویز ہوئی
کہ نالش بیجا مرتب ہوئی اور ڈسمس ہونا چاہیے (دیکھو مقدمہ [illegible] بنام [illegible] انڈین
لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۴۱) - مدعی کا یہہ پتہ [illegible] لکھا ہی کافی پتہ
مدعی کا نہین قرار پایا (دیکھو سالومن بنام عبد [illegible] جلد [illegible] نمبر ۳۹۶) ضمن
(ج) دفعہ ۵۰ - ایکٹ [illegible] مین بہی [illegible] ضمن (ب) سے کہا ہے لفظ تعریف
[illegible] کے ترجمہ مین الفاظ [illegible] پیشہ وغیرہ [illegible] اسکی وجہہ یہہ
[illegible] اور بیان کی ہے [illegible] نام و ولدیت و قومیت و پیشہ و سکونت وغیرہ کے
[illegible] یہہ غرض ہے کہ غلط شخص پر تعمیل سمن کی نہو کیونکہ اگر غلط شخص [illegible] سمن کے
[illegible] تو اوسکی [illegible] نالش کا خارج ہونا آسان ہے اور نالش دائر کرنیکا نتیجہ نہوگا نالش
[illegible] بمقابلہ کسی خاص شخص [illegible] دائر ہوتی ہے اور اوسی خاص مدعا علیہ
یا مدعا علیہم پر تعمیل سمن ہونا چاہیے [illegible] سے ذمہ دار قرار دیے گئے ہون اور

کسی شخص غیر متعلق پر تعمیل سمن کی نہونا چاہئے اگر نالش بنام کمپنی یا کوٹھی شراکتی کے کیجائے تو عرضیدعوی مین نام شرکاے کوٹھی مذکور بطور مدعاعلیہم کے لکھی جانا چاہئے اور سمن کسی ایک یا زیادہ شرکا پر جو اندر علاقہ عدالت رہتے ہون تعمیل ہونا چاہئے (دیکھو یکنا نتہا باجی بنام چاندخان جی رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۸۵ و مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء دفعہ ۴۷) جبکہ ایک مقدمہ مین مدعاعلیہم کی تعریف اسطور پر درج عرضیدعوی ہوگی کہ (الف) ڈپٹی ایجنٹ ایسٹ انڈین ریلوی اور (ب) ڈسٹرکٹ انجینیر راج محل ڈبہیر ہیڈم اور یہہ دونون شخص ہمشیرنگا مدعاعلیہما بنائی گئے مگر واقعی مدعاعلیہم ایسٹ انڈین ریلوے کمپنی تہی تو تجویز ہوئی کہ حسب احکام مجموعہ ضابطہ دیوانی تعریف مدعاعلیہم کی درج عرضیدعوی نہین ہوئی ہے اور نالش بنام کمپنی کے ہونا چاہئی تہی (دیکھو رامداس سین بنام کلکٹر مرشد آباد بنگال لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۶ و ویکلی رپورٹر جلد ۱۰ صفحہ ۳۶۶ - نوبین چندر پال بنام اسٹیفنسن ویکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۵۳۴) - اگر مدعی کو نام کسی کمپنی کے شرکا کے معلوم نہون تو مدعی کو کمپنی پر نالش اوس نام سے کرنا چاہئے جس نام سے کمپنی مذکور کا کاروبار جاری ہو اور عرضیدعوی مین اپنی ناقابلیت نسبت زیادہ صحیح طور پر تعریف مدعاعلیہ کمپنی کے درج کرنیکی ظاہر کرنا چاہئے (دیکھو کیلاش چندر بنام ایلیس ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۵۴) جو نالشات منجانب یا بمقابلہ سکرٹری آف اسٹیٹ ہندیا کونسل یعنی گورنمنٹ کے ہون اون مین سکرٹری آف اسٹیٹ موصوف کے نام اور تعریف اور سکونت لکھنے کی ضرورت نہین ہے بلکہ صرف سکرٹری آف اسٹیٹ ہند با جلاس کونسل لکہدینا کافی ہوگا (دیکھو دفعہ ۴۱۸ مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء) ہر نالش منجانب کسی نابالغ کے بذریعہ کسی جوان شخص کے جو نابالغ مذکور کا ولی کہلائیگا دائر ہونی چاہئے (دیکھو دفعہ ۴۴۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء) اور ہر درخواست منجانب نابالغ سوائے درخواست مندرجہ دفعہ ۴۴۹ - ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء کے اوسکا رفیق یا ولی دوران مقدمہ گذرانیگا اور جب کسی مقدمہ مین مدعاعلیہ نابالغ ہو تو جب عدالت کا یہہ اطمینان ہوجائے

کہ مدعا علیہ نا بالغ ہو تو مدعا علیہ کا ولی دوران مقدمہ کسی شخص مناسب کو مقرر کریگی (دیکہو دفعہ ۴۴۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی - ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ع) معمولی طریقہ کارروائی کا یہہ ہے کہ عرضیدعوے کے ساتہہ درخواست منجانب رفیق مدعی نا بالغ بغرض حصول اجازت دستخط اور تصدیق عرضیدعوی) اور پیروی مقدمہ منجانب مدعی نا بالغ معہ حلف نامہ بدین مضمون کہ مدعی نا بالغ ہے اور رفیق مذکور کوئی حق مخالف حق مدعی نہین رکہتا ہے گذرنے چاہیے اور بصورت نالش بمقابلہ مدعا علیہ نا بالغ داخل ہونیکی عرضیدعوی کے ساتہہ درخواست مشعر تقرر کسی شخص مناسب کے جسکا نام درخواست مین درج ہو بطور ولی دوران مقدمہ یا رفیق مدعا علیہ نا بالغ پیش ہونا چاہیئے اور درخواست مذکور کے ساتہہ ایک حلف نامہ بدین مضمون پیش ہونا چاہیئے کہ ولی مجوزہ صلاحیت ولی ہونیکی رکہتا ہے اور کوئی غرض مخالف حق نا بالغ کے نہین رکہتا ہے - نا بالغ کیطرف سے عرضیدعوی مین نام مدعی نا بالغ کا اسطور پر درج ہونا چاہیے (الف ب) نا بالغ ولد (ج د) بتوسط ولی (ہ و) الخ اور جبکہ نا بالغ بطور وارث اپنے باپ متوفی کے نالش کرے تو بجائے لفظ ولد کے پسر و وارث و قابض جائداد اور بعد لفظ (ج د) کے لفظ متوفی بعنوان عرضیدعوے مین درج ہونا چاہیئے - اور مناسب طریقہ نا بالغ مدعا علیہ پر جسکا کوئی ولی ہو نالش کرنیکا یہہ ہے کہ نا بالغ مدعا علیہ کا نام معہ اوسکے ولی کے نام کے اسطور پر عرضیدعوے مین لکہنا چاہیے کہ فلان نا بالغ تولدیت فلان ولی نا بالغ مذکور الخ - چنانچہ جبکہ مدعا علیہم کی تصریح عرضیدعوے مین اسطور سے ہوئی تہی کہ سرودا سندری دبیا بیوہ اجی کے مکر جی متوفی مادر و ولیہ بیدہ (ز) جیم نا بالغان اور بوقت اوخال عرضیدعوی کے مدعی نے عدالت مین درخواست دیکر حکم مشعر بنا سرودا سندری دبیا کے ولی نا بالغان مذکور واسطے اغراض مقدمہ کے حاصل کی تو تجویز ہوئی کہ نا بالغان فریق نالش نہ تہے اور نالش بمقابلہ اونکے ڈسمس ہوجانا چاہیے (دیکہو گورپرن چکرورتی بنام کالی کشن ٹاگور انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۲) منشار قانون کا یہہ ہے کہ جب کسی مقدمہ مین کوئی مدعی یا مدعا علیہ نا بالغ ہو تو اوسکی طرف سے بخوبی

پیروی مقدمہ مین کیجائے اور اوسکے حقوق کو کسی طرحکی مضرت نہ پہونچے اور یہی وجہہ ہے قانوناً از روے ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۵۸ع اور باب ۳۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی اور اکثر نظائر اور دیگر کتب قانون کی روسے یہہ قرار پایا ہے کہ کسی نابالغ کیطرف سے یا اوسکے مقابلہ مین کوئی نالش بلا وساطت کسی رفیق یا ولی کے نہین ہوسکتی پیشتر اسکے کہ ہم ضمن (د) دفعہ ۵۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ع کی وجہہ اور شرح بیان کرین یہہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ لفظ بنائے دعوے جو توضیح ضمن مذکور کی تعریف کیجاے - لفظ بنائے دعوی سے اون کل حالات سے مراد ہے جو مدعی کو بغرض اپنا استحقاق نالش ظاہر کرنیکے بیان کرنا ضروری ہین یا بالفاظ دیگر یون کہنا چاہیے کہ بنائے دعوی اون کل امور سے مراد ہے جو استحقاق نالش پیدا کرنیکے لئے ضروری ہین بمقدمہ ہرچندر داس بنام ہیرالال مطبوعہ انڈین جورسٹ سلسلہ قدیم جلد ۱ صفحہ ۱۲ بنائے دعوے کے یہہ تعریف کی گئی ہے کہ بنائے دعوے سے مراد اون وجوہ سے ہے جن سے مدعی مستحق چارہ کار مستدعیہ کا ہے - صاف اور مختصر بیان اون مراتب کا جو مقدمہ کے بنائے دعوی ہون اور یہہ کہ بنائے دعوے کب اور کہان پیدا ہوئی درج عرضیدعوی ہونا اسغرض سے ضرور ہے کہ بوقت پیشی مقدمہ کے مدعیکو یہہ ثابت کرنا ہوگا کہ اوسکا استحقاق نالش ہے اور اوسکی نالش اندر میعاد اور اندر اختیار سماعت اوس عدالت کے ہے جسمین نالش دائر ہوئی بمقدمہ بیدو ناتھ سرما بنام اوجن بی بی مطبوعہ ویکلی رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۲۳۰ کلکتہ ہائیکورٹ نے تجویز کیا کہ نالش دلا پانے دخل مین مدعیکو لازم ہے کہ جہان تک ممکن ہو صاف و صریح طور پر تاریخ اپنی بیدخلی کے عرضیدعوی مین لکھدے اور بمقدمہ بروک بنام گبن مطبوعہ ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۴۷ تجویز ہوئی کہ از روے مجموعہ ضابطہ دیوانی مدعی پر فرض ہے کہ عرضیدعوے مین یہہ دکھلادے کہ اوسکی بنائے دعوے اندر میعاد پیدا ہوئی (نیز دیکھو عظیم الدین خان بنام ضیاء النسا مطبوعہ انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۳۰۹) اور جبکہ کوئی انتقال حق نامبردہ مدعی کے

دعوے کی بنائید عوے کا جزو اہم ہو تو اوسکو یہہ امر واقعی درج عرضیدعوے کرنا چاہئے
جبکہ عرضیدعوی مین صرف یہہ لکھا تھا کہ بنائید عوے قبل ۱۲ اگست ۱۸۷۹ء کے پیدا ہوئی اور
اوس سے یہہ ظاہر نہین ہوتا تھا کہ نالش بیرون میعاد نہین ہے تو عرضیدعوے مذکور کے خارج
ہونیکا حکم ہوا (دیکھو سونامل بنام سونارام رڈی بنگال لاء رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۲۲۳) اور مقدمہ کالی
شنا بنام رجیب لوچن سوز و مدراس مطبوعہ انڈین جورسٹ سلسلہ جدید جلد ۲ صفحہ ۳۴۳ یہہ تجویز ہوئی
کہ عرضیدعوی مین وقت پیدا ہونے بنائید عوی کا نہ لکھا جانا وجہہ اخراج عرضیدعوے کے ہے
مین استدعائی دادرسی کے جو مدعی چاہتا ہے لکھے جانے کی ضرورت عیان ہے کیونکہ جب تک عدا
لت کو یہہ معلوم ہو جاوے کہ مدعی کیا دادرسی چاہتا ہے تب تک عدالت مدعی کو کوئی دادرسی
عطا نہین کرسکتی اور عرضیدعوی مین ترک جزو یا کسی رقم کا مجرا دینا درج کرنے سے ترتیب
عرضیدعوے اور سلسلہ واقعات مظہرہ مدعی صحیح طور پر قایم رہتا ہے بقیہ امور مندرجہ دفعہ ۵۰
ضابطہ دیوانی مذکور کافی طور پر صاف ہین اور اونکی تمثیلین بھی دفعہ مذکور مین درج ہین لہذا
اونکی وجہہ یا شرح کی کوئی ضرورت نہین ہے — از روے دفعہ ۵۱ مجموعہ مذکور ضرور ہے
کہ عرضیدعوی پر دستخط مدعی اور اوسکے وکیل کے (اگر کوئی مقرر ہوا ہو) ثبت کئے جائین اور
اوسکے ذیل مین مدعی یا کوئی اور شخص جسکا مقدمہ کے واقعات سے واقف ہونا حسب اطمینان
عدالت ثابت ہوا ہو اوسکی تصدیق کریگا مگر شرط یہہ ہے کہ اگر مدعی بوجہہ غیر حاضری یا کسی
اور وجہہ معقول کے عرضیدعوے پر دستخط نکر سکے تو جایز ہے کہ اوسکی طرف سے اوسکا مختار
ذی اختیار عرضیدعوے پر دستخط کرے اور از روے دفعہ ۵۲ مجموعہ مذکور کے تصدیق
باین مضمون ہوگی کہ تا حد علم تصدیق کرنیوالے کے یہہ سچ ہے سوا اوسکا ان عبارات کے
جو اور لوگون کے بیان اور اپنے یقین سے لکھی گئے ہون اور عبارات آخر الذکر کی نسبت لکھا
جائیگا کہ اونکے سچ ہونیکا اوسکو یقین ہے اور عبارت تصدیق پر تصدیق کرنیوالے کے دستخط ہونگے
اصول بنسبت تصدیق عرضیدعوے مندرجہ دفعہ ۵۱ مذکور بیشتر اکثر نظائر مین قرار پاچکا ہے

ادیکھو کینو سنگہ راے بنام الیتا چند رائے ویکلی رپورٹر جلد ۳ صفحہ ۱۳۲ و رام موہن مکرجی
بنام نرسنگہ دیب ویکلی رپورٹر جلد ۱ اجلاس کامل صفحہ ۴۵ و ہیمنت بخش سنگہ بنام شیو نراین سنگہ
ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ متفرقہ صفحہ ۵۹ و بمقابلہ درخواست لیلا نند سنگہ ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۱۶۸)
بمقدمہ سالوس بنام عبد الغفور مطبوعہ کلکتہ لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۲۴۶ سے یہ تجویز ہوئی کہ جو حالیکہ
عرضیدعوی میں ایسے امرات درج تھے جنکی نسبت تصدیق کرنیوالے کو ذاتی علم تہوا اور جنکی
نسبت یقین یا علم بذریعہ دیگر اشخاص کے ظاہر کیا گیا ہو تو اور ایسی تصدیق سے جس سے یہ ظاہر
نہوتا ہو کہ کسقدر بیان مندرجہ عرضیدعوے کی نسبت تصدیق کرنیوالیکو ذاتی علم ہے اور
کسقدر کے نسبت اوسکو یقین اور علم دوسرے اشخاص کے ذریعہ سے ہے شرایط دفعہ ۵۲ مجموعہ
ضابطہ دیوانی کی پوری نہیں ہوتیں ــ نیز دیکھو بمقابلہ اد ہیار لال بوس انڈین لا رپورٹ سلسلہ
کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۵۷۶ ــ جبکہ ایک مقدمہ میں مدعیان نے بہت فریب ظاہر کیا ہو اور مقدمہ
بالخصوص مدعیان کے ذاتی علم پر منحصر ہو تو مدعیان پر فرض ہے کہ وے خود یا اونمین سے
کوئی ایک شخص عرضیدعوے کی تصدیق کرے (دیکھو پرتاب چندر بنرجی بنام شنکو کشور نما
انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۱۸۵ و رچارڈسن اسکنر و کمپنی بنام شیرو ٹی ویکلی رپورٹر
جلد ۴ صفحہ ۱۵ (۴۱) بمقدمہ رام چندر بنام چینی لال مطبوعہ بنگال لا رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۳۵
تجویز ہوئی کہ جب نالش منجانب ایک کوٹھی کے دائر ہو تو ایک شریک عرضیدعوی منجانب اپنے
اور دیگر شرکا کے تصدیق کرسکتا ہے ۔ بطور پیرو عرضیدعوی کو مختار مجاز عدالت میں پیش
کرسکتا ہے اوسیطور پر نامبردہ اوسپر دستخط کرسکتا ہے اور ایسے دستخط سے دفعہ ۱۴ مجموعہ
ضابطہ دیوانی کی تعمیل متصور ہے (دیکھو دہنپت سنگہ بہادر بنام جہومک کہاوس کلکتہ لا رپورٹ
جلد ۳ صفحہ ۵۷۹) وہ شخص جسکے پاس مختار نامہ عام ہو عرضیدعوے پر بطور مناسب دستخط کرسکتا
اور اوسکو تصدیق کرسکتا ہے اور جبکہ مدعی کے سوائے کوئی اور شخص عرضیدعوی کو تصدیق
کرے تو عدالت کو اسبات کا اطمینان ہونا چاہیے کہ تصدیق کرنیوالا واقعات مقدمہ سے واقف ہو

لیکن بصورت مختار عام یا کسی دیگر مختار مجاز کی تصدیق کرنیکے عدالت زیادہ ثبوت نچاہیگی (دیکھو کاستا الیٹو بنام رستم جی دادابھائی انڈین لارپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۸۶ ۴) اور جبکہ عرضیدعوے کی تصدیق سوائے مدعی کے کوئی اور شخص کرے اور شخص مذکور عدالت کو یہہ ظاہر کرے کہ وہ تصدیق مذکور کے کرنیکا مجاز ہے تو عرضیدعوی خارج ہوجائیگا (دیکھو اورینڈ گرلی وکمپنی بنام اسٹیل انڈین جورسٹ سلسلہ جدید جلد ۱ صفحہ ۳۹) - غرضکہ عرضیدعوی مین مراتب مندرجہ دفعات ۵۰ اور ۵۱ اور ۵۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی بالضرور درج ہونا چاہیے اور عرضیدعوی جہانتک ممکن ہو اسطور پر بالفاظ مختصر اور صاف مرتب ہونا چاہیے کہ تمام مراتب متنازعہ کی نسبت تجویز قطعی کرنیکی اوسکے وجہہ پائی جاسکے اور مراتب مذکور کی بابت آیندہ پھر نزاع عدالت نہو سکے (دیکھو دفعہ ۵۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی - ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ع) کیونکہ عرضیدعوے جو بلا ضرورت طول اور تبدیل ہو قابل اخراج یا ترمیم کے ہوگا (دیکھو لچھمن سہائے سنگھ بنام بیر کشور سنگھ ویکلی رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۲۹۵ اور دفعہ ۵۳ ضمن (ب) مجموعہ ضابطہ دیوانی) - عرضیدعوی مرتب کرنیکے وقت جملہ قوانین و ایکٹ ہائے مجریہ وقت اور نظایر کا خیال رہنا چاہیے بالخصوص مجموعہ ضابطہ دیوانی اور ایکٹ معاہدہ اور ایکٹ دادرسی اور ایکٹ حد سماعت اور ایکٹ شہادت و ایکٹ لگان وغیرہ اور اون نظایر کا جو ایکٹ ہائے مذکور پر ہوئے ہون مثلاً عرضیدعوے لکھتے وقت یہہ خیال رہے کہ کوئی ایسا نقص نرہ جاوے کہ جسکی وجہہ سے بموجب دفعات ۵۳ اور ۵۴ اور ۵۷ - عرضیدعوی خارج یا نامنظور ہو سکتی ہے یا ترمیم کے لئے واپس ہو سکتی ہے یا دعوی بعارضہ تمادی یا کسی دفعہ ایکٹ معاہدہ یا دادرسی کے ڈسمس ہو سکتا ہے اور عرضیدعوی موافق اون نمونہ جات کے مرتب ہونا چاہیے جو ضابطہ دیوانی کے آخر مین لکھے ہوئے ہین یہہ صحیح ہے کہ اکثر نالشات خاص کے نمونہ ضابطہ دیوانی کے نمونہ جات مین نہین ہین مگر طریقہ ترتیب عرضیدعوے کا کافی طور پر دیا ہوا ہے اور یہہ امر تو ظاہر ہے کہ ہر مقدمہ کے خاص حالات کے موافق عرضیدعوے مرتب ہونا چاہیے - مناسب طریقہ یہہ ہے کہ جب کوئی شخص کسی وکیل کی معرفت نالش دائر کرے

کے لئے آوے تو وکیل اوّل کل حالات مقدمہ صاف وصریح طور پر اپنے موکل سے دریافت
کیا کیو اور عرضیدعوے مرتب کرتے وقت سوائے جملہ قوانین مجریہ وقت اور نظایر پر نظر رکہنے کے
اسباب کا بہت بڑا خیال وکیل موصوف رکہے کہ بوجہہ پوری طور پر واقعات مقدمہ معلوم
ہونیکے کوئی غلط شخص مدعی یا مدعاعلیہ نہ بنا یا جاوے یہہ باتین ایسی صاف وصریح ہین
کہ شاید ہمارے ناظرین کہین گے کہ یہہ باتین ہر وکیل جانتا ہے اور انکے لکہنے کی کیا ضرورت تہی
اسکا جواب ہم یہہ دینگے کہ سچ ہے مگر یہہ فرمائیگا کہ ان صریح امور پر لحاظ کتنے وکلا کرتے ہین
ہمنے اکہا چند روز ہوئے ایک منصف کی عدالت مین دیکہا ہے کہ بوجہہ وفات پانے ایک
ہندو داین تمسک رجسٹری شدہ کے جو دو نا بالغ بیٹے چہوڑ گیا تہا داین کے بہائی کیطرف سے
نالش دائر ہوئی اور بوجہہ غیر حاضری مدعاعلیہ کے مقدمہ مین یکطرفہ کارروائی شروع ہوئی
حاکم عدالت نے گواہ مدعی سے اتفاقیہ دریافت کیا آیا داین متوفی کوئی لڑکا چہوڑ مرا تہا تو گواہ
اثبات مین جواب دیا اور کہا کہ دو لڑکے نابالغ داین متوفی کے موجود ہین جو مدعی اپنے
چچا کے پاس پرورش پاتے ہین پہر منصف نے مدعی سے دریافت کیا اور سنے بہی اس بات کو
قبول اور تسلیم کیا چنانچہ منصف نے دعوی مدعی خارج کردیا۔ پس جبکہ ایسی فاش غلطیان بعض
جونیر وکلا عدالت ہائے متفصل مین کرتے ہین اور یہہ کتاب بالخصوص جونیر اور ناتجربہ کار
وکلا کے فایدہ کے لئے مرتب کی گئی ہے تو ایسے ہدایات کا گو وہ صاف وصریح ہون لکہنا نازیبا
وبیموقع نہوگا۔

اب ہم چند ہدایات برووم صاحب کی کتاب کامن لا سے منتخب کرکے اسجگہ درج کرتے ہین گو ہمنے
اس ملک کی عدالتون کی کارروائی کے مطابق کرنیکی غرض سے ہدایات مذکور مین قوانین
مجریہ برٹش انڈیا کا حوالہ دینیکے ذریعہ سے بعض بعض جگہہ ترمیم کردی ہے اور ہم امید کرتے ہین
کہ ہمارے ناظرین ان ہدایات کو پسند کرینگے۔ قبل نالش شروع کرنے یعنی عرضیدعوی مرتب کرنیکے
وکیل کو چند ابتدائی امور کے نسبت اطمینان کرلینا چاہیئے یعنی وکیل کو مناسب ہے کہ پہلے تحقیق

کرلیوے کہ آیا مدعیکو بنائیدعوے پورےطور پر پیدا ہوگئی ہے اور آیا حق نالش ملتوی یا ساقط تو نہین ہوگیا ہے اور آیا حق نالش مین تمادی عارض ہوگئی ہے یا نہین اور کسی اطلاع یعنی نوٹس ماقبل کے ضرورت ہے یا نہین اور اگر ہے تو نوٹس مذکور کس شخص کو اور کس وقت دینا چاہیے ۔ وکیل کے لئے یہہ طے کرلینا بھی قرین مصلحت ہوگا کہ طریقہ اور صورت نالش کیا ہونا چاہیے اور کن اشخاص کیطرف سے اور کن اشخاص کے مقابلہ مین نالش ہونا چاہیے ایسا نہین ہے ہر مد کی نسبت جداگانہ چند الفاظ کہنا مناسب معلوم ہوتا ہے تاکہ وکلا جنکو کافی تجربہ نہین ہے بوقت ترتیب نالش ان ضروری امور کو فروگذاشت نکرین ۔

(۱) اوّل نسبت اس امر کے اطمینان کرلینا چاہیے کہ فریق نالش کنندہ یعنی مدعیکو پورے بنائیدعوے بمقابلہ مدعاعلیہ حاصل ہے کیونکہ بوقت تجویز یہہ ثابت کرنا ہوگا کہ نالش کرنے سے پہلے حق نالش موجود تہا اور مدعیکو حاصل ہوگیا تھا بعض اوقات اس امر کے دریافت کرنے مین معلوم ہوگا کہ معاہدہ فرضی کو جسپہ بطور وجہہ نالش استدلال کیا گیا فی الواقع فریق مخالف نے کبھی پورے طور پر منظور نہین کیا تہا یا آنکہ شرائط معاہدہ کی ایسے کافی طور پر توضیح نہین کی گئی تھی کہ وہ قابل پابندی ہون یا آنکہ حق نالش کے پیدا ہونیکا صرف بصورت وقوع کسی ایسے واقعہ کے جو ہنوز واقع نہین ہوا ہے یا بصورت بجا آوری شرط ماقبل منجانب مدعی یا اوس شخص کے جسکا مدعی قایم مقام ہے مقصود تھا اور اوس شرط کے پورے کرنے مین مدعی یا وہ شخص جسکا مدعی قایم مقام ہے قاصر رہا گو یہہ قاعدہ کلیہ نہین قرار دیا جاسکتا کہ درحالیکہ ازروے معاہدہ کے ایک فعل کا کسی تاریخ آیندہ پر کیا جانا قرار پایا ہو تو کوئی نالش بابتہ خلاف ورزی یا انحراف معاہدہ کے تا انقضاے تاریخ معینہ کے نہین ہوسکتی مثلاً اگر کوئی شخص کسی عورت سے کسی تاریخ آیندہ پر شادی کرنیکا وعدہ کرے اور اوس تاریخ سے پہلے دوسری عورت سے شادی کرلیے تو نامبردہ پر فوراً بلا انتظار تاریخ معینہ کے نالش خلاف ورزی اقرار شادی کے ہوسکتی ہے اور اسیطور پر اگر کوئی شخص کسی اراضی کا کسی تاریخ سے اور کسی میعاد کے لئے پٹہ تحریر کرنیکا معاہدہ

اور اوس تاریخ سے پہلے اوسی اراضی کا اوسی میعاد کے لئے کسی دوسرے شخص کے نام پٹہ کر دے تو اوسپر انحراف معاہدہ کی نالش ہو سکتی ہے اسیطرح اگر کوئی شخص کچھ اشیا کو کسی تاریخ آیندہ پر بیچنے اور حوالہ کرنیکا معاہدہ کرے اور اوس تاریخ سے پہلے کسی دوسرے شخص کو بیچکر حوالہ کر دے تو اوسپر فورًا وہ شخص جس سے اوسنے پہلے معاہدہ اشیا مذکور کے بیع اور حوالہ کرنیکا کیا تہا نالش کر سکتا ہے ان مثالون سے ظاہر ہے کہ از روے اوس معاہدہ کے جو کسی فعل کی تاریخ آیندہ پر کرنیکے لئے ہوا ایک رشتہ مابین فریقین کے قایم ہو جاتا ہے اور اوسی وقت مین ایک ضمنی اقرار یہہ پیدا ہوتا ہے کہ کوئی فریق کوئی فعل خلاف اوس رشتہ کے جس سے دوسرے فریق کو ضرب پہونچے نکریگا پس ظاہر ہے کہ کوئی نالش جب تک کہ پورے طور پر بناے دعوی پیدا نہو جاوے دائر نہونا چاہئے۔

(۲) وکیل کو عرضیدعوی مرتب کرنے سے پہلے یہہ بہی دیکہہ لینا چاہئے کہ آیا حق نالش فریقین کے فعل سے ملتوی تو نہین ہو گیا ہے یا آنکہ حق مذکور بالکل معدوم تو نہین نالش ملتوی ہوسکتا ہے مثلاً کچھ خاص عرصہ کی مہلت مدعاعلیہ کو دینے سے یا ہنڈوی یا پرامیسری نوٹ جو کسی تاریخ آیندہ پر واجب الادا ہو بالعوض بنائیدعوی کے مدعاعلیہ سے لینے کے کہ یہہ ایک قسم کا ادا ے شرطیہ ہے اور حق نالش قطعًا معدوم ہو سکتا ہے مثلاً بذریعہ ادا یا فارغخطی یا معافی کے اور اگر ایک مرتبہ حق مذکور معدوم ہو گیا ہے تو پہر زندہ نہین ہو سکتا۔

(۳) مدعیکو صرف بیجا اور ناامیدی سے بچانے کے لیئے وکیل کو عرضیدعوی مرتب کرنے سے پہلے ایکٹ مدسماعت کا اس غرض سے دیکہہ لینا ضرور ہے کہ آیا دعوی مدعی مین تمادی عارض ہے یا نہین اور آیا کسی طور پر دعوی مدعی اثر تمادی سے محفوظ ہو سکتا ہی مثلاً بذریعہ ادا کچہہ جزو یا سود یا اقرار وغیرہ کے۔

(۴) جب نالش کسی قانون یا ایکٹ نافذ الوقت کی رو سے دائر کرنا منظور ہو تو وکیل کو نالش دائر کرنے سے پہلے یہہ دیکہہ لینا چاہئے کہ کل ضروری احکام قانون یا ایکٹ مذکور کے جو متعلق

متعلق ہون تعمیل ہوگئی ہے یا نہین مثلاً بعض مقدمات مین منظوری جج ضلع یا ایڈوکیٹ جنرل کی نالش دائر کرنے سے پہلے ضروری ہوتی ہے (دیکھو ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۶۳ع اور دفعہ ۵۳۹ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ع)۔

(۵) عرضیدعوی مرتب کرنے سے پہلے ایک اہم امر قابل غور یہہ ہے کہ قبل نالش نوٹس مدعاعلیہ کو دینے کی ضرورت ہے یا نہین یہہ بات فی الواقع سچ ہے کہ جب کسی حق نالش کے نفاذ کا قصد کیا جاوے تو نوٹس یعنی اطلاع معقول کارروائی مقصودہ کے (اوس صورت مین بھی جسمین اوسکا دیا جانا لازمی نہو) فریق مخالف کو دینا چاہیے یا کچھ تقاضا معاوضہ زر کا یا کچھ درخواست بعض تعمیل اوس فعل کے جو بلا کیا ہوا چھوڑ دیا گیا ہو فریق مخالف سے کرنا چاہیے تا کہ فریق مخالف مذکور کو تصفیہ کرنیکا اچھا موقع ملجاوے اور زیرباری خرچہ اور تکلیف حاضری عدالت سے بھی ناسپردہ محفوظ رہے اور اسی وجہہ سے سفرزر وکیل قبل عرضیدعوی موافق ہدایت موکل کے مرتب کرنے کے کسی قسم کا تقاضا منجانب اپنے موکل کے ضرور کریگا مگر اسکے سواے مقدمات بھی بعض اوقات ایسے ہوتے ہین کہ جنمین تقاضا مدعی اور انکار مدعاعلیہ کا ثبوت دیگر وجوہ سے نہایت مناسب بلکہ کامیابی کے لئے ضرور ہوتا ہے مثلاً مقدمات ہتک ہین نالش دائر کرنے سے پہلے یہہ دریافت کرنا نہایت مناسب ہوتا ہے کہ آیا فریق مخالف اون الزامات ہتک آمیز پر جنکی شکایت ہے قایم ہے یا کہ اون سے دست بردار ہے یا اونکو واپس لیتا ہے مگر سواے ایسے مقدمات کے بعض مقدمات اس قسم کے ہوتے ہین جنمین نالش کرنے سے پہلے باضابطہ نوٹس دینا قانوناً ضروری ہے مثلاً کوئی نالش بمقابلہ سکرٹری آف اسٹیٹ ہنڈ یا بمقابلہ عہدہ دار سرکاری بابتہ کسی فعل کے جو اوسنے اپنے اختیار منصبی سے کیا ہو اوس وقت تک نہین ہوسکتے جب تک کہ دو ماہ پہلے سے باضابطہ نوٹس دعوی بابت مراتب ضروری شخص مجاز لینے نوٹس کے پاس نہ پہونچ جاوے (دیکھو دفعہ ۴۲۴ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ع)۔

(۶) بغرض اس امر کے کہ نوٹس یعنی اطلاع نالش کے بشرط ضروری ہونیکے دیدی گئی دوسرا امر قابل لحاظ یہہ ہے کہ شکل نالش کی کیا ہونا چاہیئے نالشات بہت قسم کی ہوتی ہین مثلاً دعوی دخل جائداد غیر منقولہ یا دعوی استقرار حق نسبت ملکیت جائداد مذکور یا دعوی قرضہ یا ہرجہ یا حساب فہمی وغیرہ اور وکیل پر فرض ہے کہ عرضیدعوی مرتب کرنے سے پہلے اسبات کو اپنے دل مین طے کرلیوے کہ نالش کس طریقہ اور صورت مین بغرض کامیابی مدعی دائر ہونی چاہیئے ہمنے بعض اوقات مفصل کی عدالتون مین دیکھا ہے کہ نالش صرف باستدعائے ڈگری استقرار یہ ایسی حالت مین ہوتی ہین جبکہ چارہ کار مستلزمہ کا مدعی استدعا قانوناً کرسکتا تھا اور یہہ بوجہہ نالشات مذکور بعارضہ دفعہ ۴۲ – ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۷۷ع خارج ہوگئین اور بعض اوقات جبکہ نالش صرف باستدعائے صادر ہونے ڈگری استقراریہ کے ہوسکتی تھی مدعی نے چارہ کار مستلزمہ کے استدعا کی ہے پس اس سے ظاہر ہے کہ وکیل کو عرضیدعوی مرتب کرنے سے پہلے یہہ امر کہ نالش کس شکل مین ہونا چاہیے بغور اپنے دل مین طے کرلینا چاہیئے اور بعدہ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا نالش بموجب اوس نمونہ ضابطہ دیوانی کے جو متعلق ہو مرتب کرکے دائر کرنا چاہیئے۔

(۷) یہہ بحث کہ کن اشخاص کیطرف سے اور کن اشخاص کے مقابلہ مین نالش ہونا چاہیئے عرضی دعوی مرتب کرنے سے پہلے طے کرلینا بہت ضرور ہے یہہ بحث غیر اہم یا فضول نہین ہے بلکہ بہت اہم اور ضروری ہے اور ہمنے اپنے تجربہ مین دیکھا ہے کہ بعض اوقات غلط اشخاص کے مدعی یا مدعاعلیہ بنائے جانے سے عرضیدعوی نامنظور و خارج ہوگئے ہین اور دعوی ذہمس ہوگئے ہین پس اسبات کا دیکھنا کہ نالش مین مدعی اور مدعاعلیہ کون اشخاص ہونا چاہیئے ازحد ضرور ہے اور جواب اس سوال کا کہ کون شخص مدعی یا مدعاعلیہ کسی خاص مقدمہ مین ہونا چاہیئے اوس مقدمہ کے واقعات پر منحصر ہے گو یہہ امر بطور عام قاعدہ کے کہا جاسکتا ہے کہ کوئی شخص مبنا کسی معاہدہ کے نالش نہین کرسکتا جب تک کہ معاہدہ مذکور نامبردہ یا اوسکے مختار یا کسی ایسے شخص کے ساتھہ لکھا گیا ہو جو منجانب اوسکے عمل کرنا ظاہر کرتا ہو اور جسکے فعل کو اوسنے منظور کیا ہو اور

نالش اوس شخص کی جانب سے ہونا چاہئے جسکے حق قانونی یا جائداد پر دوسرے شخص کے
فعل بیجا سے اثر پہونچا ہو اور وہ شخص جسنے فعل بیجا کیا جسکی وجہہ سے ایسا اثر پہونچا ہو مدعا علیہ ہونا چاہئے بطور مثال کسی معاہدہ تحریری
۳ فریقین معاہدہ یا اونکے قایم مقامان از روے معاہدہ مذکور نالش کر سکتے ہین اور جو شخص
بطور فریق معاہدہ دستاویز معاہدہ مین ظاہر کیا گیا ہو وہ معاہدہ مذکور کی بنا پر دعوی کر سکتا ہے
اور بصورت سادہ معاہدون کے معاہدہ کے معاوضہ دینے والے کو استحقاق نالش کرنیکا
ہوتا ہے اور نیز جس شخص کے فائدہ کے لیئے معاہدہ تحریر کیا گیا ہو نالش کر سکتا ہے اور
اکثر نظائر کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بصورت معاہدہ تحریری کے جبکہ چند اشخاص کے
حق مین معاہدہ مشترکًا کیا گیا ہو اور اونکا حق از روے معاہدہ مشترک ہو تو اونکی طرف سے نالش
مشترک بمقابلہ معاہدہ کرنیوالے کے ہونی چاہئے مگر جبکہ اونکے حقوق از روے معاہدہ منفرد
اور جداگانہ ہون تو نالش جداگانہ اونکی طرف سے ہو سکتی ہین اور بصورت عبارت معاہدہ
مبہم ہونے کے معاہدہ کی تعبیر موافق نیت فریقین کے کرنا چاہئے۔ جبکہ معاہدہ کارندہ نے کیا ہو
تو نالش آقا کو کرنا چاہئے اور جب کوئی شراکتی کے حق مین معاہدہ کیا گیا ہو تو شرکا کی طرف سے
مشترکًا نالش ہونا چاہئے اور از روے دفعہ ۲۶ مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ع نالش
منجانب ایسے جملہ اشخاص کے دائر ہونا چاہئے جنکو ایک ہی بنا نیز دعوی کے بابت کسی جائداد
متدعویہ کے استحقاق کا ہونا مشترکًا یا منفردًا یا بعض کو بجائے بعض کے بیان کیا جاوے الخ اور
از روے دفعات ۲۸ اور ۲۹ مجموعہ ضابطہ دیوانی جائز ہے کہ وہ جملہ اشخاص زمرہ مدعا علیہم مین
شامل کیئے جاوین جنکے مقابل ایک ہی معاملہ کی بابت دادرسی کے استحقاق کا ہونا مشترکًا یا
منفردًا یا بعض بجائے بعض کے ہونا بیان کیا جائے اور مدعی کو اختیار ہے کہ اگر اوسکی مرضی ہو
ایک ہی مقدمہ مین اون اشخاص مین سے سب کو یا بعض کو مدعا علیہ کرے جو ایک ہی معاہدہ
کی بابت منفردًا یا مشترکًا اور منفردًا ذمہ دار ہون اور اون اشخاص مین وہ لوگ بھی شامل
کیئے جا سکتے ہین جو بل آف ایکسچینج اور ہنڈویات اور پرامیسری نوٹون کے فریق ہون۔

ازروے دفعہ ۵۸ مجموعہ مذکور مدعی پر فرض ہے کہ ایک یادداشت اون دستاویزات کے
(اگر کوئی ہون) جو نامبردہ نے عرضیدعوی کے ساتھہ پیش کی ہین ظہر عرضیدعوی پر لکھدے یا اوس سے
منسلک کردے اور اگر عرضیدعوی منظور ہوجاے تو جتنے مدعاعلیہ ہون اوتنی ہی نقول سادہ کاغذ پر
داخل کرین بجز اوس صورت کے کہ بوجہہ طوالت عرضیدعوی یا تعداد مدعاعلیہم یا کسی اور کافی وجہہ سے
عدالت مدعی کو اوسی تعداد کے بیان مختصر نوعیت دعوی یا چارہ کار یا دادرسی مطلوبہ نالش پیش
کرنیکی اجازت دے اور اوس صورت مین نامبردہ بیانات مذکور داخل کریگا اور اگر مدعی بحیثیت
قائممقامی نالش کرے یا مدعاعلیہ پر ایسی حیثیت سے نالش کیجاے تو بیانات مذکور مین یہہ ظاہر
کیا جائیگا کہ کس حیثیت سے مدعی نالش کرتا ہے یا مدعاعلیہ پر نالش کیجاتی ہے بموجب دفعہ ۵۹
مجموعہ مذکور ضرور ہے کہ اگر مدعی بربناے کسی ایسی دستاویز کے دعوی کرے جو اوسکے قابو یا اختیار
مین ہو تو نامبردہ اوسکو بوقت عرضیدعوی پیش کرنیکے عدالت مین داخل کریگا اور اوسیوقت
دستاویز مذکور یا اوسکی نقل کو عرضیدعوی کے ساتھہ داخل ہونیکے لئے حوالہ کریگا ۔ اگر کسی
دستاویزات پر (خواہ اوسکے قبضہ مین ہون یا نہون) بطور شہادت بتائید اپنے دعوی کے
مدعی استدلال کرے تو نامبردہ ایسی دستاویزات کو ایک فہرست مین جو عرضیدعوی کے ساتہہ
منسلک کیجائیگی درج کریگا ۔ بموجب دفعہ ۶۰ مجموعہ مذکور کے ضرور ہے کہ اگر کوئی ایسی دستاویز
مدعی کے قبضہ یا اختیار مین نہو تو بشرط ممکن مدعی بیان کریگا کہ دستاویز مذکور کسکے قبضہ یا اختیار
مین ہے ۔ اگر دستاویز مؤید دعوی تحریر مندرجہ کسی بہی کہاتہ یا دوسری بہی کی ہو جو اوسکے
پاس یا اوسکے اختیار مین ہو تو مدعی کو لازم ہے کہ عرضی داخل کرتے وقت وہ اصل بہی اور
نقل تحریر کی جسپر اوسکو استدلال ہے پیش کرے اور اصل دستاویز بعد مقابلہ کے مدعی کو
واپس دیجائیگی ۔ جو دستاویز مدعی کو بوقت گذرنے عرضیدعوی کے عدالت مین پیش کرنی
یا جو فہرست مندرجہ یا منسلکہ عرضیدعوی مین داخل کرنی ضرور ہے اگر وہ اسی طور پر پیش کیجاسکے
یا داخل نہ کیجاسکے تو مقدمہ کی سماعت کے وقت بغیر اجازت عدالت کے اوسکی طرف سے وجہہ

ثبوت مین نہ لیجائیگی گو یہہ عبارت اون دستاویزات سے متعلق نہین ہے جو مدعا علیہ کے گواہون سے جرح کے سوالات کرنیکے لئے یا بجواب کسی مقدمہ کے جو مدعا علیہ نے قایم کیا ہو عدالت مین پیش ہون یا جو کسی گواہ کو محض اوسکی یاد دہی کے لئے دئے جائین۔

بعد عرضیدعوی مرتب اور داخل عدالت کرنیکے وکیل کا یہہ کام ہے کہ اسبات کو دیکھے کہ کون کونسی اوسکو درخواستین بغرض پیروی مقدمہ منجانب مدعی اور اوسکے فائدہ کے دینا ضروری ہین اسبات کی نسبت کہ کس کس قسم کی یا کیا کیا درخواستین کس کس وقت دینا چاہئے کوئی قاعدہ کلیہ بیان نہین کیا جاسکتا کیونکہ درخواستون کا دینا ہر مقدمہ کے خاص حالات پر منحصر ہے بعض مقدمہ مین کسی درخواست کا پیش کرنا ضرور نہین ہے بعض مقدمات مین بہتیون درخواستونکا دینا بغرض فائدہ اپنے موکل کے ضروری ہوتا ہے مثلاً بعض مقدمہ مین درخواست بغرض حصول اجازت شامل کرنے کسی بنائیدعوی کے ساتھہ نالش دلاپانے جایداد غیر منقولہ حسب دفعہ ۴۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی اور بعض مقدمات مین بغرض اجازت دستخط اور تصدیق عرضیدعوی حسب دفعہ ۵۱ و ۵۲ مجموعہ مذکور جبکہ سوائے مدعی کے کوئی اور شخص عرضیدعوی پر دستخط اور اوسکو تصدیق کرنے یا حسب دفعہ ۱۲۱ مشعر اظہار لئے جانے فریق مخالف بذریعہ چند سوالات یا بغرض اجرائے اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۲۸ مجموعہ مذکور یا حسب دفعہ ۱۳۱ مجموعہ مذکور بغرض اجرائے اطلاعنامہ یا حسب دفعہ ۳۶۰ مشعر مدعا علیہ بنائے جانے قائمقام جایز مدعا علیہ متوفی کے یا حسب دفعہ ۴۴۰ مجموعہ مذکور بغرض اجازت دستخط اور تصدیق عرضیدعوی منجانب نابالغ مدعی کے یا حسب دفعہ ۴۴۳ بغرض تقرر ولی مدعا علیہ نابالغ کی ضرورت ہوتی ہے پس ہر مقدمہ مین حسب موقع اور ضرورت درخواست عدالت مین پیش ہونا چاہئے اگر چند امور ضروری مدعا علیہ سے دریافت کرنا ہون یا جس حالت مین وکیل کو معلوم ہو کہ مدعا علیہ مقدمہ کوئی شخص معزز ہے اور بصورت اوسکا اظہار بحلف ہونیکے وہ صحیح حال مقدمہ بیان کر دیگا اور اوسکے صحیح بیان کرنے سے موکل کا فائدہ ہوگا تو وکیل کو مناسب کہ بغرض حاضری اصالتاً مدعا علیہ اور اوسکے اظہار کی درخواست عدالت مجوزہ مین پیش کرے

اور اگر صرف چند دستاویزات پیش کردہ اپنے مدعاعلیہ سے تسلیم کرانے کی ضرورت ہو تو یا تو حسب دفعہ مجموعہ مذکور درخواست دیگر اطلاعنامہ تسلیم دستاویزات بنام مدعاعلیہ جاری کرنا چاہیے یا اوسکے وکیل سے (اگر کوئی مقرر ہوا ہو) دستاویزات مذکور کے تسلیم کرانے کی درخواست پیش کرنی چاہیے اگر کوئی امر سہواً عرضیدعوی مین فروگذاشت ہوا ہو یا کوئی اور سہو ہوگیا ہو تو تاریخ پیشی اول تک ترمیم عرضیدعوی کی درخواست دینا چاہیے اور جو دستاویزات مدعاعلیہ یا کسی دوسرے شخص کے قبضہ مین ہون اونکی طلبی کی اور نیز اپنے گواہون وغیرہ کی طلبی کی عدالت مین درخواست دینا چاہیے - انکے سوائے اور بہتیون قسم کی درخواستین موافق خاص حالات مقدمہ ہوسکتی ہین مگر اونکی نسبت جب تک واقعات اور حالات مقدمہ معلوم نہون کچھہ کہا نہین جاسکتا ہے اور یہہ امر پر وکیل کے تجربہ اور تیز فہمی اور جودت طبع پر منحصر ہے جہان جیسا موقع ہو وکیل کو درخواست دینا چاہیے بعد ترتیب عرضیدعوے کے اور درخواست ہائے ضروری قبل تنقیح پیش کرنے کے مدعی کو بتاریخ تنقیح کل ثبوت دستاویزی ضروری نسبت اون امور کے جنکا مدعی پر بار ثبوت ہو پیش کرنا چاہیے اور بتاریخ فیصلہ قطعی کل ثبوت لسانی متعلق اون امور کے ترتیب وار پیش کرنا چاہیے اور جبکہ مقدمہ کی پیشی کی اول ہی تاریخ فیصلہ قطعی کی ہو تو کل ثبوت دستاویزی اور لسانی بتاریخ مذکور پیش کرنا چاہیے اب ہم ترتیب مقدمہ ختم کرکے چند ہدایات نسبت گفتگو یا تقریر منجانب مدعی کے لکھتے ہین -

ہمنے چند عام ہدایات مقدمہ مین تقریر کرنیکے کی نسبت باب اول مین لکھدیے ہین اور جو ہدایات کہ ہم اب لکھتے ہین اونکو متسلسل اونہین ہدایات کے تصور کرنا چاہیے فن وکالت مین تقریر ایک جزو اعظم ہے اور بالعموم موکل اس ملک مین وکیل کی لیاقت کا اندازہ موافق اوسکے تقریر کے کرتے ہین گو اسمین کچھہ شبہہ نہین کہ تحریر کا اثر عدالت ہائے اپیل اور مقدمہ کے آخر نوبت تک پہونچتا ہے اور تقریر ابتدائی کا اثر عدالت ابتدائے پر محدود ہوتا ہے - گفتگو کی عمدگی جیسا کہ ہر شخص جانتا ہے گفتگو کے اختصار اور سریع المعنی ہونے مین ہے نہ کہ طوالت اور زیادہ گوئی مین

اگر کوئی وکیل یہہ چاہے کہ اوسکی گفتگو سریع الفہم اور قابل پسند ہو تو اپنی گفتگو مین نمایشی استعارات کی عبارت استعمال نکرے کیونکہ اس قسم کی عبارت ایسی مضبوط اور شائستہ نہین ہوتی جیسے کہ عمدہ طور پر منتخب شدہ معمولی الفاظ ہوتے ہین بعض اوقات وکلا ایسے فقرات مین اپنا مطلب مبہم کردیتے ہین جو زیادہ تر ایک بیہوش آدمی کے منہ کے الفاظ معلوم ہوتے ہین بہ نسبت ایک صحیح العقل اور تعلیم یافتہ شخص کے - ایک اچھی بالطبع گفتگو کرنیوالے کو بہت مدت تک مشق کرنے سے اپنی اسپیچ یا اڈریس کو استعارات سے زینت دینے کی قدرت حاصل ہوتی ہے مگر بہت عمدہ اور تجربہ کار گفتگو کرنیوالے استعارات کو بہت تجدید طور پر استعمال کرتے ہین کثرت استعارات سے اکثر اوقات تقریر یا گفتگو کا مطلب خبط ہوجاتا ہے نمایش سے ہمیشہ پرہیز کرنا چاہئے ہر شخص جب نمایش کی گفتگو سنتا ہے وہ اوس سے نفرت کرتا ہے اور اوس شخص کی نسبت جو ایسی گفتگو کرتا ہے مجبورًا خواہ نخواہ بری رائے پیدا ہوجاتی ہے نمایش ایک ایسا نقص ہے جو بعض اوقات لایق اشخاص مین بہی پایا جاتا ہے اور گو بعض اوقات ہوشیار اور لایق شخص مین نمایش جائز رکہی جاتی ہے مگر کبہی پسند نہین کیجاتی ہے وکیل کے لئے صرف اسقدر ضرورت ہے کہ عدالت کے روبرو اپنا مقدمہ شروع کرنے مین صاف اور عمدہ طور پر واقعات مقدمہ بیان کرے جسقدر کہ الفاظ کم ہون اوسیقدر بہتر ہے اور جسقدر کہ گفتگو حجت سے مبرا ہو اوسیقدر وکیل کا بیان غالبًا زیادہ تر باور کیا جائیگا وکیل کا مقدمہ عدالت کو ایک عجیب داستان معلوم ہوگی اگر اوسمین قبل اسکے کہ فریق مخالف ایک لفظ بہی کہے حجت اور بناوٹ کرنیکی ضرورت ہو مثلًا ایک وکیل مقدمہ بجانب مدعی شروع کرنے مین یہہ کہے کہ مدعی فلان وقت بہ نیک نیتی عمل کررہا تھا اور مین عدالت کو یقین دلادونگا کہ مدعی بہ نیک نیتی عمل کررہا تہا الخ یہہ طریقہ بہت ناقص ہے کیونکہ اسسے شروع ہی مین مدعی کے خاص بیان پر شبہہ پڑتا ہے بہت عمدہ طریقہ اس غرض کے پورا کرنے کے لئے کہ عدالت وکیل مدعی کے بیان کو تردید سے پہلے باور کرے یہہ ہے کہ مدعی کے گواہان حلفًا سے بیان

مدعی کی تائید کرتے ہین۔ جب فریق مخالف وکیل مدعی کی تردید مین واقعات بیان کر چکیگے
اوس وقت وکیل موصوف کی بحث کے لئے پورا موقع آویگا اور اوسکی دلیلون مین اوسوقت
ایسی تازگی ہوگی جو بصورت پیشتر سے استعمال کئے جانے کے ہرگز نہوتی اور اوسوقت وکیل
موصوف کے دلائل بموافق اوسکے مطلب کے بہت زیادہ کارآمد ہونگے۔ دوسرا فائدہ جلدی سے
قبل از وقت شروع ہی مین مباحثہ نکرنے مین یہہ ہے کہ وکیل مخالف کو وکیل مدعی کے بھی دلائل
کو خلاف اوسکے پلٹ دینے یا اپنے خاص دلائل کو وکیل مدعی کے مطابق کرکے اپنے مفید مطلب بیان کرنیکا
موقع نملیگا۔ ناقص اور بے احتیاط طریقہ سے مقدمہ شروع کرنے مین عمدہ مقدمہ بھی بعض اوقات
بگڑ جاتا ہے اور عمدہ طریقہ سے گفتگو شروع کرنے مین بے جان مقدمہ بھی جاندار معلوم ہوتا ہی
مقدمہ شروع کرنے مین اوّل بات یہہ ہے کہ وکیل عدالت کے دل مین یہہ خیال پیدا کرے کہ اوّل درجہ
وہ اپنے مقدمہ کو سچا باور کرتا ہے یہہ بات اسقدر صریح اور سچی ہے کہ اسکے ذکر کرنیکی ضرورت
ظاہرا نہین معلوم ہوتی ہے کیونکہ ہر وکیل اس بات کو اپنے دل مین جانتا ہے اور اسبات کو سب
لوگ جانتے ہین مگر یہہ خیال رہے کہ ہماری صرف یہہ غرض نہین ہے کہ ہر شخص اسکو جانے
بلکہ ہمارا منشا بہت مختلف ہے اور وہ یہہ ہے کہ عدالت کو یہہ امر باور کرایا جاوے کہ وکیل اپنے
مقدمہ کو سچا سمجھتا ہے علم بیشک ایک عمدہ شی ہے مگر جب تک علم پر عمل نہو تب تک علم بالکل بیکار ہے
ہمنے بعض وکلا ایسے دیکھے ہین کہ اونکا طریقہ ایسا تھا جس سے معلوم ہوتا تھا کہ وے مشکل سے
اپنے خاص مقدمہ کو سچا باور کرتے ہین اور اونکے طرز تقریر اور گفتگو مین وزن نہین معلوم ہوتا تھا
اور یہہ طرز گفتگو مین سخت غلطی ہے اور اس سے پیشہ مین بہت نقصان پہونچتا ہے۔ دوسرے [illegible]
[illegible] پیشتر سے خیال کر لیتے ہین [illegible]
[illegible] وکلا [illegible] پیشتر سے خیال کرنا اور اوسکو [illegible]
[illegible] بہت مشکل ہے اور اگر کوئی وکیل اسکام کو عمدہ اور [illegible]
[illegible] تو ضرور [illegible] یہہ کام ہر شخص کا نہین ہے اور انصاف [illegible] مین مخفی ہوتا

قابل لحاظ نہین ہے وکیل پر فرض ہے کہ اپنے مخالف کا عمدہ طور پر مقابلہ کرے اور ہرگاہ اوسکے مخالف کو بھی اپنا مقدمہ پیش کرنیکا استحقاق حاصل ہے پس وکیل مدعی کو لازم ہے کہ اپنی تقریر مین اپنے مخالف کے تقریر مقدمہ کو پہلے سے خیال کرکے شکست کرنیکی کوشش نکرے بلکہ مخالف کی تقریر ختم ہونیکے بعد اوسکا مقدمہ شکست کرنیکی کوشش کرے - اگر ٹھیک طرز تقریر جو فریق مخالف کا وکیل اختیار کیا چاہتا ہے وکیل مدعیکو معلوم بھی ہوجاے تو بھی پیشتر سے اوسکی تردید کرنا مناسب نہین ہے بالعموم وہ طریقہ جسمین مخالف کا مقدمہ پیش ہوگا معلوم نہین ہوتا گو اوسکی جوابدہی معلوم ہوجاے اور بعد اسکے کہ فریق مخالف اپنے مقدمہ اور دلائل تائیدی پیش کرچکے وکیل مدعیکو ٹھیک طرز اختیار کردہ اپنے مخالف کے معلوم ہوجائینگے اور اگر وکیل مدعی اوس وقت مخالف کے مقدمہ کو شکست نکرسکے تو یہہ بات یقینی ہے کہ وہ اسکے پیشتر سے مخالف کے مقدمہ کو کسی طور پر شکست نہین کرسکتا تھا -

اکثر نوجوان اور ناتجربہ کار وکلا اور بعض اوقات بعض تجربہ کار وکلا اسطور پر دوران گفتگو مین بعض فقرات کہہ جاتے ہین - مین نہین سمجھتا کہ میرے لایق دوست وکیل مدعا علیہ کی کیا جوابدہی ہوسکتی ہے فی الواقع یہہ ایک ایسا مقدمہ ہے کہ جسکی جوابدہی فضول ہے الخ اور اکثر اوقات بعد ان فقرات کے فیصلہ اوس لایق دوست کے حق مین صادر ہوتا ہے جبکا کچھہ مقدمہ یا جوابدہی نہین ہے ایسے فقرات بالکل عبث اور فضول ہین اور اونسے کسی قسم کی تائید بیان مدعی کے نہین ہوتی ہے اور نہ اونکا عدالت پر کچھہ اثر ہوتا ہے پس ایسے فقرات کے استعمال سے سخت پرہیز کرنا چاہیے ہرگاہ ہم اکثر جدید اور ناتجربہ کار وکلا مین نقص زیادہ گوئی کا دیکھتے ہین اسلئے ہم پھر اس ہدایت کا مکرر کہنا اپنا فرض سمجھتے ہین کہ جسقدر الفاظ وکیل کی تقریر مین کم ہون اوسیقدر اوسکی تقریر عمدہ اور برجستہ ہوگی اور جسقدر عبارت خیالات ظاہر کرنیکے لئے فی الواقع ضرور نہو وہ فضول ہے اور اگر ایسی عبارت استعمال بھی کیجاے تو وہ نہایت عمدہ اور شستہ عبارت ہونا چاہیے اور بغرض زیب و زینت تقریر کے استعمال ہونا چاہئے یہہ سچ ہے کہ خوبی

اور زینت فصاحت سے تقریر اور تقریر کرنیوالے دونون کو یکسان رونق ہوتی ہے مگر فصاحت سے خوب مشق کرنا چاہئے اور جب بخوبی مشق ہوجاوے تب عمل مین لانا چاہئے لیکن زیادہ کوئی خوبی مین داخل نہین ہے بلکہ ایک قسم کی برائی ہے آرایش و زینت الفاظ کی ناقابل قدر نہین ہے مگر بہت کثرت سے آرایش مذکور کا استعمال کرنا خطرناک ہوتا ہے ۔

اگر تمثیل قلت کے ساتھہ استعمال کیجائے تو وہ ایک اثر پذیر آرایش ہوگی کیونکہ طبیعت انسان کی عمدہ تشبیہ کے ساتھہ ہوجاتی ہے اور اکثر یہہ خیال ہوجاتا ہے کہ چونکہ تشبیہ صحیح ہے اسلئے بحث بھی جسکی تمثیل دیگئی صحیح ہے مگر مقدمہ شروع کرنے مین تمثیل ترک کردینا چاہئے اس وجہہ سے کہ شروع اسپیچ کی قوت صرف واقعات ہین ۔ مقدمہ شروع کرنیکی تقریر مین ترتیب اور درستی الفاظ کا بہت بڑا لحاظ رکھنا چاہئے بلا اسکے کوئی فی الواقع عمدہ اسپیچ نہین ہوسکتی ہے اور واقعات مقدمہ بلحاظ زمانہ وقوع تاریخ وار ترتیب دیکر عدالت کے روبرو پیش کرنا چاہئے شاید ہمارے ناظرین اس موقع پر یہہ فرما دین کہ مقدمہ منجانب مدعی شروع کرنے مین ترتیب اور درستی الفاظ اور واقعات کی ضرورت سب کو معلوم ہے مگر اسکا ہم یہہ ہی جواب دینگے کہ جب تک اس بات پر عمل نکیا جائے تب تک محض معلوم ہونا کوئی چیز نہین ہے ہم اکثر دیکھتے ہین کہ بعض وکلا اپنی گفتگو مین صرف ترتیب اور درستی الفاظ سے تغافل نہین کرتے مگر واقعات اور تاریخ کو خلط ملط کرکے حاکم عدالت کو تکلیف اور اپنے موکل کو نقصان پہونچاتے ہین لہذا اسبات پر اصرار کرنا نامناسب نہوگا کہ ترتیب وقت اور ترتیب واقعات اور ترتیب علت اور معلول پر سخت توجہہ کرنی چاہئے ہر بیان صاف اور صریح ہونا چاہئے اور ہر سلسلہ واقعات کا نہایت ترتیب کے ساتھہ بیان کرنا چاہئے چاہے جیسے پیچیدہ حالات اور واقعات ہون مگر اونمین کبھی بے ترتیبی نہونا چاہئے وکیل کا کام اور فن وکالت یہہ ہے کہ واقعات جدا کرکے اونکے تعلقات باہمدگر اور رجوع اثر کو اونکا نفس مقدمہ پر عمدہ طور پر بیان کئے جاوین اور جہان تک ممکن ہو واقعات

غیر متعلقہ کو تقریر مین دخل نہ دیا جاوے یعنی خارج کر دئیے جاوین واقعات غیر متعلقہ سے ایسے واقعات سے مراد ہے جو بلا کسی واقعی تعلق یا نسبت کے واقعات مقدمہ کے ساتھہ ملجاتے ہین۔

وکیل کو مناسب ہے کہ اپنے دل مین اس بات کو سمجہلے کہ امر یا امور تنقیح طلب کیا ہین اور کس شہادت پر اوسکا یا اونکا استدلال ہوگا اور پہر شہادت کے غور کرنے و ترتیب ہو جائیگی۔ اون امور پر بہت زیادہ تقریر مین زور دینا جو شہادت سے پورے طور پر ثابت ہین اپنے قوای کو زائل کرتا ہے واقعات کو بہت صحت اور اختصار کے ساتھہ بیان کرنا چاہئے اور اونمین فضول طوالت کرنا گویا عدالت کو تہکانا اور عدالت کی توجہ خاص امر تنقیح طلب سے پہیر دینا ہے۔ وکیل مدعی پر فرض ہے کہ عدالت کے دلپر اپنے گواہ کی وقعت کو جما دے اور اگر عدالت اوسکے گواہ پر اعتبار نکریگی تو اوسکا مقدمہ جاتا رہیگا۔ وکیل مدعی کے لئے ضرور ہے کہ اپنے گواہ کو مخالف کے حملون سے بچانیکا خیال رکہے کیونکہ اوسکا مخالف اوسکے گواہ کے شکست کرنے مین اپنے فن کو عمل مین لائیگا مگر جب تک گواہ کے بیان کی تائید نہوگی تب تک گواہ مذکور نخوبجو قایم نہین رہ سکتا ممکن ہے کہ سو باتین جو گواہ مذکور بیان کرے اونکی دیگر شہادت سے تائید ہوا اور اس تائید سے گواہ مذکور کے بیان کی صداقت ظاہر ہوئی مگر اس قسم کی تائید کی صرف اوس حالت مین ضرورت ہوتی ہے جب اور کوئی تائید نہو اور اگر وکیل مدعی یہہ دکہلا سکیگا کہ اوسکے گواہ کی بالعموم دیگر اور بالکل خود مختار گواہون سے تائید ایسے امور مین ہوتی ہے جنکا گواہ مذکور ضروری نہین تصور کرتا تہی اور اگر وکیل موصوف اسکے ساتھہ ہی یہہ بہی دکہلا سکے کہ بیان فی نفسہ یکسان اور موافق قراین مقدمہ کے ہے تو اوسکو امید قوی رکہنا چاہئے کہ فیصلہ اوسکے مفید مطلب صادر ہوگا۔

اس مقام پر ہمارے لئے اپنے وکلا ناظرین اور اون ناظرین کتاب ہذا کے دلپر جنکو وکیل ہونا ہے یہہ بات جمانا بے موقع نہوگا کہ پیروی مقدمہ منجانب مدعی مین اونکو اپنے گواہ سے سوالات نہایت تمامتر کرنیکی بہت ضرورت ہے اگر گواہ کا اظہار ناقص اور بلا تعلق ہوا اور اگر صرف نصف ہی بیان کیا جائے تو وہ قراین جنکا شبہہ اوپر ذکر کیا خلاف قراین ہو جائینگے اور گواہ صرف بلا تائید کی

نہوگا بلکہ ضعیف ہوجائیگا اور اس بات کا ہر وکیل کو لحاظ رکھنا چاہئے کہ جہان واقعہ بہت عمدہ دلیل بنیاد اوسکے مقدمہ کے مبنی ہوسکے صرف گواہ کے اظہار مین ظاہر نہو جاسکے بلکہ عدالت کے روبرو بحث پیش کرنیکے لئے وکیل موصوف کے ذہن نشین رہے۔

گفتگو مین چالاکی فقرات یا دہوکہ دہی سے سخت پرہیز کرنا چاہئے اس قسم کے فقرات فن وکالت اور لایق وکیل کی شان سے بالکل بعید ہین اور بذریعہ تمثیل سے یہ بات زیادہ صحیح الفہم ہوجاتی ہے لہذا ہم چالاکی کے فقرہ کی ایک تمثیل دیتے ہین۔ وکیل کہتا ہے قطع نظر اسکے کہ مدعا علیہ سے یہہ مال بنا بات لغو و فریب سے حاصل کیا ہین یہہ گذارش کرتا ہون کہ اوسکا طریق عمل ایسا تھا جسکو عدالت ہرگز پسند نکریگی۔ ایسے فقرات نہ سچے ہوتے ہین اور نہ صدق دلی کے ہوتے ہین صدق اور جید دلی عمدہ گفتگو کے زیور ہین اور وے ایسی قوت ہین کہ جن سے سامعین کو تحریک اور اونکے دلپر اثر ہوتا ہے یہہ بات سچ ہے کہ صدق اور صدق دلی ناتجربہ کار گفتگو کرنیوالے کی تقریر مین بعض اوقات بُرے معلوم ہوتے ہین اور وہی خیالات اور وہی صدق سخت الفاظ مین بھی ظاہر ہوسکتے ہین اور عمدہ اور شستہ اور قابل پسند عبارت مین بھی ظاہر ہوسکتے ہین مگر چالاکی اور دہوکہ دہی بہانوتی کا تماشہ کرنیوالی اور خبث سے تعلق رکھتے ہین اور وکیل کی شان سے بالکل بعید ہین۔

تنبیہ

تقریر کرتے وقت چہرہ کا بنانا اور بھوین مٹکانا اور اعضائے جسم کا حرکت مین لانا اس زمانہ مین بالکل ناپسندیدہ اور قابل پرہیز ہے بعض وکلا اپنے چہرہ کو گفتگو کرتے وقت ایسا سمیٹ لیتے ہین کہ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ گویا اونکو کام کا بار ہے اونکا جسم شکنجہ مین کھینچ رہا ہے اور بعض وکلا اپنی صورت ایسی بنا لیتے ہین کہ اونکی نگاہ سے انتہا تحقیر یا غصہ یا نفرت کا اظہار ہوتا ہے مگر اپنے خیالات کو نگاہ سے ظاہر کرنا شخص کا کام نہین ہے اور چونکہ چہرہ کی حالت خود بخود موافق حالت طبیعت کے ہوجاتی ہے لہذا چہرہ بنانے یا کسی عضو کو حرکت مین لانیکی ضرورت نہین ہے بناوٹ کرنیوالے کی ایسی صورت ہوجاتی ہے کہ اوسکو دیکھکر عدالت اور حاضرین

عدالت کو ہنسی آتی ہے اور ایسی بناوٹ کا اختیار کرنا قابل ہنسی ہی نہین ہے بلکہ داخل بیوقوفی ہے بناوٹ بالعموم معلوم ہو جاتی ہے اور جسوقت حاکم عدالت کو معلوم ہوگا کہ کوئی خاص وکیل بناوٹ کرتا ہے تو پھر اوسکی بات پر اعتبار بہت کم کریگا اور اوسکی گفتگو پر زیادہ توجہ نکریگا - اگر وکیل مین دلسوزی اور سرگرمی ہے تو وکیل کیصورت سے از خود کل علامات اوسکے جوش دل کے بلا کسی کوشش کے ظاہر ہو جائینگے -

ناتجربہ کار وکلا کے آگاہ کرنیکے لیے ہم یہہ کہنا بھی مناسب سمجھتے ہین کہ کسی کی نقل نکرنا چاہیے ایک فی الواقع لایق وکیل کا طرز بالکل علیحدہ اور خاص قسم کا ہوتا ہے اور اگر وہ دوسرے شخص کے طرز سے اوسکو بدل دے تو اوسکا طرز بالکل بگڑ جائیگا ایک چلتے ہوئے وکیل کا طرز اختیار کرنا ایسا ہے جیسا کہ پست قد آدمی کا موٹے تازہ لمبے آدمی کی پوشاک پہننا ہے طرز عبارت مثل قوت دماغ کے ہر شخص کے لئے جبلی ہوتا ہے اور یہہ بات بھی صحیح ہے کہ نقل کرنیوالے اون اشخاص کے جنکی وے نقل کرتے ہین بہ نسبت اوصاف کے نقص زیادہ اخذ کر لیتے ہین -

نقل فوراً ظاہر ہو جاتی ہے اور چاہے جیسے عمدہ طور پر کیجائے مگر یہہ معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ اصلی نہین ہے اس سے یہہ نتیجہ اخذ نکرنا چاہیے کہ نہایت لایق وکلا کے طرز گفتگو پر توجہ اور غور نکیا جائے بلکہ نہایت لایق اشخاص کی خوبیون اور فضیلتون پر بہت غور کے ساتھہ توجہ کرنا قابل تعریف ہے - موزون اور عمدہ وطیرہ - خوش اخلاقی و نیک نہادی سہولت با تہذیب - فصاحت بیساختہ اور بلا مبالغہ - ترتیب درستی تقریر - سوالات جرح کرنیکے باریک اور عمدہ طریقہ - بیخوف خود مختاری اصحاب فن وکالت - ان جملہ اوصاف پر بخوبی غور و توجہ کرنا چاہیے اور اگر ان باتون کی کامیابی کے ساتھہ آپ نقل کر سکین تو ضرور کیجیے مگر محض آنکھہ بند کر کے نقل نکیجیے اور اگر آپ کسی نہایت لایق وکیل مین بے اندازگی کا نقص دیکھین تو لمحہ کے لئے بھی اوسکی نقل کرنیکا قصد نکرین گو اوس وکیل مین جسمین وہ جبلی ہو ایک قسم کی آرایش اور چمک دمک معلوم ہوتی ہو (بیرسٹر صاحب کی ہدایات پیشہ وکالت طبع ہفتم صفحہ ۱۲) - مبالغہ ایک قسم کا نقص ہے اور اوس سے ہمیشہ پرہیز کرنا چاہیے

وکیل کو صرف اوس مقدمہ کا جسکو وہ ثابت کرنا چاہے خلاصہ بیان کر دینا چاہیے اور یہہ
اسطور پر کرنا چاہیے کہ جبکہ شہادت جو معمولی طور پر علیحدہ اور جداگانہ حصون مین ہوتی ہے
منفردا روبروے عدالت کے پیش کیجاے تو عدالت ہر حصہ شہادت کا تعلق اوس جزو سے جو اوس سے
پیشتر بیان کیا گیا ہو اور بعدہ کل شہادت سے دریافت کرکے اوسکی وقعت کو تشخیص کر سکے - کوئی
امر اہم اپنے مقدمہ کا مقدمہ شروع کرنے مین فروگذاشت نکرنا چاہیے کیونکہ جسطور پر واقعات پیش
جاوینگے اوسیطور پر عدالت قبول سکے کہ شہادت بتائید واقعات مذکور پیش کیجاے واقعات مذکور
کو قریباً مثل ثبوت کے قبول کریگی اور بعدہ جب شہادت پیش کیجائیگی تو اوسکی وقعت بڑہ جائیگی گو
صحیح ہے کہ نہ واقعات بدل جائینگے نہ اونمین مبالغہ ہوگا مگر اسطریقہ سے وے عدالت کے ذہن نشین
ہوجائینگے - فرض کرو کہ مختلف واقعات جو بظاہر جداگانہ اور باہمدگر بلا تعلق ہین مگر صریح یا
غیر صریح طور پر خاص امر تنقیح طلب سے ایک قسم کا تعلق رکھتے ہین ثابت کرنیکے لیئے کئی گواہ ہین اور یہہ
گواہ اون مختلف واقعات کو ظاہر کرتے ہین کہ جو مختلف اوقات و مختلف مواقع پر واقع ہوئے ہین
مگر ایک عام امر تنقیح طلب سے تعلق رکھتے ہین تو ظاہر ہے کہ اس قسم کا مقدمہ شروع کرنے مین اگر
آپ صاف طور پر واقعات بیان کرنا چاہین تو آپ پر فرض ہے کہ کامل طور پر ایک قسم کے
واقعات کی نسبت ایک وقت مین تقریر کرین اور جو واقعات تاریخ مین سب سے اول ہون اونہین سے
شروع کرین اور اون واقعات کو صاف وصریح طور پر بیان کرکے عدالت کے ذہن نشین کردین
اور اونکا تعلق خاص امر تنقیح طلب سے ظاہر کرنیکی اوسوقت تک کوشش کرنی چاہیے جب تک کہ
کل اونکے واقعات اسی طور پر عدالت کے ذہن نشین نکردیے جاوین اور جب کل واقعات کو آپ حاکم
عدالت کے ذہن نشین کر چکین تو اوسوقت آپ کے لیئے کل مختلف واقعات کا تعلق باہمی اور خاص
یا امور تنقیح طلب سے دکھلانیکا عمدہ موقع ہوگا اور عدالت مختلف اجزا اپنے بیان کے اور اونکا تعلق
باہمی بخوبی سمجھ لیگی (خلاصہ مسٹر ہیرس صاحب کی ہدایات وکالت طبع ہفتم صفحہ ۲۲) ۔
یہہ بات قابل یاد رکھنے کے ہے کہ مبالغہ مطابق واقعات کے نہین ہوتا ہے اور اوس سے مسلہ

تقریر مین فرق آجاتا ہے اسلئے ہم اپنے ناظرین کو بھی مشورہ دینگے کہ ہمیشہ گفتگو راست اور صحیح
اور بیساختہ طور پر کرنا چاہئے اور طرز تقریر اور عبارت مستعملہ دونون مین یکسان سہولت
ہونا چاہئے۔ مثل باآواز بلند گفتگو کرنیکے بہت نرمی سے بولنا بھی قابل پرہیز ہے جو شخص کہ
زور سے بولتا ہے اوسکے کامیاب ہونیکا تو کسیقدر امکان بھی ہے لیکن جو بہت آہستہ بولتا ہے
اوسکی کسی طور پر کامیابی نہوگی اور وہ کچھہ بھی پیشہ وکالت مین نہ چلیگا بعض اوقات بہت آہستہ
گفتگو کیوجہہ شک اور حجاب ہوتی ہین اور جبکہ یہہ صورت ہو تو استقلال اوسپر غالب آئیگا مگر یہہ
امر قابل شبہہ ہے کہ آیا نوجوان اور ناتجربہکار وکیل کو عدالت مین استقلال خواہ مستقل مزاج
ہونیکا موقع ملیگا لیکن ایسے مقامات بھی ہین کہ جہان اگر وکیل موصوف چاہے تو مستقل مزاجی
اور ثابت قدمی کی حسب خواہش اپنے مشق کرے اور وہ مقامات لب دریا اور کشادہ میدان
ہین چونکہ لب دریا اور کشادہ میدان کے جانے مین ایک قسم کی تکلیف متصور ہے اسلئے ہمارے
خیال مین کمرہ جسمین شور وغل نہو سب سے عمدہ موقع اس قسم کی مشق کرنیکا ہے اور اگر کوئی
شخص اپنے شک وحجاب پر اپنے خاص کمرہ مین غالب آجائیگا تو وہ یقیناً عوام کے روبرو
بھی اوسپر غالب ہوگا کیونکہ اپنے خاص کمرہ مین اپنے خاص الفاظ کو اپنے کانون سے سننے
اور اونپر نکتہ چینی کرنیکا موقع حاصل ہے اور ایسے موقع پر جو نقص کہ آواز اور لہجہ مین ہوتے
ہین اونکو انسان بخوبی دیکھہ سکتا ہے اور اگر کسی شخص کو اپنے لہجہ صحیح کرنیکی قوت کسیقدر
حاصل ہے تو وہ اوس قوت کو ایسے موقع پر جہان کہ کوئی دوسری اذیت ہونیوالی نہین ہے
مشق کرنیکے لایق ہوگا اور ایسے مقام پر اوسکو اپنا لہجہ درست کرنے اور اوسکی جانچ کرنیکی صلاحیت
پوری طور پر حاصل ہوگی پیشہ وکالت کی اس شاخ پر بہت کم توجہہ کیجاتی ہے اور بعض اشخاص اسطرح تسلی
کرتے ہین کہ گویا کل روی زمین کے انسانون کو بہت عمدہ لہجہ اور شیرین زبانی اور دونون کو تہذیب
کے ساتھہ استعمال کرنیکا جوہر حاصل ہے مگر بہت عمدہ لہجہ کا جوہر شاذ ونادر ہوتا ہے اور اوسکے
بھی بےنقص ہونیکے لئے مشق کی ضرورت ہے پر سمجھہ لینا چاہئے کہ اون لہجون کی درستی

کرنیکی جو عمدہ اور خوشگوار بھی نہیں ہین کسقدر ضرورت ہے ۔
تقریر مین جلدی کرنا نہین چاہیے بعض وکلا عدالت ہائے مفصل مین ایسے دیکھنے مین آئے ہین جو بہت جلدی بولتے اور بدین وجہہ بہت کم کہتے ہین وکلا کے لئے صاحب تحمل اور ثابت قدم اور مختصر گو ہونا مناسب بلکہ انسب ہے، دیرتک مقدمہ مین گفتگو کرنا تکلیف دہ اور فضول ہے اور اعادہ کرنے سے اور بھی گفتگو مین طوالت زیادہ ہوجاتی ہے فضول گفتگو سے ہماری غرض ایسی گفتگو سے ہے جو خالی گفتگو ہو بلا لحاظ اس امر کے کہ اوسمین کسقدر وقت صرف ہو ممکن ہے کہ ایک تقریر جسمین آدہ گھنٹہ صرف ہو بہت طول ہو اور دوسری تقریر جسمین آٹھہ گھنٹہ صرف ہون مختصر ہو مختصر گفتگو مین بہ نسبت طول گفتگو کے زیادہ قوت ہوتی ہے اس سے ہماری محض یہہ غرض ہے کہ بامطلب الفاظ استعمال کئے جائین تاکہ تقریر مین زیادہ قوت اور اندازہ اور عمدگی پائی جاوے وکیل پر فرض ہے کہ وہ واقعات کو اسطور پر دکہلاوے کہ صرف وہ عدالت کے ذہن نشین ہی نہو جاوین بلکہ موافق راے وکیل موصوف اور واسطے فائدہ اوسکے موکل کے عدالت کو واقعات مذکورہ کے منظور کرنیکی ترغیب ہو جو کچہہ کہ نیچے ہدایات نسبت تقریر کے بیان کئے ہین اونکا لب لباب یہہ ہے واقعات مقدمہ کو مختصر اور صحیح طور پر بلا کسی مبالغہ کے بیان کرنا چاہیے اور یہہ خوب عادت ہے کہ وکیل نے منجانب اپنے موکل پیش کی ہو اوس سے بہت لیا کے ساتھہ ہر پہلو مقدمہ پر نظر کرکے اپنے موکل کے اوس بیان کی جسے وہ عدالت مین ادا ہوتا کرنا چاہیے اور اگر شہادت پیش کردہ فریق مخالف کوئی بات اپنے مفید مطلب ہو تو اوسکو بھی بیان کرنا چاہیے اور جہانتک ممکن ہو گفتگو بہت مختصر اور شستہ اور عمدہ عبارات مین شیرین زبانی سے اور عمدہ لہجہ سے کرنا چاہیے مبالغہ اور دہوکہ دہی اور فریب بیجا لا کی کے الفاظ سے سخت تنفر کرنا چاہیے اور واقعات مقدمہ سے شہادت کے کل اجزا کا تعلق موافق آئین مطلب کے اسطور پر دکہلانا چاہیے اور خود واقعات مقدمہ کو اسطور پر بیان کرنا چاہیے کہ عدالت کو شہادت واقعات مذکور کی موافق مطلب وکیل اور اوسکے موکل کے فائدہ کے منظور کرنیکی

ترغیب ہو - اب ہم اس بات کو یہہ کہکر ختم کرتے ہین کہ فروغ وکالت کے لئے گویائی ایک بہت بڑی چیز ہے اور اپنی قوت بیانیہ کو ترقی دینا ہر وکیل پر فرض ہے اور جن لوگون نے گویا ہونیکی شہرت حاصل کی ہے اونکو یہہ بات کثرت محنت اور مدت تک روزانہ مشق اور بڑے بڑے لایق گویا اور فصیح زبان بولنے والون کے طرز تقریر پر غور و توجہہ کرنے سے نصیب ہوئی ہے عمدہ اور شستہ اور برجستہ گفتگو سے کامیابی حاصل ہوتی ہے اور کامیابی ایسی شے ہے کہ وہ قابل اسکے ہے کہ ہماری زندگی کی محنت سے حاصل کیجائے -

باب سوم پیروی مقدمہ بجانب مدعا علیہ

مثل باب دوم کے اس باب مین بہی ہم اوّل کارروائی تحریری کی نسبت اور بعدہ تقریری بجانب مدعا علیہ کی نسبت چند ہدایات بیان کرینگے - پیروی مقدمہ بجانب مدعا علیہ مین سب سے اوّل اور ضروری کام بیان تحریری کا مرتب کرنا ہے کوئی کارروائی تحریری پیشہ وکالت باستثنائے عرضیدعوی کے بیان تحریری سے زیادہ اہم اور مشکل نہین ہے مثل عرضیدعوی کے بیان تحریری کی ترتیب کا اثر بہی مقدمہ کے آخر نوبت تک پہونچتا ہے اور ذرا سا نقص عرضیدعوی یا بیان تحریری مین بجائیکہ ہمیشہ کے لئے اوس شخص کا مقدمہ جسکی طرف سے ناقص عرضیدعوی یا بیان تحریری داخل ہو بگڑ جاتا ہے - مقدمہ جہوباکارا بنام عیسی بن خلیفہ مطبوعہ انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۲۰۹ یہہ قرار پایا کہ از روئے دفعہ ۱۲۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء (مطابق دفعات ۱۱۴ اور ۱۱۵ - ایکٹ سنہ ۱۸۸۲ء) مدعا علیہ کو چاہئے کہ جو جوابدہی بوقت تجویز کیا چاہتا ہے وہ اپنے بیان تحریری مین درج کردے اور یہہ اصول کہ مدعی پابند بیانات اور واقعات مندرجہ عرضیدعوی اپنے کا ہے (جسکی تقلید مقدمات الیشان چندر سنگہ بنام مشامان چرن بہٹو مطبوعہ اپیلیا مندرجہ مور صاحب جلد ۱۱ صفحہ ۱ اور محمد ظہور علی خان بنام اتاکنور اپیلہا مندرجہ مولفہ مور صاحب جلد ۱ صفحہ ۴۴۸ مین ہوئی ہے) مدعا علیہ کے بیان تحریری سے بہی متعلق ہے یعنی مدعا علیہ بیانات اور واقعات مندرجہ بیان تحریری اپنے کا پابند ہے پس جبکہ مدعا علیہ نے ایک نالش بیدخلی مین اپنے بیان تحریری مین یہہ لکہا کہ اراضی متنازعہ فی الواقعی نامبردہ کی تہی مگر سنہ ۱۸۶۵ء سے پیشتر اوسکو مدعی نے دبالیا تہا اور سنہ ۱۸۶۵ء مین اوسپر ایک عمارت بنانا چاہتا تہا اور اوسوقت مین مدعا علیہ نے نزاع عدالتی سے بچنے کے لئے مدعی کو کچہہ روپیہ دیکر تنازع کا تصفیہ کرلیا تہا اور اراضی مذکور کو خرید کرکے اوسوقت سے اوسپر قابض اور دخیل ہے تو تجویز ہوئی کہ مدعا علیہ کو صرف خریداری کی جوابدہی رہگئی اور نامبردہ کو یہہ اجازت نہین دیجاسکتی کہ بوقت تجویز سنہ ۱۸۶۵ء سے پہلے سے اپنا دخل مخالفانہ مدعی سے ثابت کرے -

احسن طریقہ بیان تحریری مرتب کرنیکا یہہ ہے کہ اول کل حالات مقدمہ مدعا علیہ یا کسی ایسے شخص
سے جو کل حالات مقدمہ سے واقف ہو دریافت کرلئے جاوین اور پھر کل دستاویزات وغیرہ یا
اونکی نقول جو متعلق مقدمہ اور مدعا علیہ کے پاس ہون اور نیز نقل عرضیدعوی بہت غور کے
ساتھہ پڑہنا چاہیے اور اگر کوئی نقول ضروری متعلق مقدمہ مدعا علیہ کے پاس موجود ہون
تو بشرط ممکن مدعا علیہ سے نقول مذکور منگواکر پڑہنا چاہیے اور اول یہہ دیکھنا چاہیے کہ آیا دعوی
مدعی کسی نقص قانونی کیوجہہ سے ناقص یا کالعدم قرار پانیکے لایق ہے یا نہیں ممکن ہے کہ بعض
اوقات نالش مین دفعہ ۱۲ یا دفعہ ۱۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ع عارض ہو یا نالش خلاف
احکام دفعات ۱۶ و ۱۷ مجموعہ مذکور یا غلط مدعی کی جانب سے یا غلط مدعا علیہ کے مقابلہ مین خلاف احکام
دفعات ۲۶ و ۲۸ مجموعہ مذکور رجوع ہوئی ہو یا نالش مین اشتمال بیجا یا تعدد دعوی کا نقص ہو
یا خلاف احکام دفعہ ۴۲ یا دفعہ ۴۵ یا دفعہ ۵۱ مجموعہ مذکور نالش مرتب ہوئی ہو یا نالش مین دفعہ ۴۳
مجموعہ مذکور عارض ہو یا خلاف احکام دفعہ ۴۴ مجموعہ مذکور نالش مین جایداد غیر منقولہ کے ساتھہ کوئی
بناء دعوی بلا اجازت عدالت شامل کردی گئی ہو یا عرضیدعوی مین کوئی بناء دعوی ظاہر نہوتی ہو
یا مدعی نے قبل وقوع بناء دعوی نالش دایر کردی ہو یا کہ تعین دعوی صحیح طور پر نکیا گیا ہو یا کم
دستاویزات بناء دعوی اسٹامپ مناسب پر نہون یا جبکہ دستاویزات مذکور کا رجسٹری ہونا قانوناً
لازمی ہو اور اونپر رجسٹری نہوئی ہو یا مدعا علیہ کے کسی دستاویز کو دستاویز بناء دعوی پر قانوناً
ترجیح ہو یا جبکہ مدعیکو قانوناً نالش دایر کرنے سے پہلے نوٹس یعنی اطلاع نالش کے مدعا علیہ
کو دینا لازمی ہو اور نوٹس مذکور مدعا علیہ کو ندی گئی ہو یا نالش کسی خاص قانون مجریہ وقت کے
روسے دایر کی گئی ہو اور نالش مین ضروری شرایط قانون مذکور کی تعمیل نکی گئی ہو یا عرضیدعوی مین
مدعی یا مدعا علیہ بالغ قرار دئے گئے ہون اور فی الواقع مدعی یا مدعا علیہ نابالغ ہون یا نالش میعاد
تمادی عارض ہو یا نالش خلاف احکام دہرم شاستر یا شرع محمدی یا کسی قانون یا ایکٹ مجریہ وقت کے
دایر ہوئی ہو۔ ایسی حالت مین جو نقص قانونی دعوی مدعی مین ہون اونکی نسبت اول عذرات

قانونی بیان تحریری مین درج کرنا چاہیے بعدہٗ ایسے عذرات قانون جو واقعات سے ملے ہوے ہون
خواہ واقعات پر مبنی ہون (انکو) درج کرنا چاہیے اور پہر عذرات واقعاتی درج کرنا چاہیے ضرور ہے کہ بیانات
تحریری اوسقدر اختصار کے ساتہہ لکہے جائین جو بلحاظ حالات مقدمہ ممکن ہو اور باندراج دلائل
مرتب نکئے جائین بلکہ حتی الامکان اونمین صرف بیان اون واقعات کا ہو جنکو وہ فریق جسنے
بیان تحریری مرتب کیا ہو یا جسکی طرف سے بیان تحریری مرتب کیا گیا ہو نفس مقدمہ باور کرے
یا جنکو وہ تسلیم کرتا ہو یا یہہ سمجہتا ہو کہ وہ اونکو ثابت کرسکیگا ایسا ہر بیان تحریری دفعات مین تقسیم
کیا جائیگا جنپر نمبر مسلسل ثبت ہوگا اور ہر دفعہ مین جہانتک ممکن ہو جداگانہ بیان لکہا جائیگا
(دیکہو دفعہ ۱۱۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ع) بمقدمہ لچمن سہاے سنگہ بنام ہیم کشور
مطبوعہ ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۲۹۶ یہہ تجویز ہوئی کہ بیان تحریری مین دلائل نہونا چاہئے اور بمقدمہ
کیشب لعل رے بنام تری پرن مطبوعہ بنگال لا رپورٹ جلد ۳ ضمیمہ صفحہ ۱۲۱ تجویز ہوئی کہ جب ایک
بیان تحریری مین امور غیر متعلق اور نامناسب درج تہے تو عدالت نے مناسب طور پر بیان تحریری
مذکور کو مثل سے خارج ہونیکا اور جدید بیان تحریری اندر ایک ہفتہ کے داخل ہونیکا حکم دیا
اور بیان تحریری مین سواے نوعیت جوابدہی کے اور نہ کچہہ درج ہونا چاہئے - عدالت کو یہہ
اختیار نہین ہے کہ کسی نالش مین ایک شخص غیر سے جو فریق مقدمہ نہین ہے بیان تحریری
لیلے یا اوسکو بوقت سماعت مقدمہ بلا اوسکو فریق کرنے حسب دفعہ ۳۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی
کے حاضر ہونے کی اجازت دے (دیکہو سرکو چوٹی بنام بیکنٹہ چندر ستو ویکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۲
بیان تحریری پر دستخط اور تصدیق کی عبارت اوسیطرح ذیل مین لکہی جائیگی جس طرح عرضی نالش پر دستخط
کرنے اور تصدیق کی عبارت لکہنے کا حکم ہے اور کوئی بیان تحریری جسپر حسب مرقومہ بالا دستخط اور
تصدیق کی عبارت نہو عدالت مین قبول نکیا جائیگا (دیکہو دفعہ ۱۱۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۱۴
سنہ ۱۸۸۲ع) یہہ امر کہ عذرات واقعاتی کونسے ہین اس قسم کے بالکلیہ طور پر کرنا چاہئے ہر مقدمہ کے خاص
واقعات پر منحصر ہے اور اسکی نسبت کوئی قاعدہ بلا واقفیت حالات خاص مقدمہ کے ظاہر نہین

کیجا سکتی ہے بیان تحریری کی ترتیب کی نسبت ہمکو زیادہ لکھنے کی ضرورت نہین ہے جو کچھ ہمنے باب
دوم مین بنسبت ترتیب عرضیدعوی کے لکھا ہے اوس سے عذرات جو بیان تحریری مین درج ہونا چاہیے
بخوبی معلوم ہوسکتے ہین یعنی جو ہدایات کہ ہمنے عرضیدعوی کی ترتیب کی نسبت لکھتے ہین بصورت
اونکی تعمیل نہونے کے عذر پیدا ہوسکتا ہے اور ایسا عذر بیان تحریری مین درج ہونا چاہیے
بیان تحریری کے ساتھ وکیل مدعا علیہ کو جملہ ثبوت دستاویزی ہر قسم کا جو مدعا علیہ کے قبضہ یا اختیار
مین ہو اور جسپر مدعا علیہ استدلال کرتا ہو عدالت مین داخل کرنا چاہیے بموجب دفعہ ۱۳۸ مجموعہ
ضابطہ دیوانی ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء فریقین یا اونکے وکلا پر فرض ہے کہ بوقت سماعت اوّل کل شہادت
دستاویزی ہر قسم کی جو اونکے قبضہ یا اختیار مین ہو اور کل دستاویزات جنکو عدالت نے قبل سماعت
مذکور پیش ہونیکا حکم دیا ہو طیار رکہین تاکہ حسب ایماء عدالت مین داخل کئے جائین اور بموجب دفعہ
۱۳۹ مجموعہ مذکور کوئی شہادت دستاویزی جو حسب دفعہ ۱۳۸ مذکور پیش ہونا چاہئے تہی مگر پیش
نہین کی گئی کسی نوبت مابعد کارروائی مقدمہ مین نہ لیجائیگی بجز اوس صورت کے کہ وجہہ معقول نسبت
نہ پیش کئے جانے شہادت دستاویزی کے حسب اطمینان عدالت ظاہر کی جاوے اور جج یعنی
حاکم عدالت جو ایسی شہادت قبول کریگا اوسپر فرض ہے کہ اپنے وجوہات نسبت شہادت دستاویزی
بوقت قبول کرنیکے قلم بند کرے ۔ بیان تحریری مرتب اور عدالت مین معہ دستاویزات مستدلہ
مدعا علیہ داخل کرنے کے بعد وکیل کو مناسب ہے کہ اس بات کو دیکھے کہ کون کون سی درخواستین بغرض
بہبودی مقدمہ منجانب مدعی علیہ اور اوسکے فائدہ کے لئے دینا ضروری ہین اس امر کی نسبت کہ
کس کس قسم کی یا کس طور پر اور کس وقت مین اور کس مضمون کی درخواستین دینا چاہئے کوئی عام قاعدہ
بیان نہین کیا جاسکتا کیونکہ درخواستون کا عدالت مین پیش کرنا ہر مقدمہ کے خاص حالات پر منحصر ہے
بعض مقدمون مین کسی درخواست کے پیش کرنیکی ضرورت نہین ہوتی ہے اور بعض مقدمون مین
بہتیون درخواستین مختلف قسم کی بغرض فائدہ اپنے موکل کے عدالت مین پیش کرنیکی ضرورت
ہوتی ہے مثلاً بعض مقدمات مین درخواست بغرض اجازت دستخط اور تصدیق بیان تحریری

سکے جبکہ سواے مدعا علیہ کے کوئی اور شخص بیان تحریری پر دستخط اور اوسکو تصدیق کرے یا حسب دفعہ ۱۲۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی بغرض اظہار لیے جانے فریق مخالف بذریعہ چند سوالات یا بالغرض اجرائی اطلاع نامہ حسب دفعہ ۱۲۹ مجموعہ مذکور یا حسب دفعہ ۱۳۱ بالغرض اجرای اطلاعنامہ پیش کرنے خاص دستاویزات کے یا حسب دفعہ ۱۳۰ مجموعہ مذکور بالغرض طلبی مثل کے دوسری نالش یا کارروائی کی ضرورت ہوتی ہے تاہم پیش مقدمہ مین حسب موقع اور ضرورت درخواست عدالت مین پیش کرنا چاہیے اگر چند امور ضروری مدعی سے دریافت کرنا ہون یا جس حالت مین کہ مدعا علیہ کو معلوم ہو کہ مدعی مقدمہ کوئی شخص معتبر ہے اور بصورت اوسکا اظہار بحلف ہونے کے وہ صحیح حال مقدمہ بیان کریگا اور اوسکے صحیح بیان کرنے سے مدعا علیہ کا فائدہ ہوگا تو وکیل موصوف کو مناسب ہے کہ بغرض حاضری اصالتاً مدعی اور اوسکے اظہار کے درخواست عدالت مجوزہ مین پیش کرے اور اگر چند دستاویزات پیش کردہ اپنے مدعی سے تسلیم کرانے کی ضرورت ہو تو یا تو حسب دفعہ ۱۲۸ مجموعہ مذکور درخواست دیکر اطلاعنامہ تسلیم دستاویزات مذکور بنام مدعی جاری کرانا چاہیے یا اوسکے وکیل سے (اگر کوئی مقرر ہوا ہو) دستاویزات مذکور کے تسلیم کرانے کی درخواست پیش کرنا چاہیے اگر کوئی امر سہواً بیان تحریری مین درج ہونے سے رہگیا ہو تو تاریخ تنقیح تک ترمیم بیان تحریری کی درخواست دینا چاہیے اور جو دستاویزات مدعی یا کسی دوسرے شخص کے قبضہ مین ہون اونکی طلبی کی اور پھر اپنے گواہون وغیرہ کی طلبی کی درخواست عدالت مین دینا چاہیے جن درخواستون کا نمونے اوپر ذکر کیا اونکے سواے اور بہتیون اقسام کی درخواستین موافق خاص حالات مقدمہ ہوسکتی ہین مگر اونکی نسبت جبتک واقعات اور حالات مقدمہ معلوم نہون کچھہ کہا نہین جا سکتا اور یہہ امر ہر وکیل کے تجربہ اور تیز فہمی اور جودت طبعی پر منحصر ہے جہان جیسا موقع ہو درخواست دینا چاہیے -

بتاریخ فیصلہ قطعی کل ثبوت لسانی متعلق اون امور کے جنکا مدعا علیہ پر بار ثبوت ہو ترتیب وار پیش کرنا چاہیے اور اس بات کو ہم فرض کئے لیتے ہین کہ ثبوت دستاویزی منجانب

مدعا علیہ حسب ہدایات متذکرہ بالا وقت مناسب پر داخل ہو چکا ہے۔ اور جبکہ مقدمہ کی پیشی کے اوّل ہی تاریخ فیصلہ قطعی کے لئے مقرر ہو تو کل ثبوت تحریری اور زبانی بتاریخ مذکور پیش کرنا چاہئے اب ہم ترتیب مقدمہ یعنی کارروائی تحریری منجانب مدعا علیہ ختم کرکے چند ہدایات نسبت گفتگو یا تقریر منجانب مدعا علیہ کے لکھتے ہین۔

منجانب مدعا علیہ کے مقدمہ شروع کرنے اور بحث کرنے کا بہت اہم کام ہے اور مدعی کے مقدمہ شروع کرنے اور منجانب مدعی بحث کرنے سے بہت مختلف ہے بصورت آخر الذکر راستہ بالعموم صاف ہوتا ہے مگر صورت اول الذکر مین ہر طرح کی مشکل ہو بلحاظ حالات مقدمہ یا مخالف کی تیز فہمی کے پیش آسکتی ہے حائل ہوتی ہے اسوقت مین آپ کی حالت مثل ایک جنرل فوج میدان کارزار مین ہے جہان کہ افواج مخالف اور دشمن کی حالت کا دیکھنا آپ پر فرض ہے مدعا علیہ کا مقدمہ شروع کرنے مین بہت احتیاط و ہنر کا کام ہے کیونکہ مقدمہ کے چار و نطرف مشکلات ہوتے ہین اور بہ نسبت مدعی کے مقدمہ شروع کرنے کے بہت سخت اور مشکل کام ہے۔ اکثر امور جو نسبت طریقہ گفتگو کی ہمنے باب اوّل اور دوم مین بیان کئے ہین وکیل مدعا علیہ کی گفتگو سے بھی متعلق ہو سکتے ہین اور اس موقع پر اون خیالات کا جو نسبت طرز تقریر اور اختصار اور مبالغہ سے پرہیز کرنے اور استعارات کو بہت کم استعمال کرنے اور شستہ عام فہم الفاظ استعمال کرنے وغیرہ کی نسبت ہمنے اون ابواب مین بالتفصیل ظاہر کئے ہین اعادہ کرنا فضول معلوم ہوتا ہے۔

گفتگو منجانب مدعا علیہ شروع کرنے سے پہلے کل روئداد موجودہ مثل سے اپنے آپ کو ماہر کرلینا وکیل کے لئے مناسب بلکہ انسب ہے، اور نیز بحث یا تقریر وکیل مدعی کو بھی بہت توجہ اور غور سے سننا چاہئے تاکہ جب تک وکیل مدعی اپنی بحث ختم کرے وکیل مدعا علیہ اپنی بحث کے لئے اور مدعی کی بحث کی تردید کرنیکیواسطے طیار ہو جائے۔ مدعا علیہ کی گفتگو کے دو حصہ ہین یعنی اوّل اوس تقریر کی جو منجانب مدعی ہوئی ہے تردید کرنا اور شہادت پیش کردہ مدعی کے نقص ظاہر کرکے مقدمہ مدعی کو شکست کرنا اور دوم جو شہادت کہ منجانب مدعا علیہ پیش کی گئی ہے اوسکا خلاصہ بیان کرکے

اوسکو موافق قرائن اور صداقت کے دکھلانا اور جو کچھہ اوس شہادت کی تائید شہادت مدعی
سے ہوا اوسکا بیان کرنا موافق مطلب مدعا علیہ کے اب ہم اوّل یہہ بیان کرینگے کہ تقریر
وکیل مدعی کے تردید اور شہادت پیش کردہ مدعی کے نقص کسطرح پر بیان کرنا چاہیے ۔

بحث بجانب مدعا علیہ شروع کرنے مین اوّل اس بات کا تصفیہ اپنے دل مین کرنا چاہیے کہ کس
موقع پر حملہ شہادت اور واقعات مدعی پر کرنا چاہیے اور زیادہ تر گفتگو کا عمدہ ہونا اسپر منحصر
یہہ ہیچ ہے کہ کمزور مقامات مقدمہ مدعی کے بلاشک وکیل مدعا علیہ کی طبیعت کو کشش کرینگے
مگر بالعموم یہہ مناسب ہوگا کہ ایسے مقامات پر بحث کرنا ملتوی رکھا جاے کیونکہ آخر ہی وقت اثر
بہت زیادہ ہوگا اور مخالف کی عمارت کا انہدام آپکے طور پر ظاہر ہوگا - اوّل اون امور پر حملہ کرنا
چاہیے جو کسیقدر مضبوط ہون مگر ہیچ ضربات سے حملہ نکرنا چاہیے کیونکہ کوئی شخص مضبوط دیوار کو
اپنے سر کی ٹکر سے نہین گرا سکتا ہے بلکہ خلاف باتون اور خلاف قیاس امور اور جانب داری وغیرہ پر
بحث کرنا چاہیے اور اگر یہہ باتین مجتمعاً اور اونکو وکیل مدعا علیہ عمدہ طور سے گرفت کرکے
اونہین لیاقت کے ساتھہ بحث کرے تو ممکن ہے کہ بنیاد جسپر کل عمارت مجانب مدعی قایم کی گئی ہے
ہل جاوے - اگر وکیل مدعا علیہ نے اپنا کچھہ مطلب بذریعہ سوالات جرح کرلیا ہے تو وہ اس نوبت مقدمہ
مین بہت کارآمد اور بےبہا ہوگا مگر مدعا علیہ کیجانب سے تقریر اوّل مخالف کے مقدمہ کے کمزور کرنے
مین استعمال ہونا چاہیے قبل اسکے کہ وکیل مدعا علیہ اون قوتون کو جنکو اوسنے بطور ثمرہ اپنے
سوالات جرح کے رکھہ چھوڑا ہے کام مین لاوے مدعا علیہ کیجانب سے مقدمہ شروع کرنے مین بحث
کرنا بہت کارآمد ہوتا ہے اس سے یہہ غرض نہین ہے کہ ایک جداگانہ واقعہ حجت سے شکست ہو
سکتا ہے بلکہ مراد ایک سلسلہ واقعات سے ہے جنمین بعض واقعات صحیح اور بعض جھوٹے ہوتے
اور جو باہم گر شکست ہوسکتے ہون اور بعض اوقات دیکھنے مین آیا ہے کہ ایسے واقعہ وہ مشکل
سے مقدمہ کے گوشت کو کہا گیا ہے اور اگر آپ یہہ دکھلا سکین کہ بفرض کل واقعات صحیح ہونیکے
اونسے مدعی کا مقدمہ ضرورتاً ثابت نہین ہوتا تو آپکو اپنا مقدمہ ثابت کرنیکی ضرورت نہوگی -

(دیکھو ہیرس صاحب کی ہدایات فن وکالت طبع ہفتم صفحہ ۱۹۳) جب اپنے مخالف یعنی مدعی کے مقدمہ کے مضبوط اجزا پر وکیل مدعا علیہ بحث کر چکے اور کمزور اجزا مقدمہ مدعی تک پہونچے تو اوس وقت سختی اور تیزی سے حملہ نکرنا چاہئے بلکہ عمدہ شستہ الفاظ کے ساتھ بحث کرنا چاہئے کیونکہ جیسا کہ ہمنے پیشتر بیان کیا ہے کہ ملایم اور شایستہ طرز تقریر بہ نسبت تیز رقت انگیز تقریر کے بہت زیادہ پر اثر ہوتی ہے اگر مخالف کی تردید چند امور مین عمدہ اور برجستہ الفاظ مین اور سہولت اور اثر پذیر طریقہ سے کیجائے تو سننے والا یعنی حاکم عدالت کو ضمناً یہہ ترغیب ہوگی کہ بلحاظ اکثر دیگر امور کے بھی جنکی تردید نہین کی گئی ہے وکیل مدعا علیہ کی بحث صحیح ہوگی اور یہہ بات قابل یاد رکہنے کے ہے کہ زیادہ تر باقوت اور معتبر واقعات کمزور اور ناقص واقعات کے ساتھ ملنے سے کمزور اور ناقص ہوجاتے ہین اور یہہ مشہور مسئلہ تخم تاثیر صحبت کا اثر واقعات سے ویسا ہی متعلق ہوسکتا ہے جیسا کہ انسانون سے متعلق ہے - اگر کوئی گواہ مدعی بگڑ گیا ہو تو اوسکی شہادت کی نسبت جلد بیے زور شور کے ساتھہ بحث نہین کرنا چاہئے بلکہ مدعی کے گواہون کی تردید اور نکتہ چینی کے آخر مین اوسکی نسبت یکایک بحث کرنا چاہئے اور جو کچھہ کہ اوس گواہ نے مدعا علیہ کے مفید مطلب کہا ہے اوس سے وکیل مدعا علیہ کی بحث کو تقویت اور تائید ہوگی اور ایسی صورت مین وکیل مدعا علیہ اپنے مخالف کے گواہون سے اپنا مقدمہ ثابت کریگا اور اگر ایسا موقع ہو تو بلاشبہہ یہہ بہت عمدہ طریقہ کامیابی کے ساتھہ مقدمہ ختم کرنیکا ہوگا - اقبال مین (جیسے کہ تعریف اس لفظ کی دفعہ ۱۷ - ایکٹ شہادت نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۲ع مین ہوئی ہے) اوس فریق کے مقابلہ مین جسنے اقبال کیا ہو ایسی قوت ہوتی ہے جو اور کسی قسم کی شہادت مین بجز شہادت دستاویزی کے نہین ہوتی - جیسا کہ ہمنے ایک دوسری جگہ پیشتر بیان کیا ہے کہ بُری اسپیچ سے بہت عمدہ مقدمہ بعض وقت کمزور ہوجاتا ہے اور مقدمہ کی نسبت بادی النظر کی راے بلحاظ اوس گفتگو کے جسکے ذریعہ سے وہ پیش کیا جائیگا قایم کی جائیگی لہذا وکیل پر فرض ہے کہ اپنی تقریر کا اسلوب بہتر کرنے کہ اوسکی ہوکل کے مقدمہ

کی نسبت شروع ہی مین عمدہ خیال سننے والیکو ہو جاوے کیونکہ خیالات اولین باسانی
رفع نہین ہوتے ہین۔ اور عمدہ اسپیچ سے کمزور مقدمہ مین بھی کچھہ عمدگیان اسپیچ کی اتفاقی
ہین تجربہ سے دیکھا گیا ہے کہ بہت سے مقدمات منجانب مدعا علیہ کے شروع گفتگو کے
ذریعہ سے فتح ہوئے ہین اور جب لائق وکیل مدعا علیہ نے لیاقت کے ساتھہ گفتگو کی تو ایسا
معلوم ہوا کہ گویا ہر شے اوس گفتگو کے سامنے سے دور ہو گئی اور ایک صاف کشادہ میدان
واسطے اوس شہادت کے جو بعدہ بیان کی گئی رکھا گیا تھا اور یہہ کہا جاسکتا ہے کہ اگر
ایک دفعہ مدعا علیہ کے وکیل نے اپنی گفتگو مین جج یعنی حاکم عدالت کے دل پر اثر کر دیا تو
مقدمہ قریب کامیابی کے ہو جاتا ہے اور شہادت منجانب مدعا علیہ صرف بطور ضمیمہ کے تائید
اوس رائے کے جو عدالت قایم کرنیوالی ہو معلوم ہو گی یہہ سچ ہے کہ بہ نسبت بحث کے
واقعات مین زیادہ تر قوت ہوتی ہے مگر جب بحث اور فصاحت ایک واقعہ کی جو پوری طور پر
صحیح نہین ہے گرفت کرلین تو وے اوس واقعہ کو بالکل نیست و نابود کر دینگی اور واقع مذکور مثل
حباب یعنی ہبولہ کے غائب ہو جائیگا۔ دوران تقریر منجانب مدعا علیہ مین جواب مدعی کا ہر وقت
وکیل کو خیال رکھنا چاہیے اور اپنے دلائل کو اسطور سے بیان کرنا چاہیے کہ جواب فریق ثانی سے
جہان تک ممکن ہو اونکو بہت کم ضرورت ہو بیجا جھوٹ گفتگو سے ہمیشہ پرہیز کرنا چاہیے کیونکہ
ایسی گفتگو کرنا بالکل خلاف پیشہ اور خلاف شان وکالت ہے اور سوائے اسکے اوس سے
مقدمہ مین کبھی کسی صورت مین کامیابی نہین ہو سکتی ایک لائق تقریر کرنیوالا بعد چند ضروری اہم
مگر دلچسپ اور برجستہ فقرات کے اپنے سامعین کے تجسس کو کسی ایسے مقولہ سے تحریک دیگا
جس سے یا تو سامعین کی طبیعت بہت خوش ہو گی یا کسی حصہ مقدمہ پر جسکی طرف توجہ نہین
ہوئی تھی بہت زیادہ روشنی پڑ جائیگی اور منجملہ بڑے اصولون فن وکالت کے ایک اصول پر اہم
اثر تو توجہ مائل کرنیکا ہے اور ایک نئی تشبیہ یا ایک اصلی مقولہ یا ایک عمدہ برجستہ فقرہ
ایک عمدہ غور کے ہوئے اسپیچ مین ذریعہ اسکے نتیجہ کے لئے ہین۔

وکیل مدعا علیہ کا دوسرا فرض اپنے مخالف کے مقدمہ کے کمزور امور کو طے اور مضبوط امور پر عمدہ ترتیب کے ہوئی بحث سے حملہ کرنے کے بعد یہہ ہے کہ اپنے خاص واقعات کو پیش کرے اور بوقت واقعات مذکور پیش کرنے کے یہہ خیال رکھے کہ واقعات مذکور بلحاظ قراین مقدمہ کے ترتیب وار پیش ہونا چاہئے بعض وکلا اس قاعدہ پر توجہہ نہین کرتے ہین مگر ایسی عدم توجہی ایک بہت بڑا نقص ہے اور اس سے بعض اوقات مقدمہ بگڑ جاتا ہے ممکن ہے کہ اونہین واقعات کو ایسی بری طرح ترتیب دیجائے کہ جو حالات تائیدی ہون وہ نہایت خلاف قراین پیدا کردین مگر خلاف اسکے اگر واقعات عمدہ اور لیاقت ترتیب کے ساتھہ پیش کئے جائین تو حسب دلخواہ نتایج پیدا ہونیکی امید قوی ہوسکتی ہے اس موقع پر مدعا علیہ کی شہادت کی عمدگی زیادہ تر ترتیب پر منحصر ہے اور یہہ ضرور نہین ہے کہ شہادت مدعا علیہ بہت عمدہ روشنی مین رکھی جائے بلکہ اوسکو اسطور سے رکھنا چاہئے کہ اوسکی ترتیب کی وجہہ سے جہان تک ممکن ہو مخالف کی شہادت تاریکی مین جا پڑے اور اپنے واقعات کو ہر نوع مضبوطی اور قوت کے ساتھہ ایسی ترتیب دیکر وکیل مدعا علیہ کو دکھلانا چاہئے کہ واقعات مذکور زیادہ تر صحیح اور واقعی اور بیساختہ بلحاظ حالات گرد نواح کے معلوم ہون جب کسی ایسی شہادت پیش کردہ مدعی پر بحث کرنا ہو جسمین بری طرح مبالغہ کیا گیا ہو یا جو بالکل ناموزون ہو تو ایسی شہادت پر طوالت کے ساتھہ گفتگو کرنا چاہئے بلکہ بہت مختصر الفاظ مین شہادت مذکور کا خلاف قیاس ہونا دکھلانا چاہئے اور اسیطرح اگر کسی گواہ نے حلفا خلاف تجربہ انسانی کے کوئی بیان کیا ہو تو یہہ ضرور نہین ہے کہ گواہ مذکور کی بیوقعتی ہونیکی نسبت طول طویل تقریر کیجائے بلکہ چند مختصر چیدہ الفاظ مین گواہ مذکور کے بیان کا خلاف قیاس اور خلاف تجربہ انسانی اور خلاف قراین مقدمہ دکھلانا کافی ہوگا گفتگو کیوقت کسیطور پر کوئی اظہار تکلیف و محنت کا نہونا چاہئے اگر گواہان مدعا علیہ معزز ہون تو وکیل کے لئے بار بار اور بہت زیادہ اونکی عزت کا اظہار کرنے سے اونکی عزت کم کرنا چاہئے کیونکہ ایسے گواہان کا معمولی طور پر معزز ہونا عدالت خود بادر کریگی اور یہہ نہ مشہور چال چلن کے لئے مثل مشتبہ خوبصورتی کے بہت زیادہ بہادینے کی ضرورت ہوتی ہے جبکہ ایک

اچھے نیک گواہ سے اوسکے چال چلن کی نسبت سوال جرح کئے جاوین تو سوال جرح سے ایسا
اچھا نتیجہ پیدا ہوتا ہے کہ گویا فریق مخالف نے اوسکی تصدیق کی انسان کے لئے کثرت تعریف
و توصیف بہت بری ہوتی ہے اور کسی شخص کی نسبت نا ممکن طور پر ٹھیک کہنا داخل بری وکالت ہے
اپنی شہادت کو اس غرض اور ایسی ترتیب کے ساتھہ پیش کرنا چاہئے کہ اوسکا اثر ہو گو یہہ بات اظہر
من الشمس ہے مگر بعض اوقات دیکھا گیا ہے کہ تجربہ کار وکلا مین بھی مثل نا تجربہ کارون کے یہہ بات
پوری طور پر نہین پائی جاتی محض تجربہ جیسا کہ ہمنے باب اول مین بیان کیا ہے کسی شخص کو کامل یا
پورا وکیل بنا دینے کے لئے کافی نہین ہے پس اگر وکیل مدعا علیہ اپنی گفتگو مین اپنی شہادت کو عمدہ طور و
ترتیب دیکر بیان کریگا تو اوسکی گفتگو سے ایسا اثر پیدا ہوگا جو باسانی مٹ نسکیگا اور ممکن ہے
کہ مقدمہ کے شروع کرتے ہی اوسکی کامیابی کا اثر عمدہ پیدا ہو جاوے تجربہ مین دیکھا گیا ہے کہ
اگر بعض اوقات مدعی کا مقدمہ کسیقدر اچھا بھی ہوا اور مدعا علیہ کیجانب سے مقدمہ مین وکالت
زیادہ عمدہ طور پر کیگئی تو مدعا علیہ کے حق مین مقدمہ فیصل ہو گیا ہے عمدہ افتتاحی تقریر کی گفتگو مین جملہ
مختصر کا استعمال کرنا چاہئے اور اگر استعمال [illegible] کیا جائے تو ایسا ہو مختصر ضرور فضول و عبارات
کو زیب و زینت دینے کے کام مین لانا چاہئے وکیل مدعا علیہ کو اپنے شہادت کا خلاصہ بیان
کرنے مین اوس گفتگو کا اعادہ کرنا چاہئے جسمین [illegible] شہادت مدعی کی تنقید یا تنقیص ہو اور
منصفانہ کے ساتھہ بغرض [illegible] اور [illegible] ہونیکی ہے اور اگر وکیل مدعا علیہ نے
شہادت مدعی کی نسبت نکتہ چینی اور نقص نکالنے مین موافق ہدایات مذکورہ بالا انصاف و خوش اسلوبی کے
ساتھہ بھی اپنا فرض ادا کیا ہے تو جس وقت شہادت کو وکیل موصوف نے اپنی گفتگو کے ذریعہ
پیش کر دیا ہے وہ ہمیشہ کو کبھی گذر چکی ہے اور وکیل موصوف کے لیے صرف اوسقدر [illegible]
نسبت گفتگو کرنا باقی رہگیا جسکا جواب دینا شہادت مدعا علیہ سے ضرور ہو اور اس [illegible]
موصوف کے فواید مباحثہ عمل مین لائے اور تردید کے ساتھ شہادت کا مقابلہ کرنیکا بہت
گنجایش ہے چونکہ بعد بحث منجانب مدعا علیہ کے مدعی کا جواب ہوگا پس وکیل مدعا علیہ کو مناسب

کہ اون امور کا بلاشبہہ تخمینہ کرلیوے جو اوسکے خلاف پیش کئے جائین اور اگر وکیل موصوف کو کچھہ انسانی چال چلن اور طریق عمل کا علم ہے تو اوسکو معلوم ہوجائیگا کہ کونسے امور کا اوسکے مخالف کے دل پر اثر ہوا ہے وکیل موصوف کو لازم ہے کہ اون امور کو جنکی شکست کرنے کے جواب مین غالبًا کوشش کی جائیگی بہت زیادہ تقویت دیوے اور اپنی شہادت کی اون اجزا کو جو بخوبی ثابت ہوئے ہین اور جنپر فصاحت کا اثر نہین پہونچ سکتا ہے مضبوطی کے ساتہہ صاف طور پر دکھلاوے اگر وکیل موصوف نے توجہہ اور ہوشیاری کے ساتہہ کام کیا ہے تو اوسکے مخالف کے کسی حملہ سے اوسکو خوف کرنیکی ضرورت نہوگی اور اگر مخالف نے مدعا علیہ کے مقدمہ مین کوئی ایسا نقص اور ضعف دیکھہ لیا ہے جسکو خود وکیل مدعا علیہ نے نہین دیکھا تہا تو جب مخالف یعنی مدعی کا وکیل جواب دیگا تو اوسوقت بیچارے مدعا علیہ کے لیئے قریبًا ایک قسم کی مصیبت ہوگی پس وقت شروع پیروی مقدمہ سے اخیر گواہ کے تک اظہار ہونے تک نہایت ہوشیاری اور توجہہ کی منجانب وکیل کے ضرورت ہے دوران بحث مین کسی امر یقینی کی نسبت زیادہ بحث کرنیکی ضرورت نہین ہے صرف مختصر طور پر اونکا ظاہر کردینا کافی ہے اور کوئی بات خلاف واقع یا خلاف روئداد مثل بوقت تقریر زبان سے نہ نکالنا چاہیے اور کل قوانین کا جیسا کہ مفید ہوئی اور بیان تحریری وغیرہ مرتب کرنیکے وقت لحاظ رہنا چاہیے ویسا ہی تقریر کے وقت بہی لحاظ رہنا چاہیے وکیل مدعا علیہ کو اپنی گفتگو نہایت شستہ برجستہ چیدہ اور عمدہ الفاظ کے فقرہ کے ساتہہ جو وکیل موصوف بناسکے ختم کرنا چاہیے بالعموم سامعین کا خیال ہوتا ہے کہ جو گفتگو عمدہ طور پر ختم ہوئی وہی عمدہ گفتگو ہے اور یہہ بہی بات قابل لحاظ ہے کہ گفتگو مختص الفاظ ہی پر مشتمل نہین ہے بلکہ گفتگو ایسی ہونا چاہیے کہ جس سے خیالات کا سلسلہ معلوم ہوتا ہے اور جو تصویر کہ وکیل کے خیالات اور دل مین ہو اوسکو عمدہ طور پر اونہین رنگون کے ساتہہ وکیل موصوف عدالت کو دکھلا سکے مدعا علیہ کیطرف سے پیروی مقدمہ کا یہی طریقہ ہے اور اگر عمدہ طور پر نوجوان اور جدید ناتجربہ کار وکلا اون ہدایات پر عمل کرین تو اونکو مدعی کے جواب کے خوف کرنیکی ضرورت نہوگی اور اسمین تو کچھہ شبہہ ہی نہین ہے کہ وہ دکھا دیگا

ناتجربہ کار ہونا عدالت کو ہرگز ظاہر نہ ہوگا ۔

باب چہارم جواب مدعی کا

جواب بڑے مطلب کا ہوتا ہے اور گو بعض اشخاص جواب پر بہت اعتبار نہین کرتے ہین مگر جن لوگون کو عمدہ قوت بیانیہ حاصل ہے اور جواب سے فایدہ پورے طور سے اوٹھا سکتے ہین اونکو جواب پر بے اعتباری نہین ہوتی ہے جواب کا استحقاق جو از روے قانون دیا گیا ہے بہت بیش بہا ہے اور سب سے اول امر جواب مین قابل لحاظ یہہ ہے کہ جج کی توجہہ پورے طور پر مائل کیجاے اگر جج وکیل کی راے کے موافق راے نسبت قانون اور واقعات کے قایم کرے تو کچہہ شبہہ نہین کہ فیصلہ وکیل موصوف کے مفید مطلب ہوگا مگر جس حالت مین کہ جج وکیل مدعی کے خلاف راے قایم کرے تو بھی وکیل موصوف پر فرض ہے کہ باوجود اوسکے مخالف راے ہونے کی اوسکی راے اپنی حق مین تبدیل کرنیکی کوشش کرے اور یہی مقصد جواب کا مثل دیگر کارروائیات مقدمہ کی ہے اس شاخ پیشہ وکالت مین فن تقریر اور بحث منطقی اور فصاحت بلاغت سب کی ضرورت ہے اور اس بات کو ہم قیاس کرتے ہین کہ ناظرین نے ان باتون کو بخوبی مشق کر کے حاصل کر لیا ہے اور اگر نہین کیا ہے تو اونپر فرض ہے کہ اپنے پیشہ کی ترقی کی غرض سے پوری توجہہ کر کے ان باتون کے حاصل کرنے مین بہت محنت کرین تجربہ سے دیکہا گیا ہے کہ فن تقریر کی ترقی کرنے مین کوشش کما ینبغی نہین کیجاتی ہے اور اس فن کو لوگ ذریعہ ترقی وکالت کا تصور نہین کرتے ہین مگر یہہ امر واقعی ہے اور ہر شخص جانتا ہے کہ بہت عمدہ گویا بالعموم بہت کامیاب وکیل ہوتا ہے اور اگر کوئی شخص جج کے روبرو گفتگو کرتے وقت اپنے اور اپنے مقدمہ کی حیثیت کو ترقی دینا چاہتا ہے تو اوسکو سمجہہ لینا چاہئے کہ جسقدر عمدگی سے وہ گفتگو کریگا اوسیقدر اوسکی اور اوسکے مقدمہ کے لئے بہتر ہوگا فن تقریر پوری طور پر حاصل کرنے کے لئے وکیل کو جسقدر محنت اور مشق ہو سکے کرنا چاہئے عمدہ تقریر کرنا گویا کامیاب ہونا ہے اور جسقدر کوئی وکیل عمدہ تقریر کریگا اوسیقدر میدان مین وہ اپنے رقیب سے بہت کم پائیگا بہت انہی کی کوشش وکیل کو یہہ کرنا چاہئے کہ عدالت

اوسکے کہنے پر اعتبار کرے اور اس نتیجہ کے حاصل کرنے کے لئے وکیل کو اوّل یہہ لازم ہے کہ
عدالت کو اس بات کا یقین دلا دے کہ وہ اپنے آپ پر اعتبار کرتا ہے اس سے یہہ غرض نہین ہے
کہ وکیل مین بیجا خود اعتباری یا خود پسندی ہو بلکہ ایسی خود استدلالی سے غرض ہے جو پر جوش
اور بلا تصنع ہو اور اس قسم کی مناسب خود اعتباری بہت بڑی قوت ہے اور اوس سے کوشش
کو ہمیشہ اسقدر تقویت ہوتی ہے جو وکیل اپنے آپ مین اور اپنے مقدمہ مین اعتبار رکھتا
اوسکے کامیاب ہونیکی بہت زیادہ امید ہوتی ہے - ویٹلی صاحب فرماتے ہین کہ اگر وکیل
عدالت کو صرف اپنے ہی بالعموم دیانت داری کے طور و طریق کو باور نکراوے بلکہ اس بات کو بھی
باور کراوے کہ وکیل موصوف کو اپنے موکل کے مقدمہ صحیح ہونیکا صدق دل سے یقین کامل ہے
تو اس سے اوسکی تقریر کو بہت بڑی وقعت ہوجائیگی کیونکہ ایسی صورت مین وکیل موصوف بمنزلہ ایک
گواہ مقدمہ کے متصور ہوگا اور اکثر تجربہ کار وکلا کامیابی کے ساتھہ اسطور پر عمل کرتے ہین اور
پورے اعتقاد اور مضبوط طبیعت کے طریق اور عبارت کو اختیار کرتے ہین - جواب شروع
کرنے مین مخالف وکیل پر یا موکل خواہ اوسکے کارندہ یا مختار پر حملہ نکرنا چاہیے کیونکہ وکیل
مدعیکا مقصد مخالف کے مقدمہ شکست کرنیکا ہے نہ کہ خود مخالف کی شکست کرنیکا اور سوا
اسکے گالی دینا نہ داخل بحث ہے اور نہ داخل وکالت اور ذاتی حملہ محض دشنام دہی سے
بجز اس صورت کے کہ حملہ مذکور کسی گواہ کے اعتبار مین فرق ڈالنے کی غرض سے گواہ مذکور کی
شہادت کی نسبت بحث کرتے وقت کیا جائے بحث مین جائز تقریر سے کبھی تجاوز نکرنا
چاہیے اور ذاتی حملہ سے ہمیشہ پرہیز کرنا چاہیے عدالت کی توجہ اپنے موکل کیطرف رجوع
کرنا اوس طریقہ پر منحصر ہے جس سے وکیل عدالت کے روبرو بحث کرے اور پیروی مقدمہ مین
سرگرمی اختیار کرنا اکثر نہایت مفید پڑتا ہے ایسے ایک دو فقرہ شستہ عبارت مین کہ جس سے
بلا اظہار واقعی کی یہہ نمایان ہوجاوے کہ وکیل کو اپنے آپ مین اور اپنے مقدمہ کے سچے
ہونے مین پورا اعتبار ہے عدالت کی توجہ مائل ہونے کے باعث ہو سکتے ہین اگر وکیل

اسبات مین کامیاب ہوگیا تو یہہ اقرب الیقین ہے کہ اوسکی ہر بحث مین جو امور متعلق
کی ہو بحث مذکور کا اثر تنقیح طلب کے ساتھہ ہو وقعت ہوگی اسکے بعد وکیل پر اسبات کا لحاظ
رکھنا فرض ہے کہ اوسکی اسپیچ ترتیب و درستی کے ساتھہ ہو اور جیسا کہ ہمنے پیشتر بیان کیا ہے
کوئی تقریر بلا ترتیب و درستی کی عمدہ تقریر نہین ہوسکتی بحث کو اسطور پر ترتیب دینا چاہئے
کہ جسطور پر وکیل سلسلہ واقعات کا بیان کرے عدالت یہہ دیکھہ سکے کہ اوس سلسلہ مین کونسا
واقعہ بعد کو وکیل بیان کریگا اور ایسا سلسلہ صحیح معلوم ہوگا کیونکہ ایک واقعہ دوسرے واقعہ کے
بعد بالکل قدرتی طور پر گفتگو مین آجائیگا ۔ یہہ تو ظاہر ہے کہ وکیل مدعا علیہ مقدمہ پر بحث کرچکا ہے
اور اوسنے اپنے خاص واقعات روشنی مین اور واقعات مقدمہ مدعی کے جہان تک اوس سے
ممکن ہوا تاریکی مین کردئے ہین اور بعض واقعات مدعیکو خراب اور بعض کو شکست کردیا ہے
پس ایسی صورت مین وکیل مدعیکو مناسب ہے کہ جواب کی تقریر مین مثل وکیل مدعا علیہ کے مدعا علیہ
کے واقعات کی نسبت وہی طریقہ اختیار کرے بلکہ تاریک مقامات پر روشنی پہیلاکر اپنے
واقعات کو تہوڑی دیر کی تاریکی سے نکال لیوے ۔ جواب مین اول مخالف کے مقدمہ کی تردید
کرنا چاہئے ۔ کیونکہ مخالف کے مقدمہ کا جج کے دل پر اثر تازہ ہوتا ہے اور بہت عمدہ وقت مخالف
کے مقدمہ کی نسبت بحث کرنیکا پیشتر ضرور ہے تاکہ ایسا نہو کہ اوسکا اثر زیادہ ہوجاوے اور
بحث جوابی مین چہوٹے چہوٹے اختلافات یا امور غیر اہم مقدمہ پر بحث نکرنا چاہئے غیر اہم اور
خفیف نکتہ چینیون سے اسپیچ بے مزہ ہوجاتی ہے اور بیوجہہ مقدمہ مین بعض اوقات ضعف آجاتا ہے
اور ایسے وکیل کی نسبت یہہ خیال حاکم عدالت کو پیدا ہوسکتا ہے کہ اوسکے پاس بحث کا
عمدہ سرمایہ نہین ہے اور جب تک کہ وکیل اہم امور پر بحث کرنیکے لئے پہونچیگا اوسوقت
تک بہت سا اثر اوسکی گفتگو کا جاتا رہیگا ۔ جواب مین وکیل کے لئے بہ نسبت شہادت گواہان
کے اوس اثر پر جو شہادت مذکور سے پیدا ہو یا اصل ثبوت پر بحث کرنا زیادہ مناسب
ہوگا اگر بجائے صداقت بیانی گواہ کے گواہ مذکور کی شہادت کے اثر پر بحث کیجاوے اور اسی

طرح جبکہ کسی گواہ کے اعتبار پر حملہ کرنیکے اوسکی صحت بیانی اور حافظہ اور قوت تمیزہ کی نسبت
حجت کیجاے تو بہت بہتر ہوگا کیونکہ اکثر اوقات عدالت نے متعلق گواہ کی نسبت حلف
دروغی کا مرتکب ہونا باور کرنا پسند نہین کرتی اور نہ کسی شخص کے چال چلن پر دھبا لگاے
جانے سے خوش ہوتی ہے ۔ بہت عمدہ طریقہ خلاف کے گواہ کی بادرنگی جانے کے عدالت سے
استدعا کرنیکا یہہ ہے کہ عدالت کی توجہہ اپنی ایک یا دو ایسے گواہون کی شہادت کی جانب
مائل کیجاے جنکی شہادت قرین قیاس اور مقدمہ کے حالات اور قراین کے موافق ہو ۔
گواہ کی کیفیت قلبی یا طبعی پر پوری توجہہ کرنا چاہئے اور اوسسے بالکل بے توجہی کبھی نکرنا
چاہئے مثلاً ممکن ہے کہ ایک شخص مین تعصب بکثرت ہوا اور اوسکے بیان سے تعصب مترشح
ہوتا ہو اور ممکن ہے کہ ناسمجھ وہ اپنی راے مین اوس شے کو دیکھتا ہو جسکو وہ فی الواقع نہین دیکھتا
ہے ۔ قراین بہ نسبت ممکنات کے زیادہ قوی ہوتے ہین اور اونکو بالعموم زیادہ وقعت دیجاتی
ہے لیکن گفتگو ہوائی مین قراین بہت بیش بہا ہوتے ہین اور اونسے جہان تک ممکن ہو پورے
طور پر فائدہ اوٹھانا چاہئے وہ مواقع جو گواہ کو اون معاملات کے جنکی وہ شہادت دیتا ہو
جاننے اور دیکھنے کے حاصل تھے اور نیز ذریعہ راے قایم کرنیکے بہت ضروری اور قابل لحاظ
ہین اور ان سب باتون کو مختصر اور شستہ بحث مین روبرو عدالت کے بغرض عدالت
کی راے خلاف فریق مخالف کر دینے کے پیش کرنا چاہئے بالا اسکے کہ عدالت سے شہادت نا درست
ہونا تصور کرنیکی استدعا کیجاے جسوقت وکیل مدعی مخالف کی شہادت پر نکتہ چینی کرے
اوسوقت وکیل کو مناسب ہے کہ اون امور اہم کو جنکی نسبت گواہان مخالف ایک دوسرے
کی تردید کرتے ہین یا جنمین باہم گواہان مذکور کے بیان مین اختلاف اہم ہے اور نیز وہ قرائن
جو فریق مخالف کے مقدمہ کے خلاف ہین روبرو عدالت کے ظاہر کرے اور بعد شہادت
گواہان مخالف ہو چکنے کے بعد دیگرے بحث کرنے کے اپنا خاص ثبوت پیش کرے اور اپنے مقدمہ
کو پوری طور پر اور مطابق حالات کے دکھلا دینے ۔ ہمیشہ اور بالخصوص اس موقع پر

گفتگو بہت مختصر ہونا چاہئے اگر وکیل مدعی کو گویائی کا فن حاصل نہین ہے تو مختصر کہنا نہایت اچھا ہوگا کیونکہ بے تعلق اور بے سروپا گفتگو اچھی نہین ہوتی اور اگر وکیل موصوف گویا ہو تو بھی اوسکو مختصر گفتگو کرنا چاہئے کیونکہ گویائی کی تعریف یہی ہے کہ تہوڑے سے الفاظ مین بہت سے خیالات ظاہر کئے جاوین وکیل کے لئے جیسا کہ ہمنے بیشتر کہا ہے صرف اسقدر ضرور ہے کہ اپنے واقعات کو اسطور پر بیان کرے کہ وے بہت عمدہ اور صاف وصریح طور پر ظاہر ہون اور ہر ایک امر واقع کو علٰحدہ علٰحدہ اور جداگانہ صورت مین ترتیب دیکر بیان کرنا چاہئے اور بعد اپنے واقعات کو بالتفصیل علٰحدہ علٰحدہ اور عمدہ طور پر بیان کرنے کے وکیل پر فرض ہے کہ کل واقعات کو یکجا کر کے دکھلا دے معمولی رواج کے فقرات اور پرانے دقیانوسی مسائل جو بوجہ عام استعمال کے بازاری گفتگو سے صرف ایک ہی درجہ کم ہین استعمال نکرنا چاہئے کیونکہ اونکے استعمال سے تقریر مین ایک قسم کا ضعف آجاتا ہے اور وکیل مین اصلی طبیعت کے عدم موجودگی ظاہر ہوتی ہے اس کہنے سے یہہ غرض نہین ہے کہ تمثیل سے قطعی متنفر کرنا چاہئے بلکہ فصیح زبان کے لئے تمثیل کو گفتگو مین لانا بغرض اپنے خیالات کو قوت وزور کے ساتھہ ظاہر کرنے کے بہت ضروری ہے مگر ہماری غرض یہہ ہے کہ تمثیل اصلی اور وکیل کے طبعزاد ہونا چاہئے۔ ایسے استعارات اور تشبیہ جنکو بالعموم لوگ استعمال کرتے ہین اور جن سے سامع بخوبی واقف ہے بہت کم قوت ہوتی ہے اور جو تمثیل اصلی اور برجستہ ہوگی وہ ہمیشہ خوشگوار اور زوردار ہوگی۔ جیسا کہ ہمنے بیشتر بیان کیا ہے عدالت سے صریح طور پر رحم یا ہمدردی کی خواہش کرنا بالکل بیجا ہی اور نیز خلاف شان پیشہ وکالت ہے بلکہ فن وکالت کے یہہ معنی ہین کہ واقعات ایسے عمدہ طور پر پیش کئے جاین کہ عدالت کو اوس وکیل کے موکل کی نسبت جو اس طور پر واقعات پیش کرے رحم کرنیکی ترغیب ہو اور اسیطور سے تعصب پیدا کرنیکی گفتگو مین کوشش کرنا بہت بری بات ہے اور اسکو صرف وہی شخص عمل مین لاتا ہے جسکا اور کسی ذریعہ سے

مطلب پورا نہین ہو سکتا ہے اور اسکے سوائے حاکم عدالت جسکی بالعموم خواہش انصاف
کرنیکی ہوتی ہے ایسے عمل کو پسند نہین کرتا ہے اور اوس وکیل کو جو ایسے عمل کرتا ہے لائق
وکیل نہین سمجھتا ہے -

جواب بہ قلیل اللفظ وکثیر المعنی ہونا چاہئے اور نیز باتہذیب اور مستقل طور کا ہونا چاہئے جواب
کی شایستگی مین اوسکی قوت ہی ہے سختی عبارت ہمیشہ کمزور ہوتی ہے اور بہت بلند آواز کی
تکرار غایت درجہ ایک شوریدہ چیز ہے جس سے بجائے اسکے کہ تقریر کرنیوالے کی تقریر سننے والے کے
کان مین جمع ہو جھنجھناہٹ ہو جاتی ہے جب فطرتی اندازہ سے زیادہ آواز ہو تو آواز عمدہ اور موافق
اندازہ کے نہین ہو سکتی اور عمدہ موافق اندازہ آواز فصاحت کا نغمہ ہوتی ہے اور
اوسکا اثر دوران دعوت بحث مین تواضع وتکریم کا ہوتا ہے (دیکھو مرسن صاحب کی
ہدایات فن وکالت طبع ہفتم صفحہ ۱۰۸) -

عمدہ گفتگو کرنے والے کی حرکات وسکنات طبعی اور معقول موافق اوسکی حالت کے ہوتے
ہین اور ناتجربہ کار گفتگو کرنے والے کی کوئی حرکات وسکنات معقول نہین ہوتے ہین
سوائے ان ہدایات کے جو کہ اس باب مین بیان کئے ہین اور بھی اکثر ہدایات جو کہ
ابواب سابق مین نسبت طرز وطریق گفتگو اور مختصر عام فہم عبارت استعمال کرنے
اور مبالغہ سے پرہیز کرنے اور استعارات کو بہت کم استعمال کرنے اور بحث کو روداد
موجودہ مثل پر محدود کرنے کے بیان کیا ہے وہ جواب کی بحث سے بھی متعلق تصور
کرنا چاہئے -

جواب کی گفتگو کا خاتمہ عام فہم اور پسندیدہ اور دلربا اور مؤثر اور شستہ الفاظ مین ہونا
چاہئے خاتمہ کلام کے لئے مناسب ہے کہ دلپذیر اوسکی مرغوب یا ورجا ودانی اور
اوسکی ترکیب عمدہ اور معقول اور مختصر ہونا چاہئے جیسے کہ مقدمہ کی تمہید چند عمدہ منتخب
الفاظ سے بغرض سامع کی توجہ مائل کرنیکو ہونا چاہئے اسی طور پر خاتمہ تقریر کا بھی

مقصد ہے کہ اوسکے لئے جج کے دلپر یہہ اطمینان رہے کہ اوسکی توجہہ عمدہ طور پر مائل ہوگئی تہی -

باب پنجم درباب پیروی مقدمہ منجانب مستغیث

ہرگاہ ممکن ہے کہ بعض ہمارے ناظرین کی خواہش وکیل سرکار ہونیکی ہو یا اونکو مقدمات فوجداری مین روبرو عدالتہاے فوجداری منجانب مستغیث پیروی کرنیکا موقع ملے لہذا چند ہدایات نسبت پیروی مقدمہ منجانب مستغیث روبرو عدالتہاے فوجداری ذیل مین لکھے جاتے ہین ۔

مقدمات فوجداری مین کارروائیات بالعموم بذریعہ استغاثہ کے شروع ہوتی ہین اور استغاثہ سے مراد ایسی بیان سے ہے جو زبانی یا تحریری روبرو مجسٹریٹ کے اس مضمون سے پیش کیا جاے کہ کسی شخص معلوم یا نامعلوم نے ارتکاب جرم کیا ہے تاکہ مجسٹریٹ موصوف اوسکی نسبت بموجب مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ع) کے عمل کرے لیکن اوسمین رپورٹ اہلکار پولیس داخل نہین ہے (دیکھو مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۸۸۲ع دفعہ ۴ ضمن (ہ)) ۔ اس تعریف لفظ استغاثہ اور نیز الفاظ دفعہ ۱۹۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری مذکور سے ظاہر ہے کہ استغاثہ یا تو تحریری ہوگا یا زبانی اور بمقدمہ جیج موہن سنگھ بنام کلکٹر الہ آباد (مطبوعہ لیگل ریممبرنسر جلد ۳ سلسلہ نامنگورت صفحہ ۲۶۷) یہہ قرار پایا کہ مجسٹریٹ کو اون درخواستون کے جو مسار الیہ کے پاس بسبیل ڈاک بہیجی جاوین لینے اور اونپر عمل کرنیکا اختیار تمیزی حاصل ہے لیکن یہہ ضرور ہے کہ اول مستغیث کو طلب کر کے مجسٹریٹ موصوف اوسکا اظہار قلمبند کرے اب یہہ دیکھنا چاہیے کہ استغاثہ مجسٹریٹ کے روبرو کسطور پر ہونا چاہیے بصورت استغاثہ زبانی ہونیکے ضرور ہے کہ یا تو استغاثہ کو خود مستغیث اصالتًا یا کوئی دوسرا شخص واقف حالات مقدمہ حلفًا بیان کرے اور اوسکی نسبت ہمکو کوئی خاص ہدایت لکہنے کی ضرورت نہین ہے

لیکن اگر کوئی مستغیث وکیل سے اس معاملہ مین رائے لیوے تو وکیل کو مناسب ہے کہ مستغیث کو سمجھا دیوے کہ صاف وصریح ومختصر معمولی الفاظ مین بلا کسی تصنع کے استغاثہ کرے اگر استغاثہ تحریری پیش کیا جائے تو جو احکام مدراس ہائیکورٹ نے نسبت ترتیب استغاثہ کے اپنے روبکار مورخہ ۱۵ جولائی و ۱۵ ستمبر ۱۸۶۲ء کے ذریعہ سے صادر فرمائے ہین ہم اونکی طرف اپنے ناظرین کی توجہ مائل کرتے ہین احکام مذکور یہہ ہین - استغاثہ تحریری سفید فلسکیپ کاغذ پر صاف خط مین ہونا چاہیے اور اوسمین مختصر حال اوس جرم کا جسکی شکایت ہو مع مختصر حال اون خاص واقعات کے جن سے جرم مذکور پیدا ہوتا ہو ہونا چاہیے - اور اوسکو خود مستغیث اصالتًا یا بذریعہ کسی شخص واقف حالات کے جو حالات حلفًا بیان کر سکے پیش کرے (دیکھو روبکار ہائیکورٹ مدراس مورخہ ۱۵ جولائی و ۱۵ ستمبر ۱۸۶۲ء) معمولی نمونہ استغاثہ مرتب کرنیکا جیسا کہ اکثر عدالتہائے فوجداری ممالک مغربی وشمالی مین دیکھا گیا ہے یہہ ہے -

بعدالت مقام

نام ڈویژن بقید تھانہ	نام مستغیث	نام ملزم یا ملزمان	تصریح جرم جسکا الزام لگایا گیا ہو بقید دفعہ تعزیرات ہند یا دیگر قانون - جسکی رو سے الزام لگایا گیا ہے -	استدعای دادرسی

غریب پرور سلامت

جناب عالی بیان نالش یہہ ہے الخ

ہم خیال کرتے ہین کہ بجائے الفاظ غریب پرور سلامت اور اوسکے بعد سطر کہینچکر جناب عالی بیان نالش یہہ ہے لکہنے کے صرف یہہ الفاظ مستغیث مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے لکہنا زیادہ مناسب ہوگا اور حالات مختصر طور پر درج استغاثہ ہونا چاہیے اور دفعات مین استغاثہ

منقسم ہونا چاہیے اور اون دفعات پر نمبر مسلسل ثبت ہونا چاہیے اور ہر دفعہ مین جہانتک ممکن ہو ایک بات لکھنا چاہیے اور اوسکے ذیل مین دستخط اور تصدیق مثل عرضی دعوی دیوانی کے ہونا چاہیے (الف) استغاثہ مرتب کرتے وقت وکیل کو بہت غور سے دیکھنا چاہیے کہ کس قانون کی کس دفعہ کی بموجب الزام جرم مرتکبہ کا لگانا چاہیے اور نیز یہہ کہ آیا استغاثہ کی شرائط ماقبل (اگر کوئی ہون) حسب قانون مجریہ وقت پورے ہو گئے ہین یا نہین مثلاً بصورت جرائم خلاف سرکار یا حکام یا ملازمان سرکاری کے یا جرائم تحقیر حکم جاری شدہ ملازمان سرکاری کے جرائم مخالف عدالت عامہ کے جرائم نسبت اون دستاویزات کے جو شہادت مین داخل کیگئی ہون یہہ دیکھ لینا چاہیے کہ آیا احکامات دفعات ۱۹۵ و ۱۹۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ع کی تعمیل ہو گئی ہے یا نہین اور یہہ بھی دیکھ لینا چاہیے کہ آیا وہ شخص جسکی طرف سے استغاثہ دائر کرنیکا ارادہ ہے صلاحیت مستغیث ہونیکی رکھتا ہے یا نہین مثلاً سپرنٹنڈنٹ پولیس کو ہر ضلع مین جہان سے لوگ نوآبادی مین بھیجنے کے لئے بھرتی کیے جاتے ہین اختیار استغاثہ کرنے نسبت جرائم خلاف ایکٹ نوآبادی کے حاصل اور استغاثہ بمقابلہ کسی مالک یا اڈیٹر اخبار کے جسمین کسی حاکم کے فعل کی نسبت جو بیجا الزام لگایا گیا ہو بلا منظوری گورنمنٹ دائر نہین ہوسکتا ہے اور بعض مقدمات مین صرف ضرر رسیدہ شخص مستغیث ہوسکتا ہے اور مقدمات زنا مین صرف شوہر یا وہ شخص جو بوقت ارتکاب زنا عورت کا محافظ ہو مستغیث ہوسکتا ہے ڈکنسن صاحب کی کتاب سشن [illegible] طبع پنجم صفحہ ۱۲۸ مین لکھا ہے کہ ماخوذی بذریعہ استغاثہ کی نہایت معمولی اور قانونی طریقہ مجرمون کو الزامات فوجداری پر سزا دلانیکا ہے اور استغاثہ ایک الزام ہے اور [illegible] صاحب اپنی کتاب شرح کامن لا طبع چہارم صفحہ ۹۰۹ مین فرماتے ہین کہ ہرگاہ مقصد استغاثہ کا یہہ ہے کہ ملزم کو اوس الزام کی جسکی جوابدہی کے لئے وہ طلب کیا گیا ہے کافی اطلاع دیجاوے تو یہہ امر بطور اصول اولین کے فرض کرلینا چاہیے کہ جسقدر عبارت سے استغاثہ زیادہ

(الف) استغاثہ بذیل عبارت تصدیق کا لکھا جانا صرف مصنف کی رائے ہے ۔

صاف ہوگی اور جسقدر بیان جرم جسکا الزام لگایا جائے مختصر اور الفاظ اصطلاحی سے مبرا ہوگا اوسیقدر زیادہ یقین کے ساتھہ انصاف ہوگا اور جسقدر زیادہ عبارت استغاثہ طول و طویل اور پیچیدہ اور پر از الفاظ اصطلاحی ہوگی اور مختلف قسم کے جرایم استغاثہ مین بغرض رفع عذرات ضابطہ داخل کئے جائینگے اوسیقدر ملزم نوعیت اصل الزام کو کم سمجھہ سکیگا اور مقاصد انصاف کے فوت یا زائل ہو جانیکا اندیشہ زیادہ ہوگا اور استغاثہ مین تین امور کا درج ہونا ضروری ہے اوّل یہہ کہ کس عدالت مین استغاثہ دائر کیا جاتا ہے اور نیز وہ علاقہ جسمین جرم کا ارتکاب کیا گیا اور دوسرے بیان جرم جسمین وہ خاص حالات جن سے جرم قانوناً پیدا ہوتا ہو درج کئے جاوین مثلاً جبکہ ازروے کسی قانون کے کوئی خاص فعل بصورت کسی خاص نیت سے کیجانیکے جرم ہو تو موافق قانون مذکور ایسی نیت کا بیان استغاثہ مین ہونا چاہئے اور جبکہ کسی قانونی جرم کی بابتہ استغاثہ مرتب کیا جائے تو اس بات کا لحاظ رکھنا چاہئے کہ جرم مذکور اسطور پر بیان کیا جائے کہ وہ مقصد و معانی قانون مذکور مین داخل ہوسکے اور مزید یہہ کہ استغاثہ مین مدعا علیہ کو صاف اور صریح اور راست طور پر الزام لگانا چاہئے یعنی یہہ کہ نامبردہ نے جرم منظہر دکا ارتکاب کیا ہے اور سوم یہہ کہ استغاثہ کا نتیجہ لکھنا چاہئے (دیکھو بردم صاحب کی شرح من لاطبع چہارم صفحہ ۹۸۸ و ۹۹۱)

اس موقع پر لفظ جرم کی تعریف کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے بموجب دفعہ ۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ع لفظ جرم سے ایسا ہر فعل یا ترک فعل مراد ہے جو کسی قانون نافذ الوقت کی رو سے لایق سزا قرار پایا ہو اور ازروے دفعہ ۴۰ مجموعہ تعزیرات ہند لفظ جرم سے مراد اوس شئی سے ہے جو ازروے مجموعہ مذکور قابل سزا قرار پایا ہو مگر مجموعہ مذکور کے باب چہارم اور دفعات ۶۴ و ۶۵ و ۶۶ و ۶۷ و ۱۰۹ و ۱۱۰ و ۱۱۲ و ۱۱۴ و ۱۱۵ و ۱۱۶ و ۱۱۷ و ۱۸۷ و ۱۹۴ و ۱۹۵ و ۲۰۳ و ۲۱۱ و ۲۱۳ و ۲۱۴ و ۲۲۱ لغایتہ ۲۲۵ و ۲۲۷ لغایتہ ۲۳۱ و ۲۴۷ و ۲۴۴ و ۳۸۰ و ۳۸۹ و ۴۴۵ مین لفظ جرم سے ایسی شئے سے مراد ہے جو قابل سزا ہو حسب

مجموعہ تعزیرات ہند مذکور یا کسی خاص یا مقامی قانون کی رو سے قابل سزا قرار پائی ہو اور مجموعہ مذکور کی دفعات ۱۴۱ و ۱۷۶ و ۱۷۷ و ۲۰۱ و ۲۰۲ و ۲۱۲ و ۲۱۶ و ۴۴۱ مین لفظ جرم کے وہی معنی ہین جبکہ وہ شے جو از روے قانون مختص المقام یا مختص المضمون کے قابل سزا قید چھہ ماہ یا زیادہ معہ یا بلا جرمانہ کے ہو ۔

مروم صاحب اپنی کتاب شرح کامن لا مین فرماتے ہین کہ جرم سے بالعموم کسی ایسے فعل کا خیال ہوتا ہے جسکا ارتکاب خلاف قانون کیا گیا ہو اور بدینوجہہ مجرم یعنی مرتکب فعل مذکور مستوجب سزا ہوتا ہے ۔ جرم مشتمل ہے کسی فعل یا مجموعہ افعال پر جس سے کسی استحقاق کا اتلاف یا اقدام انحراف لازم آتا ہو اور فعل مذکور بذریعہ استعمال جبر اور ظلم خواہ تعدی کے جس سے نقض امن پیدا ہوتا ہو یا بوجہہ موجودگی فریبی یا کینہ کی نیت شخص مجرم سے زیادہ ہو گیا ہو اور ہرگاہ جرم کا مدار نیت پر ہے لہذا لفظ نیت کی تعریف اس مقام پر کرنا بے موقع نہو گا ۔

لفظ نیت سے مراد اوس قصد یا ارادہ یا معین میلان طبیعت جانب کسی خاص شے سے ہی اور ہر فعل مین جو بالارادہ کیا گیا ہو واسطے اغراض قانون فوجداری کی نیت فعل مذکور کے کرنیکی موجود ہوتی ہے ۔

مجموعہ ضابطہ فوجداری سے واضح ہے کہ مقدمہ فوجداری کی تجویز مثل مقدمہ دیوانی کے نہین ہوتی ہے اور مستغیث محض ایک گواہ ہوتا ہے اور اگر نامبردہ استغاثہ کے پیروی کرنا چاہے تو صرف باجازت عدالت کرسکتا ہے (انتخاب اسپیچ سر جیمس فٹزجیمس اسٹیفن صاحب بوقت پیش کرنے مسودہ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ء) اور سر جارج کیمبل صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر بنگال نے اس راے سے اپنا اتفاق کلی ظاہر کیا کہ استغاثہ کسی سنگین مقدمہ مین کسیطور پر نالش مابین دو اشخاص کے متصور نہین ہوسکتا بلکہ ایک سرکاری معاملہ متصور ہونا چاہیے اور یہہ امر کہ استغاثہ ہونا چاہیے یا نہین اوس سرکاری ملازم

غور کے قابل ہے جو اس غرض سے مقرر ہوا ہو ۔ منجانب مستغیث پیروی کرنے مین
وکیل کو کسی قسم کی بیقراری یا دلسوزی کا اظہار نکرنا چاہئے کیونکہ وکیل موصوف فریق ضرر
رسیدہ نہین ہے بلکہ ملزم کو روبرو کٹہرہ انصاف کے پیش کرنیوالا ہے ۔ استغاثہ فوجداری
مین کوئی نفس الواقع مضرر شخص خانگی عداوت یا رنج کا عوض لینے کا ذریعہ ہونیکی کوشش نکریگا
(اگرچہ ہندوستان مین ادنی درجہ کے اشخاص بالعموم اور متوسط درجہ کے اشخاص بعض اوقات
بوجہہ خانگی بغض و حسد کے استغاثہ فوجداری کر بیٹھتے ہین) اور وکیل مستغیث ایسے کام مین
مشغول ہوتا ہے جو بالعموم ایک صحیح طریقہ انصاف کرانے کا ہے اور اوسپر فرض ہے کہ دوران
پیروی مقدمہ مین ذریعہ اور انجام دونون پر یکسان نظر رکھے پس اوسکو مناسب ہے
کہ بطور وکیل کے بیشک عمل کرے مگر بطور ایسے وکیل کے عمل کرے جسکے اکثر فرائض اور ذمہ داریان
مثل جج کے ہین اور جسکی غرض اپنے مقدمہ مین ہر نوع سے کامیابی کے نہین ہے
بلکہ یہہ کہ مجسٹریٹ یا سشن جج اور جوری خواہ اسیسران سچائی کے اوسطرف اپنی توجہہ
مائل کرین جو مستغیث کے مفید مطلب ہے کسی قسم کی فکر بغرض حصول تجویز ثبوت جرم
منجانب وکیل ظاہر نہونا چاہئے کوئی شخص ملزم اور چاہئے کوئی شخص الزام لگانے والا ہو
مگر وکیل کی جانب سے صرف ایک مدامی خواہش ہونا چاہئے یعنی پیش کرنا واقعات مقدمہ
کا روبرو اوس عدالت کے جسکو واقعات مذکور کا تجویز کرنا ہے اور وکیل کی طبیعت یا اوسکے
مزاج کو نفرت انگیز نوعیت گناہ خواہ نہایت خراب چال چلن ملزم خواہ اعلے رتبہ مستغیث یا
کسی اور حالت سے اشتعال نہونا چاہئے وکیل مستغیث کے لئے یہہ دیکھنا فرض ہے
کہ مقدمہ خلاف ملزم کے اپنی پوری قوت مین ظاہر ہو جاوے مگر اوسکا یہہ فرض نہین ہے
کہ مقدمہ کے کمزور امور اہم کو مخفی کرے اور نہ وکیل موصوف کا یہہ کام ہے کہ سچائی کی
تحقیقات کرے بلکہ وکیل موصوف پر فرض ہے کہ جہان تک ممکن ہو بلا کسی تعصب
یا طرفداری یا مبالغہ کی بسہولت اوس خفیہ مقدمہ کو جو خلاف ملزم ہو روبرو مجسٹریٹ

یا عدالت سشن اور جوری خواہ اسیسران کے پیش کرے (انتخاب کتاب جنرل یو قانون فوجداری انگلستان مصنفہ جیمس سٹیفن صاحب ۱۸۶۳ع صفحہ ۱۶۴) ایک ذی علم جج نے کیا خوب کہا ہے۔ کونسل یعنی وکیل مستغیث نے بہت صحیح طور پر اپنا فرض سمجھا ہے اور وہ یہہ ہے کہ عدالت کو انصاف رسانی مین وکیل موصوف مدد دیوے نہ کہ یہہ کہ کسی خاص شخص یا فریق کے وکیل کے طور پر عمل کرے اور وکیل موصوف کو یہہ مناسب نہین کہ کسی طور پر مقدمہ کو خلاف ملزم جھوٹا مبالغہ اور روغن دیکر دکھلاوے یا کسی گواہ کو اسقدر دبا رکھے کہ اوسکی شہادت سے مقدمہ منجانب مستغیث کمزور ہوجاویگا وکیل موصوف کا صرف یہہ مقصود ہونا چاہیئے کہ عدالت کو سچائی کے دریافت کرنے مین مدد دیوے (دیکھو ہربل ناکس صاحب کا قانون فوجداری احاطہ بنگال جلد اصفحہ ۱۱۵) مستغیث کے وکیل کو چاہیئے کہ ایسی ہر کارروائی سے پرہیز کرے جس سے کسی طرف کے گواہونکو غالباً دھمکی یا خوف ہو یا اونپر بیجا اثر پہونچے اور وکیل موصوف کا کسی طرح کسی قسم کی بیجا اور نامناسب خواہش تجویز جرم صادر ہونیکی نہین ہونا چاہیئے۔ جیسا کہ اوپر کہا گیا ہے وکیل مستغیث کو دوران پیروی مین اپنے مزاج کو قابو مین رکھنا چاہیئے اور ہمیشہ غصہ سے بچنا چاہیئے اور صرف سنگین جرایم ہی مین غصہ کے خطرہ سے بچنے کی فکر نکرنی چاہیئے بلکہ دیگر مقدمات مین مثل مقدمات ازالہ حیثیت عرفی کے اس بات کی ضرورت ہوتی ہے جبکہ حالات بالخصوص سنگین ہوجاتے ہین اور الزام لگانیوالا معزز شخص ہوتا ہے لیکن چاہیئے کہ یہہ نوعیت الزام یا حیثیت ملزم یا مستغیث کی ہو وکیل کیجانب سے اضطرار یا دلسوزی یا اقل رنجیدہ اوسکا اظہار نہونا چاہیئے۔ کسی شخص کو رقت انگیز تقریر اور غصہ کے فقرات سے ملزم ٹھہرانے کی کوشش سے معقول پسندی کا ازالہ ہوجاتا ہے اور مقدمہ فوجداری مین بحث صرف یہہ ہوتی ہے کہ آیا ملزم نے ارتکاب جرم کیا یا نہین تو ایسی صورت مین جرم کو بڑا کہنا بالکل فضول ہے کیونکہ برا کہنے سے جرم مذکور اپنی اصلی نوعیت سے زیادہ برا نہین ہوسکتا

اور ملزم کو بھی وکیل مستغیث بہت برا نہین کہہ سکتا کیونکہ ممکن ہے کہ ملزم مجرم نہو اور ایسی صورت مین ایک شخص ناکردہ گناہ کو برا کہنا بہت برائی کی بات ہے اور اگر شخص ملزم مجرم ہو تو بھی وکیل موصوف کو کوئی استحقاق نہین ہے کہ اوسکو برا کہے کیونکہ وکیل موصوف نہ تو ملزم کا جج ہے اور نہ اوسکا جلاد ہے پس سخت اور غصہ کی گفتگو سے وکیل مستغیث کو ہمیشہ پرہیز کرنا چاہئے اور یہہ کبھی کہنا چاہئے کہ ملزم مجرم ہے بلکہ وکیل موصوف کے لئے یہہ ضرور ہے کہ واقعات کو روبرو مجسٹریٹ یا سشن جج اور جوری خواہ اسیسران کے اسطور پر پیش کرے کہ جن سے سوائے ملزم کے مجرم ہونیکے اور کوئی نتیجہ معقول طور پر اخذ نہو سکے۔ منجانب مستغیث مقدمہ شروع کرنے مین فضول بحث اور صنعت سخت سے پرہیز کرنا چاہئے اور واقعات کو صاف طور پر بیان کرنا چاہئے مفرد واقعہ کو صاف طور پر بیان کرنا بہت مناسب ہوتا ہے اور اگر واقع یا واقعات مفرد نہون بلکہ ایک سلسلہ واقعات مرکب کا ہو تو واقعات مرکب کو مفرد کرکے بیان کرنا چاہئے ہیرس صاحب نے اپنی کتاب ہدایات فن وکالت مین کیا خوب لکھا ہے احسن طریقہ مقدمہ منجانب مستغیث شروع کرنیکا یہہ ہے کہ واقعات صاف اور مختصر طور پر بلا آرائش یا زیب و زینت اور بلا حجت اور بلا دلسوزی کے بیان کئے جاوین ممکن ہے کہ بعض امور کی تشریح کرنے یا علیحدہ علیحدہ کرنے یا باہم گر ملانے یا کسی اور طریقہ سے بطور توضیح کے بیان کرنیکی ضرورت ہو مگر اس بات کی کبھی ضرورت نہین ہے کہ واقعات کو رنگ اور روغن دیا جاوے یا کسیطور پر اونکی ہیئت تبدیل کردیجاوے یا اونپر بعید الفہم یا بلا تعلق معنی لگائے جاوین اور ایسا کرنا داخل ہرجی وکالت ہے (دیکھو ہیرس صاحب کی کتاب ہدایات فن وکالت صفحہ ۱۹۶) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے وکیل مستغیث کو مناسب ہے کہ اپنے تئین اکثر طریق سے بطور جج کے سمجھے اور اوسپر فرض ہے کہ اس بات کی کبھی خواہش نکرے کہ جیسے ممکن ہو ملزم کو سزایاب کرادے بلکہ وکیل موصوف کو یہہ بات مد نظر رکھنی چاہئے

کہ مقدمہ خلاف ملزم کے اپنی اصلی ہیئت سے جسمین مقدمہ مذکور کی قوت پوری طور سے ظاہر ہوتی ہو پیش ہو وے اور وکیل ملزم کو گو وہ مخص وکیل ہے اور جج نہین ہے مناسب ہے کہ اپنے اون فرایض کو جو عوام کے ساتھہ ہین کسی حالت مین فراموش نکرے ایسی طبیعت حاصل کرنیکے لئے وکیل کو مناسب ہے کہ ہمیشہ گاہے منجانب ملزم اور گاہے منجانب مستغیث وکالت کرے کیونکہ اسطریق سے وکیل عملاً یہہ سیکھہ لیگا کہ طریقہ پیروی منجانب مستغیث اور منجانب ملزم کیا ہے اور کونسے طریقہ ایسے ہین جو بلحاظ دیانتداری فریق مخالف کے مقابلہ مین عمل مین لانا چاہئے - یہہ امر مسلمہ ہے کہ وکیل مستغیث اخلاق و پیشہ کے اعتبار سے پابند اسکا ہے کہ ایک مقصد خاص یعنی سچ کا دریافت ہونا مد نظر رکھے مگر کوئی ایسی ذمہ داری ملزم یا وکیل ملزم پر نہین ہے کیونکہ ایسی بات کی اوس سے امید کرنا خلاف فطرت انسانی کے ہے اور یہہ بہتر ہے کہ ایسی ذمہ داری نرکھی جاوے جیسکی عموماً طور پر تردید ہونیکا امر یقینی ہے مگر اسمین شبہہ نہین کہ ملزم اور مستغیث دونون کے وکیل اس امر کے پابند ہین کہ کوئی بات ایسی نکرین جس سے جھوٹ کو ترقی ہو اور جو [illegible] اثر اس خیال کا جج اور کلار پر ہوگا اوسکی تشریح کرنا بہت مشکل کام ہے مگر اس سے پیشہ وکالت کے متعلق چند قواعد پیدا ہوتے ہین جو تحریر نہین ہوے ہین بلکہ اچھی طرح سے مفہوم ہوئے ہین اور ہمیشہ اون پر عمل ہوتا ہے اور جنکی رو سے وکیل مستغیث اور وکیل ملزم کے لئے پیشہ وکالت مین خاص فرایض مقرر کئے گئے ہین اور جن سے احسن اور غیر احسن مستحانہ اور جوابدہی مین ایسے صاف طریقہ سے تفاوت ظاہر کیا گیا ہے جیسا کہ احسن وغیر احسن طریقہ لڑائی ہین - چند قواعد مذکور تمثیلاً بیان کئے جاتے ہین - وکیل سرکار یا مستغیث بزرگ شہادت ایسا کوئی امر نہ چھپاوے جو قیدی کے مفید مطلب ہو اور جسکا علم وکیل [illegible] کہ خاص گواہ منجملہ گواہان مستغیث کے کسی ایسے بیانات اور طریقہ عمل کا ذکر کرتا ہے

جن سے ملزم کی بیگناہی کے خیال کو تقویت ہوتی ہے تو وکیل مستغیث پر فرض ہے
کہ اوس گواہ کو پیش نکرے بجز اوس صورت کے جبکہ وکیل موصوف یہہ باور کرے کہ
اوسکی شہادت جھوٹی ہوگی اور ایسی حالت مین وکیل موصوف گواہ مذکور کو منجانب
فریق ثانی اظہار دینے کے لئے چھوڑ سکتا ہے تاکہ وکیل موصوف کو گواہ سے سوال جرح
کرنے اور اوسکی شہادت کی نسبت جواب دینیکا موقع ملے خلاف اسکے وکیل ملزم پر
فرض ہے کہ ایسے واقعات کو جنکا اوسے علم ہو اور جو خلاف ملزم ہون ظاہر نکرے
وکیل مستغیث کو ملزم کا جرم ثابت کرنیکے لئے ایسے دلائل استعمال نکرنا چاہئے جنکو وہ خود
صحیح باور نکرتا ہو اور اوسپر فرض ہے کہ مجسٹریٹ یا سشن جج اور جوری خواہ اسیسر
کو اون اعتراضات کی اطلاع کردے جن سے اونکی دلائل کا وزن گھٹتا ہو قصہ مختصر یہہ
جہان تک کہ خاص اوسکی شہادت سے تعلق ہے اوسکی اسپیچ جج کی خلاصہ بیان کے
مشابہ ہونا چاہئے ۔ ملزم کا وکیل ایسے دلائل کو استعمال کرسکتا ہے جنکو وہ صحیح باور
نکرتا ہو اور یہہ کام جیوری کا ہے کہ بعد سماعت بحث وکلاء فریقین کے یہہ کہے کہ آیا دلائل
مذکور صحیح ہین یا نہین ۔ اسکے سوائے کئی ذمہ داریان ایسی ہین جنکا فریقین پر یکسان
اثر ہے مثلاً کسی فریق کو یہہ استحقاق نہین ہے کہ کسی گواہ سے ناراض ہو یا اوسکو خوف
دلاے یا اوسکی طبیعت پریشان کردے گو وکلاء فریقین کو یہہ استحقاق حاصل ہے
کہ کوئی واقعی پریشانی جو گواہ کی طبیعت مین ہو ظاہر کرین اور فریق مخالف کے گواہ کے
بیانات کی سچائی کا امتحان بہت سخت سوالات جرح سے کرین کسی فریق یا اوسکے وکیل کو
یہہ استحقاق نہین کہ بالارادہ کسی گواہ کے بیان کو نہ سمجھے یا اپنی گفتگو مین گواہ کے بیانکو
غلط طور پر بیان کرے جو وکیل ان قواعد پر لحاظ کرتا ہے وہ معزز پیشہ کرتا ہے اور
جو وکیل ان قواعد کے خلاف عمل کرتا ہے وہ پیشہ کو ذلیل کرتا ہے ضابطہ فوجداری
کی رو سے وکیل کو بہت وسیع اختیار تمیزی دیا گیا ہے اور یہہ زیادہ تر اوس طرح

منحصر ہے جنمین وکیل موصوف اوسکو استعمال کرین یعنی یہہ کہ آیا وکلا اپنے اختیار اونکو مفید عام کردین یا امر باعث تکلیف عام کردین (دیکھو آنر یبل ناکس صاحب کا قانون فوجداری احاطہ بنگال طبع ثانی جلد اصفحات ١١٥ لغایتہ ٢١٣)۔

وکیل مستغیث کو بحث مین مبالغہ سے قطعی پرہیز کرنا چاہئے مبالغہ کرنا صرف پیشہ وکالت ہی کے خلاف نہین ہے بلکہ خلاف دیانت بھی ہے اور اسکے سوائے مبالغہ سے کچھہ فائدہ بھی نہین ہوتا کیونکہ جب مجسٹریٹ یا عدالت سشن و جوری خواہ اسیسران شہادت کی جانچ کرینگے تو اصلی ہیئت واقعات اور مبالغہ مذکور ظاہر ہوجائیگی اور واقعات پیش کردہ وکیل مستغیث بوجہہ مبالغہ کے بے وقعت معلوم ہونگے۔ وکیل مستغیث پر فرض ہے کہ اگر اوس سے ہو سکے تو معقول طور پر مجسٹریٹ یا سشن جج و جوری خواہ اسیسران کو جنکے روبرو مقدمہ ہو ملزم کے جرم کا یقین دلادے اور اس غرض کے حاصل کرنے کے لئے اوسکو ضرور ہے کہ واقعات کو اونکی اصلی ترتیب سے اور نہایت مختصر اللفظ اور کثیر المعنی الفاظ مین بہت صاف اور سادہ طریقہ سے بیان کرے مگر جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا سب سے بڑہکر یہہ بات ہے کہ کوئی چھوٹی سی بھی ایسی بات نکہی جائے جسکو وکیل موصوف سچا باور نکرتا ہو اگر وکیل موصوف بلا ارادہ غلط ہدایت کیوجہہ سے کوئی ایسا بیان کر بھی جائے تو اوسپر فرض ہے کہ حتی الامکان مجوز کے دل سے اوس اثر کو جو ایسے بیان سے پیدا ہوا ہو قطعی طور پر رفع کر دے۔ جیسا کہ ہمنے اوپر بیان کیا ہے مقصد استغاثہ کا ملزم کو سزایاب کرانیکا نہین ہے بلکہ سچ بات کے دریافت کرنیکا ہے پس ہمکو یہہ دیکھنا مناسب ہے کہ کونسا طریقہ کارروائی اس مقصد کے پورا کرنیکے لئے بالخصوص کارآمد ہے۔ اوّل یہہ ضرور ہے کہ الزام بمقابلہ ملزم کے جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہین اور سریع الفہم اور مختصر الفاظ مین بیان کیا جائے اور شاید ہمارے ناظرین کو تعجب ہوگا جبکہ ہم یہہ کہینگے کہ الزام ایسے طریقہ سے بہت کم بیان کیا جاتا ہے

تجربہ مین دیکھا گیا ہے کہ عدالت سشن کے روبرو بعد کل شہادت اور اسپیچون یعنی تقریرون کے ختم ہونیکی اکثر سشن جج کو اپنے خلاصہ بیانِ الزام اور اوسکی نوعیت بیان کرنا پڑتی اور یہہ بھی تجربہ مین دیکھا گیا ہے کہ جو نیر وکلا منجانب ملزم یا مستغیث پیروی کرنے مین جرم مندرجہ درخواست استغاثہ کو فرد گذاشت کر دیتے ہین اور مقدمات سشن مین دیکھا گیا ہے کہ بعض وقت جب نوعیت جرم کی جج نی بیان کی تو ملزم چھوٹ گیا۔ الزام کے بیان کرنے کے بہت سے طریقہ ہین مگر مقدمات سشن مین جہان جوری یا اسیسران کی مدد سے تجویز جرم ہوتی ہین اہالیان جوری یا اسیسران کو جرم قرار دادہ کی نوعیت اور اصلیت سمجھانیکا صرف ایک احسن طریقہ یہہ ہے کہ الزام کو قانونی الفاظ سے جن مین وہ لپٹا ہوا ہے نکالکر صاف اور صریح معمولی روزمرہ کی گفتگو مین عمدہ طور پر بلا استعمال الفاظ قانونی کے بیان کرکے اہالیان جوری یا اسیسران کو سمجھانا چاہئے اور قانونی الفاظ صرف اون اشخاص کے روبرو بیان کرنا چاہئے جو قانون دان ہون یا قانونی الفاظ بسہولت سمجھنے کے عادی ہون نکہ روبرو معمولی اہالی جوری یا بالخصوص اسیسران کے جنمین سے اکثر اس ملک مین قانون دان ہونا تو درکنار معمولی تعلیم یافتہ بھی نہین ہوتے بعض اوقات تجربہ مین دیکھا گیا ہے کہ بوجہہ ناواقفی قانون اور غیر تعلیم یافتہ ہونیکے جب بعد اختتام شہادت جج نے اسیسران کی راے نسبت ارتکاب جرم ملزم کے دریافت کی تو اونہون نے یہی جواب دیا کہ جو حضور کی راے وہ ہماری راے ہی اور کئی مرتبہ متواتر دریافت کرنے اور مجبور ہونے پر اونہون نے اپنی راے ظاہر کی پس وجہہ اسکی زیادہ تر یہی ہے کہ اسیسران مذکور الزام یا اوسکی نوعیت کو جو الفاظ قانونی مین بیان کیا گیا تھا نہ سمجھے تھے اور جب تک کہ اسیسران یا اہالیان جوری نوعیت الزام نہ سمجھینگے تب تک وے باریک امور متعلقہ شہادت جو صحیح نتیجہ اخذ کرنیکے لئے بہت مفید ہین پورے اور عمدہ طور پر نہ سمجھہ سکینگے مگر طوالت کے

ساتھہ نوعیت الزام بیان کرنیکی ضرورت نہین ہے بلکہ روزانہ گفتگو کے مختصر الفاظ
مین نوعیت مذکور بیان کرنا چاہیے ۔ بعد اسکے اس بات پر غور کرنا چاہیے کہ آیا
ملزم کی حیثیت اور طریق عمل اور موقع اور حالات اور قراین کا بیان کرنا ضرور ہے
یا نہین کیونکہ اسبات کا یقین رکہنا چاہیے کہ جس شئے کی ضرورت نہو وہ بیان نکرنا چاہیے
ممکن ہے کہ حالات ملزم سے سبب یا منشاء جرم کا پیدا ہوتا ہو اور اگر ایسی صورت
ہو تو اوسی بیخ سے قراین بہی پیدا ہوتے ہین اور ان امور کا روبرو مجسٹریٹ
یا عدالت سشن وجوری خواہ اسیسران کے پیش کرنا بہت ضروری ہے ممکن ہے
کہ ملزم کی حالت ایسی ہو جس سے اوسکو موقع حاصل ہو اور ایسی صورت مین اوسکے
مجرم ہونیکی قراین کو ترقی و تقویت ہو جاتی ہے اور ممکن ہے کہ ملزم کی حالت سے
طمع یا انسان کی جانی دشمن سے ظاہر ہو جاوے پس خلاصہ یہہ ہے کہ گفتگو مین
اول جرم و نوعیت جرم اور پہر حالات ملزم اور پہر حیثیت و موقع ملزم کا بیان کرنا چاہیے
اسکے بعد واقعات پر گفتگو کرنا چاہیے مگر یہہ امر قابل یاد رکہنے کے ہے کہ کوئی بات
بعید یا قریب ایسی کہنی چاہیے جسکو صریح تعلق امر تنقیح طلب سے نہو اور ہر شئے جس سے
عدالت مجوز یا اہالی جوری یا اسیسران کے طبیعت مین تعصب پیدا ہو قطعی گفتگو سے
خارج کرنا چاہیے اور سب سے بڑہکر یہہ بات قابل لحاظ ہے کہ پہیر کر یا گہما کر اوس امر کی
کرنے سے جسکو سیدہے طور پر کرنا داخل بد دیانتی ہے سخت پرہیز کرنا چاہیے
اور بعض اوقات دیکہا گیا ہے کہ بعض بڑے دیانت دار وکلا اس قسم کی غلطی اپنے
جوش اصول انصاف مین کر جاتے ہین جبکہ وے اپنے خانگی معاملات مین کوئی ذرا
سی بہی بات متعلق بد دیانتی نہین کرتے گو اونکا کتنا ہی نقصان ہو جاوے جیسا کہ
ہمنے اوپر بیان کیا ہے گفتگو مین ترتیب اور درستی ہونا چاہیے تاکہ عدالت خواہ
اہالی جوری یا اسیسران اوسکو بخوبی سمجہہ سکین اور جسطور پر مقدمہ شروع کیا جاوے

اوسیطور پر گواہان سے اوسکو ثابت کرنا چاہیے اور گو مضمون گفتگو کی شاخین مختلف
ہون مگر سلسلہ حالات مین شکن نہ آنی چاہیے۔ بعض اوقات ایسا معلوم ہوگا کہ اظہارات
گواہان بے ترتیب اور پراگندہ اور پیچیدہ ہین اور اکثر وجہہ اسکی یہہ ہوتی ہے کہ مجسٹریٹون
کے روبرو بعض مقدمات مین شہادت بہت سی التوا اور واپسی ملزم کے دوران مین ٹکڑے
ٹکڑے کرکے جیسی کہ دستیاب ہوتی جاتی ہے لیجاتی ہے اور ایسی صورت مین کسی خاص قاعدہ کی تقلید کرنا
قریب ناممکن کے معلوم ہوتا ہے مگر وکیل پر فرض ہے کہ عدالت یا جوری یا اسیسران کے
روبرو پیش کرنے سے پہلے مختلف اجزائے شہادت کو علحدہ اور ترتیب کر لیوے۔ یہہ
بات بھی قابل لحاظ ہے کہ وکیل کو بہت زیادہ بیان نکرنا چاہیے کیونکہ ایسی صورت مین
وکیل موصوف بوجہہ بہت زیادہ بیان کرنیکی بہت کم ثابت کرسکیگا اور جسقدر وکیل ثابت
کرسکے اوس سے زیادہ ثابت کرنیکی کوشش نکرنا چاہیے کیونکہ ایسی کوشش سے کوئی
نتیجہ نہین ہوتا بلکہ امید مین ناامیدی اور مقدمہ مین نقصان پہونچتا ہے۔ کوئی خاص واقعہ
ثابت کرنیکے لیے بہت سی گواہونکا پیش کرنا مناسب نہین ہے کیونکہ جسقدر گواہ زیادہ ہونگے
اوسیقدر اونکے بیانات مین اختلافات زیادہ ہونگے اور اگر کوئی اختلافات اہم ہوسے
تو عدالت مجوز یا اہالی جوری خواہ اسیسران ملزم کے مفید مطلب اوس جزو شہادتکو
جسمین اختلاف ہے تجویز کرینگے اور یہہ بھی ممکن ہے کہ بہت سے گواہون مین سے ایک
یا دو گواہ [illegible] ہون اور گو وکیل مستغیث اوسنے واقف نہو مگر وکیل ملزم اگر اوسین
[illegible] ہوگا تو گواہ مذکور کی اصلی حیثیت ظاہر کردیگا اور اگر ایسے کسی گواہونکا چال چلن
یا اظہار ناقص ہوگا تو کل شہادت کا اوسط یا اندازہ بگڑ جائیگا۔ اور جسقدر ممکن ہے کہ ایک
گواہ ایسا بدچلن ہو کہ بوجہہ بدچلنی کے وہ ناقابل اعتبار سمجھا جاوے تو اوسیقدر ہے کہ سمجھا
[illegible] گواہ ہونا چاہیے جیسا کہ کسی شخص ناکردہ گناہ کو مجرم قرار دینے کی بہ نسبت
[illegible] کثرت جوش کا بجانب وکیل مستغیث ہونا ممنوع ہے۔ انصاف کسی

شخص کے سزایاب ہونے سے ثابت نہین ہوتا ہے بلکہ اصلی مجرم کے سزایاب ہونے سے اور گو یہہ مثل مشہور ہے کہ انصاف اندھا ہے تو اس سے یہہ مراد نہین ہے کہ بلا تمیز نیک و بد کے اور بلا ثبوت کافی کسی شخص کو سزا دیجائے بلکہ اوسکے معنی یہہ ہین کہ کسی کی رعایت نکیجائے یعنی جس شخص کی نسبت پوری طور پر جرم ثابت ہو وہ کیسی ہی حیثیت اور کیسے ہی رتبہ کا آدمی ہو اوسکو سزا دینا چاہئے پس گو انصاف اندھا ہے مگر اوس سے کسی شخص ملزم کو اوسوقت تک کسی قسم کا صدمہ یا مضرت نہین پہونچ سکتی جب تک کہ ناقابل تردید شہادت سے یہہ نہ ثابت ہو جائے کہ ملزم نے اوس جرم کا جس کا اوسکو الزام لگایا گیا ہے ارتکاب کیا ہے۔ پولیس کی شہادت پر وکیل مستغیث کو چندان استدلال نکرنا چاہئے کیونکہ اکثر پیروی استغاثہ مین اہلکاران پولیس پر جوش ہوتے ہین اور کثرت جوش ایک ایسی شئے ہے جو ہمکو بعض اوقات حد تمیز سے باہر کر دیتی ہے گو ہم اسبات کو تسلیم کرتے ہین کہ بعض اہلکاران پولیس نہایت خوش اسلوبی اور تمیز کے ساتھہ کام کرتے ہین منجانب مستغیث گفتگو شروع کرنے مین جوابدہی ملزم کو پہلے سے خیال نکر لینا چاہئے یعنی پہلے سے بحث منجانب ملزم کو خیال کر کے اوسکا جواب نہ دینا چاہئے کیونکہ بعد ختم ہونے گفتگو منجانب ملزم کے وکیل مستغیث کو جواب دینیکا استحقاق حاصل ہے۔

نسبت بر الزام جرم کے دو قسم کی جوابدہی ہوتی ہین یعنی اوّل قانونی دویم واقعاتی اور واقعاتی جوابدہی بالعموم تین قسم کی ہوتی ہین یعنی اوّل یہہ کہ ملزم شخص مجرم نہین یا بالفاظ دیگر یون کہنا چاہئے کہ ملزم کی بطور شخص مجرم کی غلط شناخت کی گئی ہے اور دویم یہہ کہ ملزم کی کسی قسم کی نیت ارتکاب فعل کے نہ تھی اور سوم یہہ کہ فعل یعنی جرم کا ارتکاب ہی نہین ہوا۔ مختلف جوابدہی منجانب ملزم انہین اقسام مین سے کسی ایک مین داخل ہوتی ہین مثلاً فاتر العقلی علم مجرمانہ کی عدم موجودگی۔ رضامندی وغیرہ۔ ایسی صورت مین اوّل شہادت کی ترتیب اور امتحان کرنے مین یہہ تحقیق کرنا ضرور ہے

کہ کونسے امور کی نسبت نزاع ہوسکتا ہے اور کونسے امور ناقابل انکار ہین ممکن ہے
کہ بعض حالت مین ملزم کو ارتکاب فعل سے انکار نہو اور بالعوض وہ اپنے آپ کو قانوناً مستحق
رہائی سمجھے یا بربناء فاتر العقلی کے مستحق معافی تصور کرے یا یہہ کہے کہ اوسکی کسی قسم
کی نیت مجرمانہ نہ تہی خواہ اوسکو علم مجرمانہ نہ تہا یا آنکہ فعل رضامندی کے ساتہہ کیا گیا
یہہ امر باسانی ظاہر ہوجائیگا کہ کس مقام پر امور استغاثہ کے ثابت کرنیکی ضرورت ہوگی
اگر جوابدہی ملزم کی یہہ ہو کہ اوسکو علم مجرمانہ نہ تہا یا آنکہ اوسکی نیت فریب دہی کی نہ تہی
اور وکیل مستغیث اپنی شہادت کی قوت ملزم کی شناخت مین صرف کردے تو ممکن ہے
کہ وکیل موصوف مین بوجہہ نہونے فن وکالت کے ایک مجرم انصاف سے بچ جاوے
پس صریح قاعدہ قابل تقلید گفتگو مقدمہ منجانب مستغیث مین یہہ ہے کہ اس عمدگی
سے گفتگو کیجائے اور ایسی معقول پیروی کیجائے کہ اگر ملزم فی الواقع مجرم ہو تو نسبت
اوسکے مجرم ہونیکے کوئی شبہہ نرہے اور نامبردہ انصاف کے نتیجہ سے نکل نجائے ۔
مقدمہ کی انتہائی تفصیل پر پہونچنے کی کوشش کرنا وکیل مستغیث کو مناسب نہین ہے
کیونکہ اس سے بیجا طور پر وقت ضایع ہوتا ہے اور مجوز کو فضول تکلیف ہوتی
ہے ایسی کوشش صرف اوس صورت مین جائز رکہی جاسکتی ہے جبکہ تفصیل
مذکور وکیل مستغیث کے مفید مطلب ہو اس ملک مین جہان بالعموم اہالیان مقدمہ
غیر تعلیم یافتہ ہوتے ہین وکلا بعض اوقات بغرض نمایش اپنی لیاقت اور خوش
کرنے اپنے موکلون کے عدالت کا بیش بہا وقت فضول اور بیکار سوالات مین صرف
کرتے ہین یہہ ممکن ہے کہ بعض اوقات بہت چہوٹی سی بات بہی بڑی مطلب کی ہوتی
ہے مگر عام فہم کا وکیل مفید مطلب اور فضول باتون مین باسانی تمیز کریگا ۔
ہمنے بعض اوقات دیکہا ہے کہ مجسٹریٹون کی عدالت مین بعض وکلا گہنٹون فضول
سوالات مین صرف کردیتے ہین ۔

جب سوال جرح منجانب ملزم کئے جائین تو وکیل مستغیث کو مناسب ہے کہ ہر سوال پر نگاہ رکہے اور ہر جواب کو جسکی نسبت مکرر سوال کرنے اور خلاصہ مقدمہ خواہ جواب مین گفتگو کرنیکی ضرورت ہو بطور یادداشت کے کتاب یادداشت مین لکہہ لیوے کیونکہ جب وکیل ملزم بہت سے سوالات کریگا تو اونکے جواب مین کوئی واقعہ ایسا ظاہر ہوگا جس سے استغاثہ کو مدد پہونچیگی خواہ جوابدہی ملزم مین کچھہ ضعف پیدا ہوگا وہ شخص فی الواقع بہت بڑا لایق وکیل ہے جو بہت سے سوالات جرح مین کوئی واقع خلاف اپنے ظاہر ہونے دے یا کوئی شہادت اس قسم کی نہ آنے دے جس سے اوسکی جوابدہی مین کچھہ ضعف نہ آجاوے ہمنے دیکہا ہے کہ بعض اوقات غیر ہوشیار وکلاء ملزم کیوجہہ سے ملزم سزایاب ہو گئے ہین اور بعض اوقات بوجہہ وکیل مستغیث کے اپنے فن کو لیاقت کے ساتہہ عمل مین نہ لانے سے بہت بدمعاش ملزم رہا ہو گئے ہین ۔

یہہ صحیح ہے کہ بلا زیادہ تجربہ انسانی کے کوئی شخص بہت لایق وکیل نہین ہوسکتا ہے اسلئے ضرور ہے کہ نوجوان وکلاء کو کہین سے تجربہ حاصل ہو اور جہان تک ممکن ہو اونکو تجربہ بجاے اپنی غلطیون کے دوسرون کی غلطیون سے حاصل کرنا چاہئے اور جب وہ منجانب مستغیث وکیل مقرر ہون تو اونکو عمدہ موقع حاصل ہوگا کہ اس بات پر غور کرین کہ کونسا سوال اچہا اور قابل پوچہنے کے ہے اور کونسا سوال نامعقول یا بیجا ہے اور بالخصوص یہہ بات کہ سوالات کو کس طرح سے ترتیب دینا چاہئے تاکہ اونکے مقدمہ کو کچھہ نقصان نہ پہونچے بلکہ جہان تک ممکن ہو فائدہ پہونچے ۔ منجانب مستغیث پیروی کرنے سے بہت عمدہ طور پر جوابدہی منجانب ملزم کرنا آجائیگا بشرطیکہ توجہہ کافی و کامل ہدایات متذکرہ بالا پر کیجاوے ۔

باب ششتم

بابت

جوابدہی ملزم مقدمہ فوجداری

اگرچہ اکثر امور جو پہلے ابواب سابق مین بیان کئے ہین مقدمات دیوانی و فوجداری سے یکسان متعلق ہین اور جوابدہی ملزم مین بہت کارآمد ہو سکتے ہین مگر ہم خیال کرتے ہین کہ چند ہدایات کا نسبت جوابدہی ملزم کے بالخصوص لکھنا اس مقام پر بیموقع نہوگا ہم اکثر دیکھتے ہین کہ بالعموم عدالت ہاے مجسٹریٹان مفصل مین بہت سے ناتجربہ کار وکلا اور مختاران کام کرتے ہین اور عدالتہاے موصوف مین منجانب ملزم پیروی مقدمہ عمدہ اور معقول طور پر نہین ہوتی (بجز اوس صورت کے کہ ملزم معزز یا مالدار شخص ہے اور وہ لایق اور تجربہ کار وکیل یا بیرسٹر کو کسی صدر مقام سے مختانہ معقول اپنی طرف سے مقرر کرے) اور اسی وجہہ سے بعض اوقات صرف بوجہہ نہونے معقول پیروی کے بیگناہ ملزم سزایاب ہو جاتے ہین یہہ صحیح ہے کہ بالعموم ہمارے ہندوستان مین عدالتہاے مجسٹریٹان مین کوئی وکیل منجانب مستغیث پیروی کرنے کی غرض سے گورنمنٹ کی جانب سے مقرر نہین ہوتا ہے مگر دستورالعمل عدالتہاے موصوفین کا یہہ رہا ہے کہ وکیل منجانب مستغیث خفیف مقدمات فوجداری مین بالعموم پیروی کرتے ہین اور سنگین جرائم کے مقدمات مین مستغیث یا کسی اور شخص سے جسکو استغاثہ سے تعلق ہو مختانہ لیکر بحصول اجازت عدالت وکیل یا مختار منجانب مستغیث پیروی کرتے ہین - اور عدالتہاے سشن مین ایک وکیل سرکار بغرض پیروی مقدمات منجانب مستغیث یا سرکار کے مقرر ہوتا ہے تو ایسی صورت مین جب ملزم کیطرف سے پیروی معقول نہو تو واقعی افسوس کی بات ہے اور ہرگاہ عام اصول تجویز مقدمہ

فوجداری کا یہہ ہے کہ بغرض سچ دریافت کرنے کے ہر فریق جو کچہہ اپنے مقدمہ مین کہہ سکتا ہے کہے اور جسقدر اوسکے پیروی ہو سکے کرے پس نتیجہ بہ ہوتا ہے کہ مقدمہ منجانب ملزم پوری طور پر بیان کیجانیکا بہت عمدہ انتظام ہونا چاہئے اور کام جوابدہی منجانب ملزم کا ایسا ہے کہ ملزمان بالعموم بلا کسی معقول مدد کے یعنی بلا کسی لایق شخص قانون پیشہ کے نہین کر سکتے ہین مقدمات دیوانی مین فایدہ یا نقصان جایداد کا یا زر نقد کا ہوتا ہے اور مقدمہ فوجداری مین ملزم کی عزت کا مدار اوسکے وکیل کی پیروی پر ہوتا ہے اور یہہ ظاہر ہے کہ بمقابلہ عزت کے مال وجایداد کا نقصان کچہہ چیز نہین ہے پس ان اشخاص قانون پیشہ پر جو بہت بڑی ذمہ داری پیروی منجانب ملزم کے اپنے اوپر گوارا کرتے ہین فرض ہے کہ بہت لیاقت اور احتیاط کے ساتہہ پیروی کرین اور فن وکالت کو پوری طور پر عمل مین لاوین

مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ع مین مقدمات فوجداری کے بلحاظ خفیف و سنگین ہونیکے دو اقسام قایم کئے گئے ہین یعنی اول مقدمات مین جنمین ایسے جرم کے ملزم سے غرض ہے کہ جسکی پاداش مین جرمانہ یا سزاے قید زاید از چھہ ماہ نہو اور دوم مقدمات وارنٹ جنمین ملزم کو ایسے جرم کا الزام لگایا گیا ہو جو قابل سزاے موت یا حبس بعبور دریاے شور یا قید زاید از چھہ ماہ کی ہو —

مقدمات سمن مین جوابدہی منجانب ملزم زبانی کیجاتی ہے اور ایسے مقدمات مین احسن طریقہ جوابدہی کا یہہ ہے کہ ملزم سے کل واقعات اور حالات مقدمہ اول دریافت کر لئے جاوین اور پہر ملزم کو بلحاظ واقعات یہہ مشورہ دینا چاہئے کہ ملزم اپنے استفسار مین جو حسب دفعہ ۲۴۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری لیا جائے صاف وصریح اور مختصر معمولی الفاظ مین بلا کسی تصنع کے اپنی جوابدہی روبرو مجسٹریٹ کے بیان کرو ے اور جو کچھہ قانونی عذرات نسبت استغاثہ کے ہون اونکو خود وکیل ملزم استفسار مذکور

کے ئے جانے سے پہلے روبرو مجسٹریٹ تجویز کے بیان کرے بموجب دفعہ ۲۵۶ - مجموعہ ضابطہ فوجداری مذکور مقدمات وارنٹ مین ملزم کو استحقاق ہے کہ بیان تحریری داخل کرے اور بیان تحریری منجانب ملزم صاحب اور مختصر الفاظ مین اور جداگانہ واقعات مین لکھنا چاہئے اور بیان تحریری کا مضمون جداگانہ اور علیحدہ ہونا چاہئے بیان تحریری مین اوّل عذرات قانونی اور بعدہ وہ عذرات جو قانون اور واقعات سے ملے ہوئے ہون اور بالآخر عذرات واقعات درج ہونا چاہئے بیان تحریری مرتب کرنے سے پہلے وکیل کو اوّل یہہ دیکھنا چاہئے کہ آیا استغاثہ بوجہہ کسی نقص قانونی کے قابل اخراج ہے یا نہین ممکن ہے کہ بعض اوقات جس جرم کا ملزم کو الزام لگایا گیا اوسکی عدالت مین اوسکی تجویز اور سزا پہلے ہوچکی ہو یا اوسکی تجویز مین اوسکی برأت ہوئی ہو اور یہہ مسئلہ قانونی کہ کسی شخص کو ایک ہی معاملہ کی نسبت دو مرتبہ تکلیف نہ پہنچا دیگی مفید ملزم صادق آتا ہو یا یہہ کہ جس دفعہ یا قانون کی رو سے ملزم کو کسی جرم کا الزام لگایا گیا ہو وہ دفعہ بلحاظ تعریف جرم مندرجہ دفعہ یا قانون مذکور ملزم کی نسبت متعلق نہو سکتی ہو یا اور کوئی نقص قانونی استغاثہ مین ہوا ور بعد تحقیقات قانونی اپنے دل مین طے کر لینے کے وکیل پر فرض ہے کہ کل حالات مقدمہ دریافت کر لیوے اور جو شہادت ملزم پیش کیا جاتا ہے اوزا وسکے پاس موجود ہے اوسکی بخوبی جانچ کرکے یہہ دیکھے کہ کس قسم کی جوابدہی مناسب اور ملزم کے لئے فائدہ مند ہوگی اور ہر مقدمہ مین خواہ وہ مقدمہ سمن ہو یا وارنٹ جہان تک بلحاظ فائدہ ملزم ممکن ہو منجانب ملزم کے سچی جوابدہی کیجائے ہمنے تجربہ مین دیکھا ہے کہ اکثر اوقات جھوٹی جوابدہی کی گئی ہین اور بوجہہ جھوٹے ہونیکے جواب دہی مذکور پوری طور پر ثابت نہوئین اور غیر ثابت قرار پا کر ملزم سزایاب ہوگئے مثلاً کسی شخص کو الزام ضرر شدید لگایا گیا اور ملزم نے فی الواقع ضرر شدید پہونچایا تھا مگر باستعمال استحقاق

حفاظت خود اختیاری کے تو ظاہر ہے کہ ملزم کی جوابدہی اگر ہیچ طور پر کیجاتی تو بہت عمدہ ہوتی مگر بجائے اس جوابدہی کے ملزم کی جانب سے وقت اور موقع واردات سے اپنی عدم موجودگی کی جوابدہی ہوئی اور ایسا عذر عدم موجودگی جیسا کہ اکثر دیکھا گیا ہے پورے طور پر ثابت نہین ہوا۔ غرض کہ جہان تک ممکن ہو وکیل ملزم پر فرض ہے کہ بنظر فائدہ ملزم ہیچ بلا کسی تصنع کے جوابدہی کرنیکا مشورہ ملزم کو دیوے اور عذرات متعلقہ ہیچ جوابدہی مذکور کے مختصر الفاظ مین درج بیان تحریری کرے اور جس حالت مین کہ بیان تحریری داخل نکیا جاوے تو بیان ملزم مین عذرات نسبت استغاثہ مختصر اور سریع الفہم الفاظ مین روبروے عدالت پیش کئے جاوین اور عذرات مذکور پہلے سے ملزم کو سمجھا دئے جاوین درخواست ناے کا دینا بر مقدمہ کے خاص حالات پر منحصر ہے بعض مقدمہ مین سوائے فہرست گواہان منجانب ملزم کے کسی درخواست کی ضرورت نہین ہوتی ہے اور بعض مقدمات مین قسم قسم کی اشتباہ وغیرہ اور حضر گواہان کے اظہار کے لئے درخواست دینے کی ضرورت ہوتی ہے جیسا کہ ہمنے باب پنجم مین بیان کیا ہے وکیل ملزم کے فرائض بعینہ مثل وکیل مستغیث کے نہین ہین کیونکہ وکیل مستغیث پر فرض ہے کہ ہمیشہ ایک مقصد خاص یعنی دریافت ہونا سچ کا مدنظر رکھے مگر ایسی ذمہ داری وکیل ملزم پر نہین ہے بلکہ وکیل ملزم پر فرض ہے کہ دیانت داری کے ساتھ اپنے فن وکالت کو کام مین لاکر جیسے ممکن ہو اپنے موکل کو سزا سے بچا دے اور جو فرق کہ مابین فرائض وکیل مستغیث اور وکیل ملزم کے ہے اوسکو ہم باب پنجم مین بیان کر چکے ہین اسوقت ہمکو اوسکے اعادہ کی ضرورت نہین ہے

بمقدمات فوجداری مین خفیف جرائم کے مقدمات [illegible] نسبت سنگین جرائم کے مقدمات کی زیادہ [illegible] دیکھا گیا ہے کہ جب ایک نوجوان ناتجربہ کار وکیل کو [illegible] سوائے مقدمات [illegible] یا خفیف مقدمات

سرقہ یا داشتن مال مسروقہ کے اور کسی بڑے یا سنگین قسم کے مقدمات مین منجانب ملزم پیروی کرنیکا اتفاق نہوا تہا بصورت مقرر ہونے وکیل ملزم کے مقدمات قتل عمد یا دیگر سنگین مقدمات مین سخت مشکل پیش آتی ہے ایسی صورت مین یہہ امر قابل غور ہے کہ وکیل موصوف کے لئے اپنے موکل کے فایدہ کے واسطے عمل کرنیکا احسن طریقہ کیا ہے۔ اسکی نسبت ہم یہہ مشورہ دیتے ہین کہ وکیل کو ایسے مقدمات مین اپنی زبان بند رکہنا بہت مناسب ہے اور اگرچہ یہہ بات قابل خواہش کئے جانیکی ہے کہ ایک یا دو واقعات اظہارات سے نکالے جاوین مگر اسبات کے دریافت کرنیکے لئے کہ ایسے واقعات کونسے ہین وکیل مین کچھہ تجربہ ہونا ضروری ہے اور اس امر کے طے کرنیکے لئے کہ آیا فلان سوال پوچھنا چاہئے یا نہین بہت بڑی قوت ممیزہ کی ضرورت ہے۔ سوائے خاص صورتون کے مقدمات سشن مین جنکی سپرد سشن ہونیکی امید ہو مجسٹریٹ تحقیقات کنندہ کی عدالت مین زیادہ سوالات جرح نکرنا چاہئے مگر بجائے اس طریقہ کے اختیار کرنیکی ہم دیکھتے ہین کہ عدالتہائے مجسٹریٹان مین نوجوان وکلا بہت کچھہ سوالات جرح کرتے ہین اور یہہ معلوم ہوتا ہے کہ نوجوان وکلا جہان تک ممکن ہوتا ہے سوالات کرتے ہین اور اپنے دل مین سمجھتے ہین کہ سوالات کرنا داخل سوالات جرح کرنیکے ہے اور پہر اون سوالات کے جوابات اکثر ایسے ہوتے ہین کہ جن سے استغاثہ کو تقویت اور جوابدہی کو مضرت پہونچتی ہے اپنے تجربہ مین دیکھا ہے اور اکثر مفصل صاحبان مجسٹریٹ کے زبانی اس بات کی شکایت سنی ہے کہ اکثر مبتدیان اور ناتجربہ کار وکلا پیروی منجانب ملزم جیسی کہ چاہئے نہین کرتے ہین اور محض اپنی لیاقت اپنے غیر تعلیم یافتہ موکل کو دکہلانیکی غرض سے سوالات شوقیہ بلا تمیز نیک و بد اور بلا لحاظ نتیجہ کرتے ہین اور اس طور پر دو قصور یعنی اوّل اپنے موکل کو مضرت پہونچانا اور دوم عدالت کا بیش بہا وقت ضایع کرنیکے مرتکب ہوتے ہین ہماری ماسے

مین جب اس قسم کی ناتجربہ کار وکیل یا پرانے فیشن کے مختار بجانب ملزم کے مقدمہ سنگین
مین پیروی کرین تو گورنمنٹ کے لئے اوس مقدمہ مین وکیل سرکار کو بغرض پیروی مقرر
کرنیکی چندان ضرورت نہین ہے کیونکہ یہہ صاحبان گواہان ثبوت سے ایسے سوال
تک کرنے مین پس و پیش نکرینگے جنکو قانوناً وکیل سرکار نہین دریافت کرسکتا ہے
اور یہہ کچہہ تعجب کی بات نہین ہے کہ بعض اوقات ایسے صاحبونکی عنایت سے ناکردہ گناہ ملزم
سزایاب ہوجاوے بعض ناتجربہ کار وکلا اور مختار سوالات جرح کے معنی (جیسا کہ اونکی طرز سے
معلوم ہوتا ہے) سوالات بجانب مستغیث کسیقدر بلند اور روکہی کڑی آواز سے کرنیکے
سمجھتے ہین اور ہمنے بعض اوقات ایسے وکلا یا مختارون کو گواہان ثبوت سے اسطور پر سوالات
کرتے سنا ہے۔ کیا آپ حلف سے کہہ سکتے ہین کہ الخ۔ آپ کو حلف دلا کر پوچھا جاتا ہے
کہ الخ۔ اب خیال کرنا چاہیے کہ ایسے سوالات کا کیا نتیجہ ہو سکتا ہے۔ یہہ ممکن ہے
کہ بعض مقدمات ایسے ہون کہ جنمین کل واقعات روبرو مجسٹریٹ کے پیش کرنے اور دریافت
کے ساتہہ سوال کرنے سے سپردگی ملزم کی ٹل جاوے مگر ایسے مقدمہ مین بالکل ناتجربہ کار
وکیل یا مختار کی سپرد پیروی بجانب ملزم نہونا چاہیے بلکہ کسیقدر تجربہ کار وکیل یا مختار
مقرر ہونا چاہیے۔ پرانے فیشن کے بڈہے مختار جنہون نے کوئی امتحان پاس نہین
کیا ہے اور بالعموم قانون سے ناواقف ہین ملزم کی جانب سے مختارنامہ داخل کرکے
ملزم کو بہت مضرت پہونچاتے ہین ایسے لوگون کے لئے باستثنائے خاص صورتون کے
اگر موقوفی عمل مین آوے یا اونکو صرف عرائض نویسی کا استحقاق بخشا جاوے تو بہت
مناسب ہو اور اشخاص ناکردہ گناہ جو اپنے بے جرم ہونیکے خیال سے ان ارزان مختارون
پیروی کی غرض سے ایک یا ڈیرہ روپیہ دیکر مختار کرلیتے ہین سزایاب ہونیسے بچ جاوینگے
جب مقدمہ کی سپرد سشن ہونیکی زیادہ امید ہو تو روبرو مجسٹریٹ کے بہت زیادہ

جوابدہی کرنیکی ضرورت نہین ہے اور ایسی صورت مین کارروائی مقدمہ کو بہت
غور کے ساتھہ دیکھنا چاہیے جب یہہ امر یقینی ہو کہ کوئی بات مفید ملزم کے ظاہر ہوگی
تو ایک یا دو سوال لیاقت کے ساتھہ گواہ ثبوت سے دریافت کرلینا چاہئے مگر جب
اسباب مین شبہہ ہو تو ہرگز سوال نہ پوچھنا چاہئے سخت جرح سے باستثنائے اون
صورتون کے کہ وکیل ملزم نہایت لایق اور تجربہ کار شخص ہو مستغیث کو بالعموم فائدہ اور
استغاثہ کو تقویت ہوتی ہے اور اگر مجسٹریٹ کے روبرو گواہان منجانب ملزم روبرو
مجسٹریٹ پیشکنندہ استغاثہ پیش ہون تو صرف اونکی شہادت کا خلاصہ بیان کرنا مناسب ہوگا
مگر تفصیل احتیاط کے ساتھہ محفوظ رکھہ چھوڑنا چاہئے اور بعض اوقات یہہ بھی عمدہ ترکیب
ہوتی ہے کہ گواہان طلب کئے گئے اور اگر ممکن ہوا تو اونکے اظہار نکرائے گئے —
پیروی مقدمہ فوجداری منجانب ملزم مین سوائے اون فرائض کے جو ہمنے اوپر
بیان کئے ہین اوّل فرض وکیل ملزم کا یہہ ہے کہ یہہ دیکھے کہ استغاثہ مین کون
کون سے الزام و امور درج ہین اکثر ناتجربہ کار وکلا اس امر کو فروگذاشت کرتے
ہین اور بعض اوقات بوجہہ اس فروگذاشت کے ناقص الزام ملزم کو سزا ہوجاتی ہے ممکن ہے کہ
استغاثہ مین کوئی جرم جو قانوناً جرم ہو درج نہو یا آنکہ اوس مین بہت سے جرائم درج
ہون یا یہہ کہ استغاثہ مین کچھہ بات جو درج ہونا چاہئے تھی درج نہین ہے المختصر یہہ کہ
ممکن ہے کہ کوئی نقص استغاثہ مین ایسا رہجاوے کہ جس سے ملزم کی برأت ہو اور بعد
ہوشیاری سے استغاثہ کو دیکھنے کے وکیل کو معلوم ہوجائیگا کہ استغاثہ مین کیا ہے
اور اگر استغاثہ مین کوئی ایسا نقص ہو تو وہ آخر نوبت مقدمہ پر تقریر مین بہت
کارآمد ہوگا بعد ان کل امور پر غور کرنے اور یہہ سوچ لینے کے کہ کیا جوابدہی کیجاے
وکیل ملزم کو احتیاط کے ساتھہ مستغیث کی جانب سے بحث شروع مقدمہ پر

غور کرنا چاہیے اور اگر مخالف یعنی وکیل مستغیث خواہ وکیل سرکار بہت زیادہ شروع مقدمہ کرنے مین تقریر کرے تو یہہ ملزم کے حق مین بہت اچھا ہوگا ولیلی صاحب اپنے رسالہ منطق مین فرماتے ہین کہ مجرم کے ذمہ بہت الزام لگانے سے یا اوسکے خلاف شہادت کثیر پیش کرنے سے جو فی نفسہ قابل اطمینان نہو مجرم کا بچ جانا ممکن ہے —

اسکے بعد اگر مخالف یعنی وکیل مستغیث بلا ارادہ مقدمہ کو اس طور سے شروع کرکے کہ اوسکا شروع کرنا شہادت گواہان یا کسی گواہ منجملہ گواہان مستغیث سے اوس امر مین مختلف ہو تو یہہ بات وکیل ملزم کے قابل لحاظ ہوگی اور اسپر وکیل موصوف کا لحاظ کرنا بے اثر نہوگا ایسی موقع پر وکیل ملزم کا کام اعتراض کرنیکا نہین ہے کیونکہ اوسکو یہہ معلوم نہین ہے کہ وکیل مستغیث کیا ثابت کرسکتا ہے اور اگر وکیل مستغیث کا ثبوت کم ہو تو وہی ملزم کے واسطے بہتر ہے لیکن اگر وکیل مستغیث کوئی چٹھی یا دستاویز پڑھنے کا ارادہ کرے یا کسی گفتگو کا ذکر کرنا چاہے جو قانونًا قابل پذیرائی شہادت نہو تو وکیل ملزم کو مناسب ہے کہ ایسی باتون پر بہت غور سے نگاہ رکھے اور اعتراض کرے اور فورًا اعتراض کرکے اپنے مخالف کو روک دے اگر مخالف کو موقع دستاویز کے پڑھنے یا گفتگو کے ذکر کرنیکا مل گیا تو پھر بعدہ اعتراض مذکور کی گو اوسکو حاکم عدالت منظور بھی کرے جیسی کہ وقعت چاہیے ہوگی علی الخصوص عدالت سشن جج مین جبکہ تجویز مقدمہ کی سشن جج اسالی جوری کے ساتھ کرے اور جج کا یہہ کہنا کہ ہم اسالی جوری سے کہدینگے کہ دستاویز یا گفتگو مذکور شہادت نہین ہے تقریب تقریب بے اثر ہوگا کیونکہ جب ایک دفعہ اسالیان جوری نے جو عمومًا قانون دان نہین ہوتے ہین مضمون دستاویز یا گفتگو مذکور کو سن لیا تو پھر اوسکا اثر اونکے دل سے

مشکل سے دور ہوسکتا ہے گو وکیل ملزم اور صاحب سشن جج اوسکو شہادت سمجھین یا نہ سمجھین - وکیل ملزم کو اس بات کا بہی احتیاط رکہنا چاہئے کہ اگر وہ کاغذ یا کے ساتہہ کسی دستاویز کو داخل شہادت ہونے دیوے تو اوسکو بہی اپنی گفتگو مین دستاویز مذکور کا ذکر نکرنا چاہیے کیونکہ جو امر خارج از ثبوت ہو اوسکا ذکر کرنا موافق شان پیشہ وکالت کے نہین ہے اور مقدمات کمشن مین یعنی اون مقدمات مین جنکی تجویز صاحب سشن جج باعانت جوری یا اسیسران کی کرین وکیل ملزم کے لئے یہہ ضرور نہین ہے کہ ہر گواہ کی شہادت اپنی ہاتہہ سے قلمبند کری بلکہ اوسپر فرض ہے کہ جو اظہار گواہ کا روبرو سشن جج کے لیا جاوے اوسکو اوس اظہار سے جو گواہ مذکور نے روبرو مجسٹریٹ سپرد کنندہ کے دیا ہے مقابلہ کرے نہ اس غرض سے کہ کوئی خفیف غلطی یا اختلاف معلوم ہوجاوے بلکہ بغرض دیکہنے اختلافات اہم یا تردید بیان گواہ مذکور کے اور اگر کوئی اختلاف اہم یا تردید بیان معلوم ہون تو اونکو بطور یادداشت کے لکہہ لینا چاہیے اور سوالات جرح مین اونکیطرف توجہہ کرنا چاہیے اور سوالات جرح اس طور سے کرنا چاہئے کہ اختلاف یا تردید اور بہی زیادہ ہوجاوے اسکے سوا ہے وکیل ملزم کو غور سے جو کچھہ امور اختلاف اور امور اتفاق کے گواہان مستغیث کے اظہارات مین ہون توجہہ کرکے لکہہ لینا چاہیے کیونکہ ممکن ہے کہ بعض امور مین جو ملزم کے فائدہ کے لئے ہون گواہان مذکور متفق ہون اور بعض امور مین جو ملزم کے خلاف ہون گواہان مذکور باہمدگر مختلف ہون اور اس قسم کے ہر اختلاف اہم سے ملزم کو واقعی فائدہ پہونچ سکتا ہے تہوڑے سے تجربہ اور بہت سے غور سے وکیل اون امور تفصیلی مین جو بعض اوقات شہادت مصنوعی ظاہر کر دیتے ہین اور اون امور بالتفصیل مین جو غیر اہم ہین تمیز کر سکیگا اور اسیطرح باہمی اون غلطیون کے جو اتفاقیہ شہادت مین ہوجاتی ہین اور اون غلطیون کے جو فریب

دہی کی غرض سے ایجاد کیے جاتے ہین تمیز کر سکیگا۔ جوابدہی منجانب ملزم کرنے مین سہولت اور صحیح مزاج وکیل ملزم کو قایم رکہنا چاہیے اور یہہ بات تجربہ مین دیکھی گئی ہی کہ غصہ اور جہگڑہ کرنے سی بہت عمدہ جوابدہی بگڑ جاتی ہے اور اگر باوجود وکیل کے غصہ اور جہگڑا کرنے کے ملزم رہا یا بری ہو جاے تو یہہ ملزم کی خوش نصیبی ہے اور غصہ اور جہگڑا اوس کا نتیجہ نہین ہے۔ وکیل ملزم کو اس بات کا لحاظ رکہنا چاہیے کہ جہان ملزم کی برائی کیجاے مگر ملزم کے مقابلہ مین برائی ثابت نہونے پاوے اور یہہ بات گواہان مخبریت کے اظہارات پر برابر غور کرنے اور عمدہ طور پر سوال جرح کرنے سی ہو سکتی ہے سوالات جرح بہت احتیاط سے کرنا چاہیے ورنہ واقعات مظہرہ مستغیث بجاے بگڑ جانے کے جیسا کہ وکیل ملزم کا مقصد ہونا چاہیے زیادہ تر صاف ہو جاینگے اور سوالات جرح مین ایک بے احتیاط سوال سے ملزم کے لئے بہت بڑا خطرہ پیدا ہو جاتا ہی اور اگر وکیل ملزم کو اوس طرز پر جو اوس نے اختیار کی ہی پورا اعتبار نہو تو اوسے مناسب ہے کہ قطعی سوال نکرے یا انکہ اگر اوسکو یہہ معلوم نہو کہ کیا پوچھنا چاہیے تو کچھہ نہ پوچھے۔ وکیل کو بلا کسی قدر تجربہ حاصل کرنے کے جوابدہی کا اہم کام اپنے ذمہ نہ لینا چاہیے اسوجہہ سے کہ بلا کسی قدر تجربہ کے کوئی وکیل عمدہ سوال جرح نہین کر سکتا گو یہہ ممکن ہے کہ وکیل سوالات جرح کرے اور جو بات یاد رہے مگر اوس وقت کو [illegible] کہنا چاہیے اگر وہ گواہ سے اپنے سوالات جرح مین اپنی موکل کو زیادہ نقصان [illegible] ہمنے اپنی تجربہ مین نوجوان ناتجربہ کار وکلا یا مختارون کو بعض اوقات بعد ختم کرنے سوالات جرح کے یہہ کہتے سنا ہی کہ اب ہمنے گواہ کو تمام کر دیا مگر غور سے جو دیکھا گیا تو معلوم ہوا کہ وکیل یا مختار موصوف نے بجاے گواہ کا کام تمام کرنیکے اپنی کم بخت موکل یعنی ملزم کو ختم کر دیا اگر کوئی شخص عمدہ سوالات جرح کرنیکی لیاقت پیدا کرنا چاہتے تو بہت

عمدہ طریقہ اوسکے لئے یہہ ہی کہ نہایت لایق سوال جرح کرنیوالون کی طرز پر غور کرے اور اوسے اختیار کرے اور انسانی فطرت یعنی دنیا کے طور وطریق کا علم حاصل کرے یہہ ممکن ہی کہ ایک شخص کی طبیعت بہ نسبت دوسرے کے زیادہ تر تیز ہو مگر بہت تیز طبیعت والی کے لئے بہی عمدہ لیاقت سوال جرح کرنیکے لئے مدت کی تعلیم اور غور اور تجربہ کی ضرورت ہی اور بدین وجہہ ہم اپنے نوجوان ناتجربہ کار وکلا ناظرین کو بہی مشورہ دیتے ہین کہ حتی الامکان سوالات جرح بہت کم کرین اور اگر وہ اپنے موکل کو فائدہ نہ پہونچا سکین تو اوسکو نقصان بہی نہ پہونچاوین اور یہہ بات بے کم وکاست صحیح ہے کہ جسقدر وکیل کی لیاقت اور علم اور تجربہ زیادہ ہوگا اوسیقدر وہ اپنا مطلب بہت کم سوالات سے حاصل کرسکیگا ۔

جیسا کہ ہمنے پیشتر بیان کیا اس بات کی بہت احتیاط رکہنا چاہی کہ جو امر قابل مقبولی شہادت نہو وہ شہادت مین استعمال نکیا جاوے مگر اس سے یہہ نہ خیال کرنا چاہی کہ مخالف کے ہر سوال پر اعتراض کیا جائے یا آنکہ ہر سوال بوجہہ مدایتی یا اور کسی قابل اعتراض کی صورت مین ہونیکی نہ پوچہا جائیگا کیونکہ بہت سے اعتراض کا نتیجہ تضیع اوقات اور نامناسب شبہہ پیدا کرنیکا ہوتا ہے ۔ سوال جرح شروع کرنے مین یہہ مناسب ہوگا کہ ایک یا دو چہوٹے اور بے نقصان سوالات علے الطبعی کے ساتہہ بغرض دریافت مزاج اور طبیعت گواہ کے پوچہے جاوین اس طریقہ سے اگر وکیل ملزم کو ضرورت ہوگی تو گواہ اوسکا دوست ہوجائیگا ممکن ہے کہ بعض صورت مین گواہ خلاف اپنی مرضی کے شہادت دینے کے لئے مجبور کیا گیا ہو اور اسطور پر ملایمت کے ساتہہ سوال کرنے سے گواہ ندکور وکیل موصوف کی تقلید مثل ایک دوست گواہ کے کریگا اور ممکن ہے کہ جسقدر گواہ نے بیان کیا ہے اوس سے زیادہ اوسکو علم ہو اور جسقدر کہ گواہ جانتا ہی اوس سب کے

ظاہر ہونے سے اوس شہادت پر جو وہ دے چکا ہے زیادہ روشنی پڑتی ہو اور گواہ مذکور کا میلان مقدمہ کو مختلف رنگ دینیکا ہو لیکن اگر وکیل ملزم گواہ سے شروع ہی مین سختی سے سوال کریگا تو جو کچھہ کہ گواہ مذکور ملزم کے حق مین کہتا وہ ہی کہنا پسند نکریگا اور اگر وکیل ملزم کو یہہ معلوم ہو کہ گواہ بہت مستقل طبیعت کا آدمی ہے تو جہانتک ممکن ہو اوس سے بہت کم سوال کرے کیونکہ ایسے گواہ سے اگر ایک سوال پوچھا جائیگا تو وہ اس طور پر جواب دیگا کہ گویا اوس سے دس سوال پوچھے گئے تھے اور ہر جواب گواہ مذکور کا ملزم کے مضر ہوگا اور ہر بات جو اوس سے دریافت کیجائیگی اوسکو موقع ملزم کے خلاف اسپیچ دینیکا ملیگا لہذا اگر وکیل ملزم گواہ مذکور کی خوش طبیعت کو ایک یا دو عمدہ خیال کئے ہوئے سوال سے عدالت کو دکھلا سکے تو ایسے گواہ کے لئے بالکل کافی ہوگا بجز اوس صورت کے کہ وکیل موصوف گواہ مذکور کو ادائے شہادت باطلہ کی نسبت ماخوذ کر سکے مگر بہت سے مخالف گواہون سے وکیل ملزم مختلف طور پر موافق مقدار اونکی مخالفت اور اونکی مزاج کے اپنا مطلب نکال سکتا ہے اور بعض اوقات ممکن ہے کہ وکیل موصوف گواہ مخالف کی شہادت کو بذریعہ اپنے سوالات جرح کے گواہ مذکور کے بیان مین یہہ ظاہر کرنے سے خراب کر سکے کہ گواہ مذکور ملزم کا بہت زیادہ مخالف ہے اور ممکن ہے کہ وکیل موصوف بذریعہ اپنے سوالات کے بشرطیکہ لیاقت سے کئے جائین گواہ سے مبالغہ کرا دے یا کسی امر کی نسبت گواہ سے ایک دفعہ اقرار اور دوسری دفعہ انکار کرا دے اگر گواہ کے مزاج مین غصہ ہو اور گواہ مذکور وکیل ملزم کے سوالون سے غصہ مین آجاتا تو یہہ ملزم کے حق مین بہت مفید ہوگا کیونکہ اکثر جوری یا اسیسران یا عدالت گواہ مین غصہ کا ہونا پسند نہین کرتے ہین اور یہہ سوال جرح بلحاظ جوابدہی ملزم کے کرنا چاہئے اور محض اختلافات یا تردید اوس وقت تک کارآمد نہونگی جب تک کہ وکیل

ملزم یہہ نہ دکہلا سکے کہ اختلافات یا تردید مذکور بالکل قراین مقدمہ کے خلاف ہے غلطی کرنیوالے گواہ بصورت اوسکے مناسب طور پر سوال جرح کئے جانیکے اکثر بہت صحیح گواہ کا اثر نیست و نابود کر دینگے از آنجا کہ اونکے بیان سے ایسا شبہہ پڑ جائیگا جو اور طور پر نہ پڑتا پس غلطیان نسبت تاریخ اور وقت اور مقام اور حیثیت فریقین اور نسبت دیگر امور اہم کے کبہی فروگذاشت نہونا چاہئے مگر خفیف اختلافات پر نظر نکرنا چاہئے۔

بعد ختم کرنے اپنے فرض نسبت سوالات جرح کے وکیل ملزم کو اپنے دل مین یہہ بات طے کرنی چاہئے کہ آیا وکیل موصوف کوئی گواہ منجانب ملزم پیش کریگا یا نہین اگر ملزم کے مقابلہ مین شہادت کمزور ہو اور ملزم کی خاص شہادت مضبوط ہو تو وکیل ملزم کو کوئی گواہ پیش نکرنا چاہئے کیونکہ بعض اوقات دیکہا گیا ہے کہ ایسی گواہ پیش کرنیکی وجہہ سے استغاثہ کو تقویت اور ملزم کو سزا ہو جاتی ہے اور اگر وکیل ملزم کی راے مین گواہ منجانب ملزم پیش کرنیکی ضرورت ہو تو حتی الامکان بہت کم گواہ پیش کرنا چاہئے یعنی ایک ہی امر کے ثبوت مین زیادہ گواہ نہ پیش کرنا چاہئے۔

یہہ ایک مشہور بات ہے کہ ایک اچہا گواہ بہتیرے بے پرواہ گواہونسے بہتر ہے اور دو یا تین گواہون سے ویسی ہی تردید مستغیث اور اوسکے گواہون کے بیان کی ہوسکتی ہے جیسے کہ دس گواہون سے اور زیادہ گواہ پیش کرنے مین گواہون مذکور کے ایک دوسرے کی تردید کرنیکا بہی بہت زیادہ خوف ہوتا ہے گو گواہان مذکور کیسے ہی سچے ہون اور یہہ بات قابل توجہہ ہے کہ ملزم کے گواہون مین تردید باہمی کا ہونا بہ نسبت گواہان مستغیث کے بہت زیادہ بڑائی کی بات ہے کیونکہ گو قانون کا یہہ قیاس ہے کہ ہر شخص جب تک کہ وہ مجرم ثابت نہو بے جرم ہے مگر ہمارے اہالی جوری اور اسیسران کا جو قانون سے بالعموم ناواقف ہوتے ہین اور بہت سے اسیسر صاحبان کا تعلیم

معمولی نشان سے بھی بے بہرہ ہوتے ہین یہہ قیاس ہے کہ ہر ملزم جو عدالت فوجداری مین زیر تجویز ہوتا ہے مجرم ہی سوائے اوس صورت کے کہ شہادت اوسکی ماخوذی سے قاصر لیکن چاہیے وکیل ملزم اپنی گواہ پیش کرے یا نکرے اوسکو گفتگو منجانب ملزم ضرور کرنا پڑے گی اور یہہ اوسکی فرض کا بہت اہم جزو ہے اور اس بات کو ہم قیاس کئے لیتے ہین کہ وکیل موصوف نے محنت اور جانفشانی کے ساتھہ بغرض ترقی اپنے پیشہ کی فن تقریر سیکھہ لیا ہی کیونکہ پیشہ وکالت مین سب سے زیادہ چمک دمک کی شاخ یہی فن گفتگو ہے۔ وکیل ملزم کو لازم ہے کہ عمدہ طور پر سنجیدگی کے ساتھہ اپنی جوابدہی شروع کرے اور اگر ملزم اچھی چال چلن کا آدمی ہو بالخصوص جبکہ وہ عزت و حیثیت رکھتا ہو تو واقعات کو شروع کر کے روبرو حاکم عدالت یا جوری یا اسیسران کے واقعات متعلق نیک چلنی اور عزت اور حیثیت ملزم سب سے پہلے پیش کرنا چاہیے اور بموجب دفعہ ۵۳ ایکٹ شہادت ہند نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۲ع نیک چلنی ملزم کے واقع متعلقہ ہے پس اوس طور سے عمل کرنا موافق قانون بھی ہے اور اس سے جوری یا اسیسران کی توجہہ ملزم کیطرف اسقدر زیادہ ہو جاتی ہے کہ سخت نفرت جو اونکی طبیعت سے کسیقدر دور ہو جاتا ہے اور ایک معزز نیک چلن ملزم اونکے روبرو ہوتا ہے غرضکہ بسہولت جہان تک ممکن ہو بہت شستہ اور برجستہ اور افسوس کے الفاظ مین ملزم کی حالت موجودہ اور سابقہ اور عزت اور وقعت حاکم عدالت و اہالیان جوری یا اسیسران کو دکہلانا چاہیے اور پہر الزام کو پیش کرنا چاہیے اور اگر الزام نہایت سخت یا ذلیل یا ایسی نوعیت کا ہو جو انسانیت سے بعید ہے تو پہر چال چلن ملزم اور جرم مین مقابلہ کر کے تفاوت دکہلانا چاہیے اور یہہ گذارش کرنا چاہیے کہ ایسے معزز شخص کے لئے جیسا کہ ملزم ہے ایسے جرم کا ارتکاب کرنا خلاف تجربہ انسانی اور خلاف قیاس ہے اور اس طور پر مقدمہ کو اس مقابلہ کے ساتھہ شروع کرنا بہت مناسب ہوگا اس بات کا بہی خیال رکھنا چاہیے

کہ یہہ کل باتین جلدی سے نکلی جاوین بلکہ جیسا کہ ہمنے اوپر بیان کیا ہی سہولت کی ساتھہ کہنا چاہیے تاکہ اہالی جوری یا اسیسران یا حاکم عدالت کی طبیعت اون اثرون سے قبول کرنیکے لئے جو وکیل ملزم کی تقریر مین آیندہ ہونگی طیار ہو جاوے بعدہ عدم وجود کسی قسم کی غرض نسبت ارتکاب جرم منجانب ملزم کے بیان کرنا مناسب ہوگا اور اگر کسی قسم کی غرض نسبت ارتکاب جرم کے وکیل مستغیث یا وکیل سرکار نے بیان کی ہو تو اوسکی تردید کرنا چاہیے۔

دوران تقریر مین وکیل ملزم کو معلوم ہوگا کہ حاکم عدالت یا اہالیان جوری یا اسیسران لفظ بلفظ اوسکی گفتگو توجہہ کے ساتہہ سنتی ہین اور جسقدر اوسکی تقریر زیادہ عمدہ اور مضبوط ہوگی اوسیقدر اونکی توجہہ زیادہ ہوگی اور پہر اگر وکیل موصوف دو چار اختلافات اہم شہادت مستغیث مین دکہلا سکے اور شہادت مذکور مین سے ایک یا دو امور خلاف قیاس یا خلاف قراین منتخب کرکے بیان کر سکے تو ہم امید قوی رکہتی ہین کہ اہالی جوری یا اسیسران اپنی رائے ملزم کے حق مین ظاہر کرینگے۔ شہادت پیش کردہ مستغیث روبرو عدالت یا اہالی جوری خواہ اسیسران کی اسطور پر بیان کرنا اور دکہلانا چاہیے کہ شہادت مذکور اس قسم کی ہے کہ بوجہہ اختلافات اور عجیب و غریب ہونے کے کسی سچی اور واقعی حال کی شہادت نہین ہوسکتی بلکہ شہادت مذکور ایسی بے جوڑ اور رنگا میزی کی ہوئی ہے کہ سوائے بناوٹ کے اوسکی نسبت اور کوئی خیال نہین ہوسکتا ہے۔

اور سوائے اسکے وکیل ملزم کو یہہ بہی کہنا چاہیے کہ اوس الزام کی تائید جو ملزم کو لگایا گیا ہے قطعی اور زیادہ تر شہادت ہونا چاہیے کہ ایسی ناقص شہادت جیسی کہ منجانب مستغیث پیش ہوئی ہی اور اگر مستغیث کی بدچلنی یا ذلیل حیثیت یا کسی زمانہ سابق مین سزایاب ہونیکا حال جسکا ثبوت مثل مین موجود ہو ظاہر کرنا بغرض کم کرنے وقعت شہادت گواہان مذکور کے مناسب ہوگا۔

اگر مستغیث اور گواہان مستغیث سے ملزم کی کچھہ عداوت ہو اور جسکی نسبت ہم قیاس
کرتے ہین کہ وکیل ملزم نے اپنی سوالات جرح مین ضرور دریافت کرلیا ہوگا تو عداوت مذکورہ
کا بیان کرنا مناسب ہوگا کیونکہ اس سے غرض استغاثہ کی وکیل موصوف عمدہ طور پر نتیجہ
کرسکیگا اور اسموقع پر وکیل موصوف کے لئے اپنی قوت بیانیہ کے عمل مین لانیکا پورا
موقع ہے۔ کل ہدایات مرقومہ بالا پر عمل کرنیکے بعد بہت فصاحت کی تقریر کے ساتھہ دکھلانا
چاہئے کہ ایک شخص ناکردہ گناہ کو الزام لگایا گیا ہے اور بے وقعت اشخاص اوس
الزام کی تائید مین شاہد ہوئے ہین اور اگر وکیل نے گواہان منجانب ملزم پیش کئے
ہون تو اوسکا یہہ فرض ہوگا کہ شہادت اپنی گواہونکی گواہان مستغیث کی شہادت
کے ساتھہ مقابلہ کرکے یہہ دکھلاوے کہ ملزم کے گواہون کی شہادت زیادہ ترجیح اور قرین
قیاس اور موافق حالات اور چال چلن ملزم کے ہے۔ چال چلن ملزم کی نسبت حسب موقع
دوران تقریر مین بلا کسی اظہار سختی کے گفتگو کرنا فائدہ بخش ہوتا ہے کیونکہ گو کوئی
ملزم محض بوجہہ نیک چلنی سابق کے مستحق برأت کا نہین ہوتا ہے مگر جبکہ قیاسات دلائل
کئے جاتے ہین اور اون قیاسات اور حالات مقدمہ کے مفید یا خلاف ملزم ہونیکی
تعبیر کیجاتی ہے تو اوسوقت مین ملزم کی نیک چلنی اوسکی نسبت عمدہ خیال پیدا کرنے
مین بہت وقعت رکھتی ہے۔ اسمین کچھہ شبہہ نہین کہ بعض مقدمات ایسے ہوتے ہین کہ جنمین بجائے جبکہ ملزم کا چال چلن اچھا ہو کچھہ
اثر نہین ہوتا مگر بہت سے مقدمہ ایسے بھی ہوتے ہین کہ جنمین عمدہ چال چلن ملزم کا بہت مفید ہوتا ہے اور اسی لئے ہمارے رائے مین
اکثر موقع پر نہایت عمدہ برجستہ الفاظ کے ساتھہ نسبت نیک چلنی ملزم کے بحث کرنا چاہئے اور سب سے
آخر مین عدالت یا جوری خواہ اسیسران کی توجہہ اس مسئلہ قانونی کیطرف
کرے کہ دس مجرمون کا سزا سے بچ جانا بہ نسبت ایک ناکردہ گناہ کے سزایاب ہونیکے
بہتر ہے مائل کرنا چاہئے۔ اور اگر ملزم کے خلاف شہادت پیش کردہ مستغیث

سے کوئی شبہ ارتکاب جرم کا پیدا ہوتا ہی ہو تو بہی ملزم قانوناً مستحق ہے
کہ اوسکو شبہہ کا فائدہ دیا جاے اور ملزم بری یا رہا کیا جاے۔

باب ہفتم

طریقہ اپنے گواہون سے سوالات کرنیکا

حسب احکام دفعہ ۱۳۵ - ایکٹ شہادت دت ہند نمبر ا سنہ ۱۸۷۲ع کے اظہار گواہان کے شروع ہوتے ہین اور سوالات وہ شخص کرنا شروع کرتا ہے جو گواہ طلب کراتا ہے غرض ان سوالات سے یہہ ہوتی ہے کہ جس مدعا وہ گواہ ہے اوبن جن امور کے ثابت کرنے کے لئے طلب ہوا ہے وہ عدالت کے روبرو ظاہر کئے جاوین اپنے گواہ کا اظہار کرانا ایک نہایت مفید شاخ پیشہ وکالت کی ہے - نوجوان وکیل کو ابتدا مین اس فرض کے ادا کرنے مین بہت دقت ہوتی ہے اور اسکی کئی وجوہ ہین اوّل یہہ کہ بالعموم بوجہہ ناتجربہ کاری کے وکیل موصوف کو اپنے گواہ سے سوال کرنا اچھے طور پر نہین آتا - دوم یہہ کہ جسوقت وکیل موصوف سوال کرنیکو کھڑا ہوتا ہے اوسوقت تجربہ کار حاکم عدالت کو دیکھکر جسکی نگاہ وکیل موصوف کے نقصون پر مثل دوربین کے ہوتی ہے اور جو ہمیشہ وکیل مذکور کے نکتہ چینی کرنے مین رعایت نہین کرتا ہے وکیل موصوف کی پریشانی طبیعت زیادہ ہوجاتی ہے - تیسرے یہہ کہ اکثر وکیل موصوف کے اوہر اودہر ایسے اشخاص ہوتے ہین جنکا میلان ہمیشہ نقص ظاہر کرنیکا ہوتا ہے اور یہہ میلان طبیعت کسی قسم کی بدنیتی سے نہین بلکہ عادتاً ہوتا ہے اور جون جون وکیل موصوف کو اپنی ذاتی تجربہ کی عدم موجودگی زیادہ معلوم ہوتی جاتی ہے اوسیقدر اوسکی پریشانی بڑہتی ہے -

اس مضمون پر ہدایا لکھنے مین ہم ہرگز یہہ نہین کہہ سکتے کہ ہماری ہدایات سے ہر کل

نقص رفع ہو ہوجائینگے یا ناتجربہ کار وکیل کو تجربہ حاصل ہوجائیگا مگر ہم یہہ امید کرتے
ہین کہ ہمارے کہنے پر عمل کرنے سے ناتجربہ کار وکیل بہت سی فاش غلطیون سے
بچ سکیگا اور تجربہ کار وکلا رکے پر تو پر غلطی لگیگا - اس بات کو ہمیشہ قیاس کرتے ہین
کہ مقدمہ سچا ہے اور سب سے اوّل ہم اپنے دوستون ناتجربہ کار وکلا کو یہہ مشورہ دینا
مناسب سمجہتے ہین کہ اپنے گواہ سے سوال کرنے مین اس امر کو مدنظر رکہنا چاہئے کہ کل واقعات
جنکا باثبوت وکیل کے موکل پر ہے صاف و صریح طور پر ظاہر ہونا چاہئے ہمنے اکثر
دیکہا ہے کہ صرف گواہ کے بیان سے نصف واقعات ظاہر ہوئے اور وہ بہی ناقص طور پر
اور بقیہ واقعات بشرط موقع سوالات مکرر مین ظاہر ہونے سے کئی باقی رہگئے اگر اوس
گواہ کا قصہ خانگی طور پر بیرون عدالت بیان کیا جائے تو کل سامعین اوسکا بیان
بخوبی سمجہہ سکین گے اور اگر گواہ مذکور کو سچا آدمی جانتے ہونگے تو اوسکا بیان باور کرینگے اور مشتہ وکیل
کی ضرورت بذریعہ سوال کے واقعات کو ظاہر کرنے یا تواریخ کو مخلوط کر دینےکی نہوگی اور
واقعات معمولی سلسلہ کے ساتہہ نکل آوینگے اب سامعین کی حیثیت جب پلٹ گئی
اور گواہ کو وہی قصہ روبرو ایک عدالت انصاف کے بیان کرنا ہے تو اوّل اوسکی یہہ طبیعت
چاہیگی کہ وہ اپنے طور پر قصہ کو نہ بیان کرے کیونکہ اوس سے سوال کئے جاتے ہین
اور بذریعہ ایک سلسلہ سوالات کے علیحدہ علیحدہ ٹکرون مین اوسکا بیان قلمبند کیا جاتا ہے
اور فی الواقع ہر اقدم اوسکا قطع کلام کیا جاتا ہے اکثر گواہون کی جبکہ وہ اوّل ہی
مرتبہ بغرض اظہار دینےکو عدالت مین حاضر ہوتے ہین یہی حالت ہوتی ہے یعنی گواہ
کی طبیعت پریشان و پراگندہ ہوتی ہے اور پہر اگر اوس گواہ کا اظہار لینے کے لئے
ایک پریشان طبیعت کا نوجوان ناتجربہ کار وکیل مقرر ہو تو پہر جو کچہہ نتیجہ اوسکی شہادت
کا ہوگا اوسکو ہمارے ناظرین بخوبی خیال کر سکتے ہین سب سے اوّل گواہ کا نام و ولدیت

وغیرہ پوچھی جاتی ہے پہر نوجوان وکیل کے سامنے اوسکو ہونا پڑتا ہے اور اوسکو یہہ
حیرت رہتی ہے کہ دیکہین دوسرا سوال کیا پوچہا جاتا ہے ایسی صورت مین بہت عمدہ طریقہ
وکیل کے اختیار کرنے کے لئے اسبات کا یاد رکہنا ہے کہ گواہ کچہہ بیان کریگا اور اگر
وکیل نہو تو گواہ اپنے خاص طریقہ سے غالبًا عمدہ طور پر ادائے شہادت کریگا اسلئے
قاعدہ ذیل پر عمل کرنا مناسب ہوگا جہانتک ممکن ہو گواہ کا قطع کلام مت کرو
اور جسقدر کم سوال کئے جاینگے اوسیقدر کم سوالون کی ضرورت ہوگی۔ گواہ کا جسطور
بیان ہوتا جائے اوسپر غور نگاہ رکہنا چاہئے خاصکر یہہ بات دیکہنی کی غرض سے
کہ بیان مین غیر متعلق اور بیرون مقدمہ کوئی امر داخل نہو اسبات کا خیال رکہنا چاہئے
کہ گواہ کوئی بیان غیر متعلق مقدمہ یا سماعی نکرے کیونکہ اسمین دیر ہوتی ہے اور
سوا اسکے تضیع اوقات وکیل اور عدالت کے گواہ کو بھی زیادہ دیر تک اظہار دینے مین
پریشانی پڑتی ہے اور یہہ بات صرف قرین قیاس ہے کہ گواہ اوس پریشانی کی
حالت مین اگر کچہہ اوس فریق کے جسکا وہ گواہ ہے خلاف اور مخالف کے مفید مطلب
کہہ جائے تو کوئی تعجب کی بات نہیں ہے ہمنے بعض اوقات دیکہا ہے کہ جب گواہ سے
گواہ کے پیش کرنیوالے وکیل نے بطوالت سوال کئے اور بعدہ فریق مخالف نے
اوس سے طوالت کی جرح کی تو گواہ مذکور نے عاجز آکر جب سوالات جرح قریب الاختتام تہی
وکیل مخالف کے سوال کے جواب مین کہا کہ اب ہمکو کچہہ نہیں معلوم ہے اسقدر گواہ
کے کہتے ہی وکیل مخالف کی بن پڑی اور بہت سے امور اوسنے اور گواہ سے دریافت
کئے جنکا جواب گواہ نے ضد مین آکر یہی دیا کہ ہمکو کچہہ نہیں معلوم ہے پس جسقدر نکات
کہ طیار ہوئی تہی گواہ کے جوابات لاعلمی سے جو بوجہہ طوالت وکیل کے ضدًا ظہور
مین آئے تہے سمار ہوگئی نتیجہ بہت مفید سوالات واقعات دریافت کرنے کے لئے نہایت

معمولی سوال یہہ ہے کہ (پہر کیا ہوا) اور یہہ سوال بہ نسبت اوس سوال کے بہت زیادہ بہتر ہی جو وکیل کی مسل کے خلاصہ بیان سے اخذ کر کے پوچھا گیا ہے اور جس سے ممکن ہی کہ گواہ وکیل کی تردید کرے ہمنے دیکھا ہی کہ ناتجربہ کار وکلا بعض اوقات گواہ سے اس قسم کے سوال پوچھتے ہین کہ تمکو کاتک بدی چہٹہ سمت ۱۹۴۰ کے یاد ہی اب دیکھنا چاہیے کہ کاتک بدی چہٹہ سمت ۱۹۴۰ کوئی ایسا دن نہین ہے کہ جسکی یاد رہے اور آیا گواہ اوس دنکو یاد رکہے یا نرکہے بالکل غیر اہم بات ہی کیونکہ وکیل سوال کنندہ کا مقصد یہہ ہی کہ اون واقعات کی شہادت دیجاے جو قریب اوس وقت کے واقع ہوئی اور اگر تاریخ مذکور کا دریافت ہونا کسی طور پر اہم ہی ہو تو یہہ عمدہ طریقہ دریافت کرنیکا نہین ہی اور اگر تاریخ پوچہنا ہی منظور ہے تو گواہ سے پوچہنا چاہیے کہ آیا گواہ مذکور سمت ۱۹۴۰ مین فلان مقام پر تہا اور گواہ مذکور بلا پس و پیش جواب دیگا اور پہر گواہ سے پوچہنا چاہیے کہ یہہ کبکی بات ہے تو گواہ مذکور کہہ دیگا کہ کاتک بدی چہٹہ سمت ۱۹۴۰ کی۔ اکثر عمدہ مقدمات بیجا سوالات سے جو شروع اظہار گواہ مین پوچھے گئے بگڑ گئے اور اگر وکیل پیش کنندہ گواہ گواہ کی طبیعت کو حالت پریشانی مین چہوڑ دیگا تو ایک یا دو عمدہ سوالات جرح سے کل اوسکی شہادت بیکار ہو جائیگی اور پہر وکیل غالبًا یہہ خیال کریگا اور اپنے موکل سے کہیگا کہ اگر ایسا بیوقوف گواہ نہوتا تو ہم ضرور مقدمہ مین کامیاب ہوتے۔

مگر یہہ تعجب کی بات ہی کہ گو ناقص سوال فریق اوّل سے بے شمار نقصان پہونچتا ہے تاہم وکالت کی اس شاخ پر بہت کم توجہ کیجاتی ہے ہر شخص اسکام کو اسقدر آسان سمجہتا ہے کہ گویا غلطی ہونا غیر ممکن ہے لیکن واقعی دیکہو تو یہہ سب سے مشکل و اہم کام ہے کیونکہ جو کچھ وکیل کی شہادت ہی وہی اوسکا مقدمہ ہی یا یون کہو کہ شہادت پر وکیل کا مقدمہ مبنی ہے سوال دریافت کرنے مین گواہ کیطرف بدمزاجی نہ ظاہر کرنا چاہیے

اگر گواہ بیوقوف ہی تو وکیل کی بدمزاجی یا دہمکی سے جیسا کہ اکثر دیکہنے مین آتا ہے
گواہ مذکور کو کچہہ مدد نہلیگی جسقدر گواہ بیوقوف زیادہ ہوا وسیقدر وکیل کو زیادہ صابر
ہونا چاہئی ہر سوال متعلق مقدمہ اور بالفاظ سریع الفہم ہونا چاہئی اور ایسی طریقہ سے
سوال پوچہنا چاہئی کہ اوسکا تعلق مقدمہ سے گواہ مذکور کو ظاہر ہو سوال بلا موصل
الی المقصود ہونیکے ایسا ہونا چاہیے کہ جس سے بجائے امتحان یادداشت گواہ کے
واقعات کی گواہ کو یاد آجاوے ۔

دوسرا نہایت مفید قاعدہ اپنے گواہ سے سوال کرنے مین یہہ ہی کہ ترتیب وقت کا ہمیشہ
لحاظ رکہنا چاہئی گو یہہ قاعدہ بہت صاف وصریح معلوم ہوتا ہی مگر ہمنی دیکہا ہی کہ اکثر
اسپر عمل نہین کیا جاتا ہی یہہ سچ بات ہی کہ جج اپنی خلاصہ شہادت صحیح رکہنی کی غرض سی
بیان کے خاص واقعات کو کسیقدر ترتیب کے ساتہہ قلمبند کر لیتا ہی مگر جب کوئی ناتجربہ کار
جونیر وکیل ایک تفصیل ایک مقام پر اور ایک تفصیل دوسرے مقام پر غلط واقعات
و تواریخ کے ساتہہ بلا کسی ترتیب کے ملا دیتا ہی تو اوسکو بڑی دقت ہوتی ہی اور واقعات
کو ترتیب دینی مین کس طرح کیسی چالین سوچہنا ہوتی ہین اور باعث صدیع ہوجاتے ہین
بعض اوقات ہمنی دیکہا ہے کہ جب مناسب طریقہ کے ساتہہ باعتبار ترتیب وقت گواہ
اپنا بیان کرتا ہی تو وکیل اوسکا قطع کلام کر کے اوس سے پوچہتا ہی کہ اچہا بتلاؤ کہ جب
تمنی مدعا علیہ سی گفتگو کی تب کیا کہا گیا ایسی صورت مین سلسلہ بیان کا شکست اور
گواہ پریشان ہوجاتا ہی اور ترتیب مین فرق پڑجاتا ہی اور صرف یہہ ہی نہین بلکہ
حاکم عدالت کی بہی طبیعت پریشان ہوجاتی ہی کیونکہ بصورت سوال مذکور کے اہم ہونیکی
جج کا خلاصہ تبدیل کیا جائیگا اور غالباً بے ترتیب ہوجائیگا پس ظاہر ہی کہ وکیل کو بطور
لازمی اسطور سی سوال کرنا چاہئی کہ ہر واقع اپنی موقع مناسب پر بالترتیب رکہا جائے

اور کل حالات متعلق مع گفتگو کے جو اوس واقعہ سی نسبت رکہتے ہون اوسکی سلسلہ مین بیان کیے جائین تاکہ ہر امر صحیح بیان ہوتا جائے ختم ہوتا جائے اگر کوئی وکیل ایسا نکرے یا نکرے تو موکل کا بلا ایسی وکیل کے ہونا زیادہ مناسب ہے پس ہماری رائے مین قاعدہ ذیل کی تقلید کرنا لوازمات پیشہ وکالت مین سے ہے۔

قاعدہ۔ واقعات اوس ترتیب سی جسمین وہ واقع ہوئے ہین مع گفتگو متعلقہ بشرط اہم اور مفید ہونیکے اور نیز معاملات خفیف بشرط اہم ہونیکے رکہنا چاہئے۔

دوسری بات یہہ ہے کہ ایسی سوال کہ تم ہم سے بہت کہو کہ کیا کہا گیا بلکہ کیا کیا گیا یا انکہ کیا اوسنے فلان بات کہی تہی مگر یہہ مت بتلاؤ کہ اوس نے کیا بات تمسی کہی ایسی صورت مین بعض اوقات مجوز کے دل مین یہہ شبہہ پیدا ہوتا ہے کہ وکیل کو یہہ خوف ہی کہ اوسکا گواہ کوئی ایسی بات نکہے جس سے اوسکا مقدمہ بگڑ جائے اور جو واقعی اور اصلی بات ہی۔ اسکے بعد ہم اپنی وکلا ناظرین کتاب کو یہہ مشورہ دینگے کہ اپنے خاص گواہ سی کبہی سوال جرح نکرین بعض اوقات ہم دیکہتے ہین کہ وکلا اپنے گواہون سے بلا جانے بوجہے سوالات جرح کرنے لگتے ہین یہہ عمل بالکل بیجا ہے اور خلاف احکام دفعہ ۱۵۴۔ ایکٹ شہادت ہند کے ہی جسکی رو سے ضرور ہی کہ بصورت نائے منشاء وکیل اپنے گواہ سے سوالات جرح عدالت سے اجازت لیکر کرسکے۔ سوالات جرح اپنے گواہ سے کرنے مین گواہ کی طبیعت پریشان ہوجاتی ہے اور گو ابتدا مین گواہ مذکور کی حالت پریشان نہ معلوم ہو مگر بالآخر گواہ مذکور سوائے صورت خاص کے مشتبہ ہو جاتا ہے ایسی سوالات کہ آیا تمکو اسبات کا پورا یقین ہے یا یہہ کہ جو باتین تمنے اوپر بیان کی ہین تمہاری چشم دید ہین یا سماعی ہین یا آیا تمکو پورا یقین ہے کہ تمہاری ہاتہہ مین روپیہ تہا زیادہ تر متعلق سوالات جرح سی ہین سوالات موصل الی المقصود ہرگز اپنی گواہ سی نہ پوچہنا چاہئے

ایسے سوالات کی صرف سوالات جرح مین ایکٹ شہادت ہند دفعہ ۱۴۳ کی رو سے اجازت ہی مگر اپنے گواہ سے دریافت کرنیکی از روئے دفعہ ۱۴۲ ایکٹ مذکور ممانعت ہی اسکے سوائے شہادت جو بجواب سوالات موصل الی المقصود کے ہو نہایت ضعیف قسم کی ہوتی ہے اور بالخصوص معاملات اہم کی نسبت سوالات موصل الی المقصود سے باحتیاط تمام پرہیز کرنا چاہئے -

ہم دیکھتے ہین کہ اکثر اوقات ناتجربہ کار وکلا اور بعض اوقات تجربہ کار وکلا بھی بہت جلد جلد سوال کرتے ہین اور جج کو اونسے بدرجہ مجبوری یہہ کہنا پڑتا ہی کہ آپکو یہہ خیال نہین ہے کہ ہمکو جوابات گواہ کے لکھنا ہین اسمین کچھہ شبہہ نہین جب گواہ اظہار موافق اپنے مطلب کے دیتا ہے تو خواہش یہہ ہوتی ہے کہ اوس سے جلد سوال کئے جائین مگر وکیل کو اس بات کی احتیاط کرنا فرض ہے کہ سوالات اسقدر سہولت سے پوچھے کہ جو کچھہ گواہ جواب دے وہ جج لکھہ سکے سوائے اوس صورت کے کہ کوئی خاص شبہہ ہو گواہ سے جواب دوبارہ نہ دریافت کرنا چاہئے بار بار وہی جواب دریافت کرنے مین یہہ خطرہ ہے کہ گواہ نادانستہ جواب کو بدل دے گواہ کا بیان اوسکی طریقہ کے موافق معمولی طور پر ٹہونا چاہئے اور جیسا کہ تنے اوسنے بیان کیا اوسکا قطع کلام نکرنا چاہئے مگر اسکا خیال رکہنا چاہئے کہ گواہ مذکور غیر متعلق اور سماعی بیان کو نکرنے پاوے اور جسقدر کہ سوال کنندہ کے مقدمہ کے لئے مفید ہو چہوٹی چہوٹی بات تک دریافت کرلینا چاہئے ۔ دوسری غلطی قابل لحاظ یہہ ہے کہ ہم دیکھتے ہین کہ بعض اوقات گواہ پورا جواب نہین دینے پاتا ہے یعنی کل حال جو وہ کسی معاملہ اہم کی نسبت جانتا ہے نہین کہنے پاتا ہے کہ ایک واہیات سوال کسی غیر اہم امر پر کیا جاتا ہے مثلاً کسی سوال کا گواہ جواب دے رہا ہے اور جواب نصف ختم نہین ہونے پاتا ہے کہ اوس سے

یہہ سوال پوچھا گیا کہ وہ کیا وقت تہا یا تمنے لالہ الفت رائے کو اس سے پہلے بہی کبہی دیکہا تہا ایسی صورت مین امر اہم کی نسبت گواہ کا نصف جواب رہگیا اور شاید بقیہ نصف ہو فایدہ کا تہا بغیر کہا رہگیا ہمنے بعد اختتام اظہار کے گواہ کو یہہ کہتے سنا ہے کہ وکیل نے ہمسے یہہ سوال ہی نہین پوچہا اور اگر وکیل ہمکو کہنے دیتا تو ہم ضرور کہتے اگر وکیل کا سوال اہم ہو تو ضرور ہے کہ اوسکا کل جواب لکہا جائے اور اگر غیر اہم ہے تو اوسکا پوچہنا بیجا ہے لیکن اگر ایک مرتبہ پوچہہ لیا گیا ہے تو وکیل کو چاہیے کہ اوسکا کل جواب لکہہ جانے دے تاکہ ایسا نہو کہ وکیل کے خلاف کسی قسم کا نتیجہ اخذ ہو ۔

سوالات کو عمدہ طور پر ترتیب دینا ایک بہت مفید بات ہے اور یہہ صرف بہت توجہہ کے کام مین لانے سے ہو سکتی ہے محض تجربہ وکالت اس مقصد کے پورا کرنے کے لئے کافی نہین ہے بلکہ عدالتہائے مفصل مین جن لوگون کے پاس کام وکالت کا زیادہ ہوتا ہے اونکی طبیعت مین بجائے اختصار کے طوالت بہت زیادہ آجاتی ہے اور زیادہ الفاظ استعمال کرنیکا میلان اونکا ہو جاتا ہے اس سے ہماری غرض طوالت سوالات سے ہے نہ کہ طریقہ دریافت سوالات کی سہولت سے کے ساتہہ مختصر معمولی سریع الفہم الفاظ مین سوالات پوچہنا چاہیے اور ہر جزو شہادت کا علحدہ اور سریع الفہم اور اپنے موقع مناسب پر ہونا چاہیے ورنہ اوس وکیل کیطرف سے جسنے گواہ کو پیش کیا مسل ناکمل رہتی ہے ۔ گواہ سے سوال اسطور پر کرنا چاہیے کہ کچہہ یا جو کچہہ وہ کہتا ہے اوسکو سوال کنندہ سچا باور کرتا ہے اور اگر سوالات جس طرح مین گواہ بگڑ جاوے تو وکیل کا کچہہ قصور نہین ہے ایسے مقدمہ کے ہارنے مین جسکی

گو ان کی تائید نکر سکین کچھہ شرم کی بات نہین ہے

باب ہشتم

طریقہ سوال جرح کرنیکا

پیشہ وکالت مین سوائے اپنے گواہ سے سوال کرنیکے اور کوئی کام نہ یا وہ اہم یا دشوار سوال جرح کرنے سے نہین ہے یہہ نہایت خطرہ ناک شاخ پیشہ وکالت کی ہے ازانجا کہ اسکی غلطیان ہمیشہ قریب لاعلاج ہوتی ہین ۔ سوالات جرح اگر مناسب طور سے کئے جائین تو سچائی کے دریافت کرنیکے لیئے بہت مفید اور اثر پذیر طریقہ ہے ۔ ٹیلر صاحب اپنی کتاب قانون شہادت مین فرماتے ہین کہ سوال جرح کے ذریعہ سے تعلق گواہ کا فریقین مقدمہ اور شی مدعا بہا سے اور نیز اوسکے اغراض اور اوسکے خیالات اور اوسکی نیت اور اوسکا چال چلن اور اوسکی تعصبات اور اوسکے وہ وسائل جن سے اوسکو صحیح علم اون واقعات کا ہوا جنکی وہ شہادت دیتا ہے اور وہ طریقہ جس سے کہ اوسنے وسائل مذکور کو اختیار کیا اور اوسکے قوائی ممیزہ اور حافظہ اور بیانیہ سب پوری طور پر متحقق ہوکر عدالت کے سامنے واضح طور پر پیش ہوتے ہین تاکہ اوسکی اظہار کی وقعت معلوم ہو اور عدالت جسکو گواہ کے طرز بیان پر نظر کرنیکا موقع حاصل ہے اوسکی شہادت کی نسبت صحیح رائے قایم کر سکے اور گواہ کے لیے جسکی جانچ بذریعہ سوال جرح معقول کیجائے یہہ امر آسان نہین ہے کہ عدالت کو دہوکا دے کیونکہ چاہیے جیسی چالاکی سے جہوٹ کی بناوٹ کے گئی ہو مگر اوسمین کل حالات جن سے سوال جرح متعلق ہو سکتے ہین داخل نہین ہو سکتی ہین ۔ (دیکھو ٹیلر صاحب کا قانون شہادت دفعہ ۱۲۸۱) واقعی جناب ٹیلر صاحب کا یہہ فرمانا بہت بجا ہے اور اسمین کچھہ شبہہ نہین کہ

جو وکلا ر سوالات جرح لیاقت اور خوش اسلوبی کے ساتھہ کرنا جانتے ہین اونکے سوالات کرنیکے بعد ممکن نہین کہ گواہ کا صدق وکذب صاف طور پر معلوم نہو جاوے۔ سوالات جرح کا ایک ایسا حق مستقل ہے کہ کوئی شہادت کسی شخص کے مقابلہ مین داخل نہین ہو سکتی جب تک کہ اوسکو ایک مرتبہ منصب سوال جرح کرنیکا نہ ملا ہو گو سوال جرح گواہ کے امتحان کے لئے بڑی تیز اور مضبوط کسوٹی ہے مگر اسمین کچھہ شبہہ نہین کہ وہ بہت خطرناک بھی ہے قانون دانون نے سوال جرح کو مثل دودہاری تلوار کے کہا ہے اور اسمین کچھہ شبہہ بھی نہین ہے کہ یہہ ایک دودہاری تلوار ہے جس سے وہ شخص جو اوسکو استعمال کرتا ہے اوسیقدر زیادہ زخمی ہوتا ہے جیسا کہ وہ شخص جسکے اوپر وہ چلائی جاتی ہے سوال جرح کا اپنی فائدہ کے ساتھہ کرنے کے لئے بہت تجربہ اور لیاقت جبلی چاہئے تمام اور ناتجربہ کار وکلا کو ہم اکثر دیکھتے ہین کہ وے اپنے مقدمہ کو بہ نسبت فائدہ کے سوال جرح کے ذریعہ سے بہت زیادہ مضرت پہونچاتی ہین مگر کاروائی عدالتی کی اس شاخ مین نوجوان وکیل کو اپنی نمایش دکہلانیکا بہت اشتیاق ہوتا ہے تجربہ کار اور ہوشیار وکیل بوقت سوال جرح کرنیکے اس بات کو یاد رکہتا ہے کہ گواہ اوسکا مخالف ہے اور اوسکے مقدمہ کی مضرت پہونچانے کے لئے نظر کرتا ہے ہر سوال جرح جو گواہ سے کیا جاوے اوس سے غالبًا وہ بات جو سوال فریق اول مین گواہ ظاہر نکر سکا ہو گواہ مذکور کے ظاہر کرنیکا خوف ہوتا ہے اور سوال مکرر مین اوسکی تائید کا خوف ہوتا ہے پس جب تک کہ کوئی عمدہ وجہہ یہہ باور کرنیکی نہو کہ گواہ کی شہادت شکست ہو جائیگی یا اوسکی شہادت کو کسیطور پر صریحًا یا حیلتًا مضرت پہونچیگی یا اوسکی حلف دروغی مین سزا ہوگی بہت سخت جرح کرنا چاہئے بعض اوقات سوال جرح مین ایک دو سوال بطور نمایش اور بناوٹ کے اسلئے پوچھے جاتے ہین کہ وکیل گواہ

کو بلا سوال نجانے دیکو اور کچھہ سوال گواہ کے اعتبار مین فرق ڈالنے یا اوسکے حافظہ کے ضعف ظاہر کرنیکے لئے پوچھے جاتے ہین بعض اوقات سوال جرح کا یہہ مقصد ہوتا ہے کہ کچھہ ایسا ایک جواب گواہ سے لیا جائے کہ جو آگے بڑہکر سوال کرنے والیکے لئے فائدہ دی مگر بالعموم ہم اپنے وکلاء ناظرین کو یہی رائے دینگے کہ وہ حتی الامکان سوال جرح بہت ہوشیاری اور غور اور احتیاط سے کرین ۔

ممکن ہے کہ سوال جرح مین ایک غلطی ایسی ہو کہ سوال کرنے والے کے مقدمہ کے لئے زہر قاتل کا اثر رکہی اور یہہ بہی ممکن ہے کہ ایک سوال جرح سے بہت سی شہادت کے لئے راستہ کہل جائے اور وہ کثیر شہادت جرح کنندہ پر غالب آجائے مثلاً کوئی بات اہم و ضروری سوال فریق اول مین ظاہر نہین ہوئے اور اوسکو یا اوس سے متعلق کوئی بات سوال جرح مین دریافت کی گئی تو سوال مکرر مین مخالف کو پورا موقع اوس بات کے ظاہر کرنیکا ملجائیگا دوسرا خطرہ جسکی نسبت سوال جرح کرنے مین لاپرواہی نکرنا چاہئے یہہ ہے کہ مثلاً بار بار ایک سوال گواہ سے جو سوال کا جواب نہ دیا چاہتا ہو نکرنا چاہئے جب وکیل کو یہہ معلوم ہو کہ گواہ اوس شہادت کو جسکی اوسکو تلاش ہے ہر گز نہین دیا چاہتا اور وکیل گواہ کو قریب اوس موقع کی کہ جہان تک اوسکے جانیکی امید ہوسکتی ہے لیگیا تو اوسکو زیادہ آگے بڑہانیکی کوشش کرنا ہمیشہ خطرناک ہوتی ہے اگر وکیل کو جواب قریب اثبات مین ملگیا ہے اور جسپر بہی وہ گواہ پر زور ڈالے تو ممکن ہے کہ گواہ ناراض ہو کر صریح نفی مین جواب دے یہہ خطرے جو ہمنے سوال کے اوپر بیان کئے ہین انکے علاوہ اور بہی خطرے اوس شخص کو جو اصول پیشہ وکالت سے ماہر ہوا چاہتا ہے معلوم ہوسکتی ہین ان خطرون سے وکیل صرف احتیاط کے ساتھہ غور اور مطالعہ کرنے سے بچ سکتا ہے محض زیادہ مقدمون مین وکیل ہونے سے اس خطرہ سے وکیل نہین بچ

سکتا ہی اور ممکن ہے کہ سوال جرح کی غلطی کی وجہہ سے وکیل کا کوئی اچھا مقدمہ بگڑ جائے
اور بہت سے اوسکے موکل اوسکو چھوڑ دین سوال جرح کو ایک قسم کی طبعی کشتی مابین
وکیل و گواہ کے تصور کرنا چاہیے اور اِسی وجہہ وکیل کے لئے ضرور ہے کہ اوسکو فطرت و چال
چلن انسانی کا علم حاصل ہو - کامیابی سے سوال جرح کرنیکے لئے وکیل کو اپنا مزاج
بہت اچھا رکھنا چاہئے اچھا سہولت کا مزاج ایک صفت منجملہ صفات ضروری اچھے وکیل
کے ہی چڑچڑے مزاج کے لئے یہہ بہانہ بنانا کہ کمزوری یا بدہضمی یا نا امیدی کی وجہہ سے ہوا بالکل
فضول ہے وکیل پر فرض ہے کہ واسطے فائدہ اپنے موکل کے اپنا مزاج سہولت پر رکھے
اگر کوئی وکیل جبلی چڑچڑی مزاج کا آدمی ہو تو اوسپر فرض ہی کہ جب تک وہ مقدمہ
مین پیروی کرے اپنی طبیعت کے چڑچڑے پن پر غالب رہے کیونکہ جو آدمی غصہ مین
ہوتا ہی اوسکا مطلب کچھہ اور ہوتا ہے اور اوسکی زبان سی اور کچھہ نکلتا ہی اور ایسی صورت
مین وکیل مذکور کا مقدمہ ہار جانا کوئی تعجب کی بات نہین ہے بد مزاجی ایسی چیز ہی کہ عدالت
کا تو کیا ذکر ایک چھوٹے سے بچہ کو بھی معلوم ہو جاتی ہے اور اگر وکیل کو کچھہ بھی علم انسانی
ہی تو جب گواہ کا اظہار فریق اوّل کراتا ہے اوسیوقت اوسکو معلوم ہو جائیگا کہ گواہ
کس قماش کا آدمی ہے اور وہ اسبات کا تصفیہ کر سکیگا کہ آیا گواہ نے بیان حفظ یاد
کر لیا ہے بصورت بیان مذکور کے زیادہ پیچیدہ ہونیکے ممکن ہے کہ کل بیان اوسکا صحیح نہو
مگر وکیل گواہ کا طریق ادائے شہادت اور اوسکی نظر اور اوسکی زبان اور اوسکی گفتگو
اور اوسکی حرکات و سکنات اور اوسکے اشارات سی یہہ دریافت کریگا کہ آیا وہ سچا گواہ ہی
یا جھوٹا ہی یا جزواً جھوٹ اور جزواً سچ بیان کر رہا ہی اور سوائے اسکے یہہ بات بھی وکیل دریافت
کر سکیگا کہ آیا گواہ کو کسی فریق کی طرفداری اور کسیکے نقصان پہونچانیکا میلان
ہی یا نہین -

اگر گواہ مذکور کا رجحان مخالف کیطرف ہے تو وکیل کو اوس سے فارغ ہونے مین بہت کم
وقت ہوگی کیونکہ وکیل موصوف کے لئی بہت آسان ہوگا کہ اپنے سوالات سے رفتہ رفتہ
اوسکی طرفداری ایسی ظاہر اور آشکارا کرا دے کہ عدالت کی نگاہ مین اوسکی بہت کم
وقعت ہوجائے اور طرفدار گواہ سے سوال جرح کرنے مین مناسب ہوگا کہ اوسکی
طرفداری اوّل ہی موقع پر ظاہر کردیجائے اور اگر آخر مین ظاہر کیجائے گی تو جو اثر مجوزکے
دلپر اوسکی شہادت سے جم گیا ہی اوسکو دور کرنیکے لئے وہ کافی نہوگی غرضکہ طرفداری
یا تعلق گواہ کا سوال جرح مین اوّل ہی ظاہر کردینا چاہئی اور اس بات کو یاد رکھنا
چاہئے کہ بالکل بلا تعلق اور بلا طرفداری خود مختار گواہ بہت کم ہوتے ہین - یہہ بات
یاد رکھنی کی ہے کہ کوکسی شخص کو بطور گواہ کے مجبوراً حاضر ہونا پڑا ہو مگر وہ اپنی شہادت
بلا کسی غرض کے ندیگا خواہ غرض مذکور کم ہو یا زیادہ وکیل کو مناسب ہے کہ اوس غرض کو
دریافت کرے اور اگر وکیل موصوف غور سی نگاہ کریگا اور توجہہ سی اظہار گواہ سماعت کریگا
تو اوسکو غرض مذکور معلوم ہوجائیگی وہ شخص جسکی غرض صرف اوسقدر بیان کرنیکی ہی
جسقدر وہ جانتا ہی تو وہ اس بات کو ہر لفظ اور اشارہ اور نگاہ سی ظاہر کریگا اور اوسکی
طی کرنے مین وکیل کو زیادہ دقت نہوگی بشرطیکہ وکیل موصوف اوس سے ہوشیاری سے
سوال جرح کرے یعنی اوس سے اوسطور پر سوال پوچھے کہ اوسکے جواب بعید الفہم نہوجائین
اور اوس سے وکیل کو اسطور پر برتاؤ کرنا چاہئے کہ اوّل تو جو کچھہ وہ شہادت دے
اوسکو سنے اور اگر اوسکی شہادت وکیل کے مقدمہ کے موافق ہو تو کچھہ نہ پوچھے اور اگر موافق
نہو تو جو امور اوسنے وکیل موصوف کے مقدمہ کے خلاف بیان کئی ہین اونپر سوال جرح
کرلے طرز عبارت کی نسبت جیسا کہ ہم نے پیشتر بیان کیا ہے ہر شخص کی خاص ہونا چاہئے
جو شخص کہ دوسرے کی نقل کرتا ہی اوسمین وہ بات جو انسان کو کسی فن مین اعلیٰ درجہ پر مشہور

دینے کے لئے ضرور ہے یعنی جودت جبلی نہین ہوتی اور طریقہ کی نسبت ہم یہہ کہینگے کہ سب سے
زیادہ لائق اور ذیعلم وکلا کا طریقہ اختیار کرنا چاہئے بہت مشہور آدمیون مین بالعموم
بناوٹ نہین پائی جاتی اور سہولت اور اوسط درجہ کا طریقہ بالعموم بہت اثر رکہتا ہے
اس سے ہماری یہہ غرض نہین ہے کہ وکیل ایسی سیدہی طرح سے گواہ سے سوال کرے کہ وہ
اوسکی کچہہ حقیقت نہ سمجہے بلکہ گواہ کو ٹہیک اوسکی حیثیت پر رکہنے کے لئے سختی آواز اور
طریقہ کی جسقدر کہ وہ خود تو تیری سے مطابق ہو اکثر ضرور ہوتی ہے اور اوسکی ذریعہ سے
اگر گواہ مین کچہہ بہی پیچ ہوتا ہے نکل آتا ہے مگر اس سختی کو تہذیب سے عمل دینے مین
اوسکی قوت کو ترقی ہو جاتی ہے بجائے اسکی کہ سختی مذکور بیہودہ الفاظ کے ذریعہ
سے زیادہ سخت کر دیجائے - اگر کوئی شخص عمدہ سوالات جرح کرنیکی لیاقت پیدا کرنا
چاہے تو بہت عمدہ طریقہ اوسکے لئے یہہ ہے کہ نہایت لایق سوال جرح کرنیوالے کی طرز
پر غور کرے اور اوسی اختیار کرے اور انسانی فطرت یعنی دنیا کے طور و طریق کا علم
حاصل کرے یہہ ممکن ہے کہ ایک شخص کی طبیعت بہ نسبت دوسرے کے زیادہ تر تیز
ہو مگر بہت تیز طبیعت والے کے لئے بہی عمدہ لیاقت سوال جرح کرنیکی لئے مدت کی تعلیم
اور غور اور تجربہ کی ضرورت ہے اور یہی وجہہ ہم اپنے نوجوان ناتجربہ کار وکلا ناظرین کو
یہی مشورہ دیتے ہین کہ حتی الامکان سوالات جرح بہت کم کرین اور اگر وہ اپنے موکل کو
فائدہ نہ پہونچا سکین تو اوسکو نقصان بہی نہ پہونچاوین اور یہہ بات بے کم و کاست
صحیح ہے کہ جسقدر وکیل کی لیاقت اور علم و تجربہ زیادہ ہونگے اوسیقدر وہ اپنا مطلب
کم سوالات سے حاصل کر سکیگا - اب ہم چند قواعد نسبت سوالات جرح نذر ناظرین
کرتے ہین - کسی گواہ سے سوال جرح کرنے مین عمدہ قاعدہ یہہ ہے کہ گواہ سے کبہی کوئی
ایسا سوال نہ پوچہا جائے جسکا جواب سوال کنندہ کے مقدمہ کے خلاف ہونیکی امید

سوائے بصورت خاص ضرورت کے اس قاعدہ سے انحراف نہونا چاہئے ایک سوال بابت سلسلہ سوالات کے پہنچنے کی اسقدر زیادہ طریقے ہین کہ اگر وکیل کوئی سوال ایسا پوچھے جس سے اوسکے موکل کا صریح نقصان کثیر لازم آتا ہو تو فی الواقع اوس سے وکیل کی کند ذہنی ظاہر ہوگی شاید ہمارے ناظرین اس قاعدہ کے جواب مین یہہ کہین کہ ہر شخص اس قاعدہ کو جانتا ہے اسکی لکھنے کی کیا ضرورت ہے ہم اس بات کو تسلیم کرکے یہہ کہتے ہین کہ گو اس قاعدہ کو سب اشخاص قانون پیشہ جانتے ہین مگر یہہ فرمائی کہ اسپر عمل کتنے صاحب فرماتے ہین یہہ بات اکثر یہان کے وکلا مشغلین دیکھی جاتی ہے کہ برابر ایسے سوالات کرتے جاتے ہین جنکے خطرناک جواب ہوتے ہین اور جن سے اکثر اوقات اونکا مقدمہ بگڑ جاتا ہے مگر تھوڑی سی ہوشیاری کے ساتھ اگر سوال کئے جاوین تو رفتہ رفتہ گواہ سے مطلب حاصل ہوسکتا ہے اور تھوڑی تھوڑے حصون سے کل بات مطلب کی دریافت ہوجاتی ہے فن وکالت مین چھوٹی چھوٹی باتون پر کم توجہہ کیجاتی ہے گو اکثر اوقات انہین چھوٹی چھوٹی باتون پر مقدمہ مبنی ہوتا ہے اور جب وکیل کل بات کو تھوڑے تھوڑے حصون سے دریافت کرلے تو پھر پوری بات گواہ سے نہ پوچھنا چاہئے کیونکہ اوسمین یہہ خطرہ ہے کہ پوری بات سے شاید گواہ انکار کردے اگر سلسلہ جوابات گواہ سے بلا اختیار ایک ہی نتیجہ اخذ ہوتا ہو تو وہ نتیجہ عدالت کو ظاہر ہوجاویگا بلا اسکے کہ گواہ کی توجہہ اوسکی طرف مائل کیجائے اگر وکیل کسی خاص سوال کا جواب (اپنی موافق مطلب) حاصل کیا چاہئے تو وکیل موصوف کو چاہئے کہ اوس سوال کو نہ پوچھے اور اسکی یہہ وجہہ ہے کہ اگر وکیل خاص سوال پوچھیگا تو گواہ اوسکا مطلب سمجھ جائیگا اور ہوشیار ہوجائیگا اور بالکل وکیل کی خواہش کے موافق جواب نہ دیگا اور جہانتک ممکن ہوگا جواب دینے سے گریز کریگا ایسے موقع پر سوال جرح کرنے والے کی

فراست اور لیاقت کا کام ہی ایک وکیل پریشان ہو کر بیٹھہ جائیگا دوسرا وکیل جو فن وکالت جانتا ہی اپنی خواہش کے موافق جو چاہتا ہے دریافت کر لیگا اور ایسی صورت مین احسن طریقہ یہہ ہوگا کہ چند ایسے سوالات پوچھے جاوین جن سے وہ امر جسکا دریافت کرنا مطلوب ہو ظاہر نہوتا ہو مگر اونکی جواب سے وہ امر ظاہر ہوجاے اور اسطور پر وکیل کا مطلب پورا ہوجائیگا جبکہ ایک مرتبہ مفید مطلب جواب ملجاوے تو سوال کا اعادہ کرنا خلاف فن وکالت اور داخل نادانی ہے بعض وقت وکلا سوالات جرح مین دو یا تین سوالات متواتر بلا منتظر رہنے کسی جواب کے کرجاتی ہین یہہ طریقہ نامناسب ہے اور اگر وکیل فی الواقع کامیابی کے ساتہہ سوال جرح کرنا چاہے تو اس سے پرہیز کرے اور نیز ایسے سوال نہ پوچھے جو اوسکے مخالف کے مفید مطلب ہون۔

دوسرا عمدہ قاعدہ یہہ ہے کہ سوال جرح مین کوئی ایسا سوال نہ پوچھا جاے جسکی وجہہ سوال کنندہ بیان نکرسکے۔ اکثر نئے وکیل سوال جرح پوچھنے کو بلا اس خیال کے کہ کیا پوچھتے ہین کہڑے ہوجاتے ہین اور پہر گواہ سے سوال فریق اول پوچھنے لگتے ہین گویا سوال فریق اول جو پہلے ہوچکے ہین اونکا کافی اثر عدالت پر نہین ہوا تہا ایک ذیعلم جج نے ایک نئے وکیل سے کیا خوب کہا تہا کہ سوال جرح کے معنی سوال فریق اول کو زیادہ زور کی آواز سے پوچھنے کے نہین ہین اور یہہ بات صرف بوجہہ عدم تجربہ اور ناواقفیت اصول اولین سے جنپر وکیل کو عمل کرنا چاہئے ہوتی ہے یہہ صحیح ہی کہ تہوڑی سے تجربہ سے وکیل کو اپنا نقص معلوم ہوجاتا ہے مگر ان ہدایات کے ذریعہ سے ہماری یہہ غرض ہے کہ ناتجربہ کار وکیل اس نقص سے فورًا بلا اوس تکلیف وہ تجربہ کے جو بہت سی غلطیون کے اور کتنی ہی موکلون کا خون کرنیکے بعد حاصل ہوتا ہی واقف ہوجاے

تیسرا قاعدہ عمدہ یہہ ہے کہ تشریحات کی غرض سے سوال جرح نکرنا چاہئے بجز اوس صورت کے

که مقدمه کی اغراض کے لئے تشریح کی ضرورت ہو اسمین کچھہ شبہہ نہین ہے کہ ایک پوشیدہ
بات کے صاف کرنے مین سوال جرح مین ایک قسم کی نمائش پائی جاتی ہے مگر اکثر اوقات
تشریح وکیل کے لئے ہو جب اشد نقصان ہوگی اور وکیل کو معلوم ہوگا کہ جس بات کو
اوسکا مخالف صاف نکرسکا تہا اوسکو وکیل موصوف نے اپنے سوال جرح مین صاف کردیا
پس ذراسی نمائش کی خاطر سے اپنے موکل کا نقصان کرنا داخل عمدہ وکالت نہین ہے
گفتگو کے اختلافات خفیف کی بابت سوال جرح کرنا بالعموم فضول ہے اور بطور امتحان
سچائی کے بالکل بیکار ہے ایک مقدمہ مین اسٹیفن صاحب جسٹس مشہور و معروف
مصنف ایکٹ شہادت ہند (نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۲ع) نے کیا خوب کہا تہا۔ میری رائے مین سوالات
بغرض اختلافات نسبت گفتگو کے پیدا کرنیکو پوچہنا نہایت زیادہ دقت کا ضایع
کرنا ہے امور اہم پر سوال جرح کرنا مفید ہوتا ہے اگر دو شخص کسی گفتگو کا جواب مین
دو ونیعلم کونسل (وکلا) کے پہلے سوا گہنٹہ ہوئی حال بیان کرین تو مجہکو اندیشہ ہے کہ
اونکی بیانات مین بہت زیادہ اختلاف ہوگا۔ صداقت کا امتحان امور اہم مین بذریعہ
اختلافات بیان کے ہونا چاہئے اور دیگر امور کے اختلافات محض یادداشت یا قوت
بیانیہ کو مدد دیتی ہین سوال جرح کرنیوالے وکیل کو ہمیشہ ہوش مین ہونا چاہئے
اور اگر اوسکی صورت محض ایسی شخص کے ہوگی جو صرف ایک مجمع کی طبیعت بہلانیکی کوشش
کررہا ہے تو اوسکا عمدہ اثر نہوگا اور اوس سے یہہ معلوم ہوگا کہ وکیل کو اپنی خاص مقدمہ
پر اعتبار نہین ہے شروع سے آخر تک اور ہر نوبت مقدمہ مین وکیل کو اس بات کا اظہار
کرنا چاہئے کہ جس مقدمہ مین وہ پیروی کررہا ہے اوسکو وہ صحیح باور کرتا ہے ممکن ہے
کہ فی الواقع وکیل اپنے مقدمہ پر بہت اعتبار نرکہتا ہو مگر ممکن ہے کہ اوسکی رائے غلط ہو
اور ہرگاہ وکیل دوسرے شخص کے حقوق کا پیروکار ہوتا ہے اوسکو چاہئے کہ اپنے آپ کو منجملہ

ظاہر کرے کیونکہ اس طریقہ پیروی کا وکالت مین بہت بڑا اثر ہوتا ہے اور شخص جانتا ہے کہ ایک لہجہ سے سوال کے جواب کی ترغیب ہوتی ہے اور دوسرے لہجہ سے اگر وہی سوال پوچھا جائے تو ایسی ترغیب نہین ہوتی ہے سوال جرح کرنے مین وکیل کو جہان تک ممکن ہو اظہار خصوصت کا نکرنا چاہئے کیونکہ اسکا اثر حاکم عدالت کے دل مین برا پیدا ہوتا ہے وکیل کو مناسب ہے کہ سختی کو ملائمت کے ساتھہ کام مین لاوے مگر نسبت طرز عبارت سوال جرح کے کوئی خاص یا کلیہ قاعدہ قرار نہین دیا جاسکتا ہے مشورہ کے ذریعہ سے کوئی شخص فصیح زبان یا لایق وکیل نہین ہوسکتا ہے اور وکلاء کے لئے ہدایات لکھنے مین صرف اسقدر امید ہوسکتی ہے کہ جو قوای نوجوان وکلاء مین ہین وہ جلد پوری طور پر مکمل ہوجائین اور چند خطرات جو تجربہ سے معلوم ہوتی ہون ان ہدایات کے ذریعہ سے فوراً معلوم ہوجائین اور ان سے پرہیز کیا جاے —

باب نہم

سوال مکرر فریق اوّل

یہہ شاخ پیشہ وکالت بہت غور اور مطالعہ کے قابل ہے اور ہدایات ذیل سے ہم امید کرتے ہین کہ سوال مکرر کے فوائید اور نقصان ظاہر کرنے مین کسیقدر وکلا نا تجربہ کار کو فائدہ پہونچیگا۔ صحیح اور اصلی مقصد سوال مکرر فریق اوّل کا یہہ ہے کہ اون الفاظ کے معنی جو گواہ نے بوقت سوال جرح کئے ہون تشریح کیجائے اور جس غرض یا منشا ریا استعمال سے وہ الفاظ استعمال کرنیکی گواہ کو ترغیب ہوئی ہو دریافت کیجائے اور جو ظاہری غلط فہمی اور سہو گواہ نے بوقت اظہار کئے ہون صاف کرلئے جاوین اور جو جدید واقعات بوقت سوال جرح ظاہر ہوئے ہون اونکی توضیح کیجائے۔ ازروئے دفعہ ۱۳۸ - ایکٹ شہادت ہند ۱ ؁۱۸۷۲ء سوال مکرر فریق اوّل نسبت تصریح اون امورکے ہوگا جو سوال فریق مخالف یعنی سوال جرح مین بیان کئے جاوین - پس سوال مکرر مین وکیل کا فرض خاص یہہ ہے کہ جو نقصانات یا شبہات سوال جرح سے پیدا ہوئے ہون اونکو دفع اور بے وجود اور کالعدم کردیوے قانوناً سوال مکرر سے وہی قواعد متعلق ہین جو سوال فریق اوّل سے مثلاً سوال مکرر مین مثل سوال فریق اوّل کے سوال موصل الی المقصود سوائے باجازت عدالت نہین پوچھے جاسکتے ہین (دیکھو ایکٹ شہادت ہند نمبر ۱ ؁۱۸۷۲ء دفعہ ۱۴۲)

جو مقصد کہ سوال مکرر فریق اول کا اوپر بیان کیا گیا اوس سے ظاہر ہے کہ کسی امر جدید کی نسبت سوال نہین کیا جاسکتا ہے اور اسی وجہہ سے نقصان

قانون نے دفعہ ۱۳۸ - ایکٹ شہادت ہند نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۲ء مین یہہ قاعدہ درج فرمایا ہے کہ اگر باجازت عدالت کوئی نیا امر سوال مکرر فریق اوّل کی بحث مین پیدا ہو تو فریق مخالف کو اختیار ہے کہ اوس امر پر سوال جرح مزید کرے - ازروے دفعہ ۱۴۲ ایکٹ شہادت ہند مذکور کے جو گواہ چال چلن کی بابت ہو اوس سے سوال فریق مخالف اور سوال مکرر فریق اوّل ہو سکتے ہین -

اگر وکیل سوال جرح پر بہت ہوشیاری اور توجہ کے ساتھہ نظر رکھیگا تو اوسکو وہ امور اپنے مقدمہ کے خلاف جو بوجہہ سوال فریق مخالف کے ہو گئے ہین یا کردئے گئے ہین معلوم ہو جائینگے اور ہم امید کرتے ہین کہ وکیل نے اون امور کو اپنی کتاب یادداشت شہادت مین جو بوقت پیشی مقدمہ وکیل کے پاس ہونا ضروری ہے مختصراً درج کرلیا ہوگا بعد ختم ہونے سوالات جرح کے وکیل کو معلوم ہوگا کہ اب اوسکی بعض شہادت کلاً نیست و نابود ہو گئی اور بعض اجزاء شہادت مذکور کو ایسا صدمہ پہونچا ہے کہ وہ نہایت ٹوٹی پہوٹی حالت مین ہو گئی ہین اور بعض اجزا شہادت کی تعبیر ایسی ہوگئی ہے کہ جسکا علیحدہ کرنا لازمی ہو گیا ہے اور دیگر اجزاء شہادت ایسی بے ترتیب اور پراگندہ ہو گئے ہین کہ اونکا سنبہالکر بالترتیب کرنا ضروری ہے ایسی حالت مین وکیل کو معلوم ہوگا کہ اوسکو بہت کچہہ کرنا ہے اور بحث یہہ ہے کہ وکیل کو کس مقام سے شروع کرنا چاہیے اسکی نسبت ہم یہہ مشورہ دینگے کہ جہانتک سے اوّل فریق اوّل کی شہادت کو صدمہ پہونچا ہو وہین سے وکیل کو سوال مکرر شروع کرنا چاہیے ممکن ہے کہ گواہ نے کوئی ایسا جواب دیا ہو جسکی دینیکی اوسکی نیت نہ تہی اور بعد کو زیادہ تر نقصان شہادت کو ایسی غلطی سے پہونچا ہو پس اگر وکیل اس غلطی کی اصلاح کردیوے تو وہ باسانی اوس نقصان یا صدمہ کو جو اوس سے پہونچا ہو دفع

کردیگا - مثل دیگر شاخہاے پیشہ وکالت کے سوال مکرر کرنے مین بہی ترتیب کا بہت زیادہ خیال رکہنا چاہیے اور ہر بات ارادہ اور تدبیر کے ساتہہ ہونی چاہیے محض اتفاق پر چہوڑ دینا چاہیے - جیسا کہ فریق مخالف نے شہادت کی شکست کرنے مین عمل کیا ہے اوسی طور سے وکیل فریق اوّل کو شہادت کی درستی کرنے مین کوشش کرنا چاہیے اور اس نوبت مقدمہ پر تشریحات شہادت کو زیادہ تر مضبوط کردینگی اور بے ترتیبی سے باہر نکال لینگی -

اس بات کا خیال رکہنا چاہیے کہ سوائے ضرورت کی حالت کے سوال مکرر نہ پوچہنا چاہیے کسی خفیف بات کی نسبت سوال مکرر نکرنا چاہیے اگر ایک یا دو خفیف اور غیر اہم امور فریق اوّل کے خلاف کردئے گئے ہون خواہ ایک یا دو اختلافات غیر اہم فریق اوّل کی شہادت مین کردئے گئے ہون مگر امور اہم مین کچہہ اثر نہ پہونچا ہو تو مقدمہ کو عدالت پر چہوڑ دینا چاہیے بعض اوقات ممکن ہے کہ کوئی امر خفیف ہو مگر غیر اہم نہو اور اوس سے ممکن ہے کہ اثر پیدا ہو تو سوال مکرر کرنا نامناسب نہوگا مگر جس حال مین کہ سوال فریق مخالف سے فریق اوّل کی شہادت مین کوئی فرق [illegible] نہ آوے تو ہرگز سوال مکرر نکرنا چاہیے - سوال مکرر کرنے سے اپنے گواہ سے آپ ہی سوال جرح کرنیکا خطرہ نہین رہتا ہے وکیل فریق اوّل کے لئے یہہ ضرور نہین ہے کہ ہر شی کی تشریح بذریعہ اپنے سوال مکرر کے کرے بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ فریق مخالف کے وکیل کے سوال کا جواب گواہ بوجہہ معمولی شبہہ نسبت اوسکی نیت یا مقصد کے صاف وصریح طور پر نہین دیتا ہے اور جواب دینے مین پس و پیش کرتا ہے اور اگر سوالات فریق اوّل مین گواہ نے عمدہ شہادت دی ہے تو بعدہ اوسکی [illegible] خفیف پس و پیش یا پریشانی پر عدالت بہت زیادہ لحاظ نکریگی اور بلا ضرورت سوال

مکرر بغرض حصول تشریحات کرنے سے گواہ سمجھیگا کہ وکیل فریق اوّل کو جواب حاصل
کرنیکی خواہش ہے اور جوبات کہ فریق مخالف کے سوال مین اوسنے بیان نہین
کی وہ بیان کردیگا اور اسطور پر سوال جرح مکمل ہوجائینگے اور اوسکے ساتھہ ہی فریق
مخالف کو یہہ فائدہ ہوگا کہ شہادت مثل شہادت فریق اوّل کے ہوگی نہ مثل اوس شہادت
کے جو فریق مخالف کی جرح سے ہوئی ہو - اگر سوال جرح کے جواب مین کوئی بات فریق اوّل کے
مفید مقدمہ ظاہر ہو تو اوسکے وکیل کو یہہ نہ چاہیے کہ اشتیاق مین آکر اوسپر سوال
مکرر کرے اور اگر وکیل موصوف ایسا کریگا تو اوسکا یہہ نتیجہ ہوگا کہ گواہ کوئی ایسی
تشریح کریگا جس سے وکیل مخالف کی غلطی کا اثر جو فریق اوّل کے مفید مطلب تھا
جاتا رہیگا اور اگر وکیل فریق اوّل اوسپر مکرر سوال نکریگا تو اوسکو یہہ فائدہ ہوگا
کہ اوس کی گفتگو جوابی مین وہ اوس اپنے مفید مطلب جواب پر بہت زور دے سکیگا
جب وکیل فریق اوّل بہت ہوشیاری اور توجہہ کے ساتھہ اپنے گواہ کے اظہار بجواب
سوالات جرح دیکھیگا تو غالباً اوسکو اپنے مقدمہ کے بہت سے ضعیف امور معلوم ہونگے
اور اگر کوئی امر ایسا ضعیف ہو جسکی نسبت آپ اپنے دل مین خوش ہوتے ہونگے
کہ سوال فریق اوّل مین اوس سے بہ ہوشیاری درگذر کیا تو آپکو بالیقین پہلے سے
خیال کر لینا چاہیے کہ آپکا دوست مخالف یعنی وکیل فریق مخالف اوس امر کی نسبت
ضرور سوال جرح کریگا پس آپ پر فرض ہے کہ آپ نہایت غور سے اوسپر توجہہ کرین
کیونکہ جب اوس امر سے متعلق سوال پوچھے جاوینگے تو غالباً گواہ کے ٹھیک کرنے اور
سنبھالنے کی آپکو بہت ضرورت ہوگی ایسے موقع پر گواہ کو ثابت قدم کرنے اور سنبھالنے مین
سوال مکرر مشتمل ہے اور صرف اوس صورت مین جبکہ آپکو اپنے واقعات کا اور
واقعات کے تعلق باہم دگر کا کامل طور پر علم ہو آپ اپنے گواہ کو بحالت اوسکی شہادت

شکست وریخت ہوجانیکے کہڑا کر سکتے ہین یعنی اوسکی شہادت کو سوال کر کر مین قرین قیاس اور مطابق حالات مقدمہ کر کے سنبہال سکتے ہین بعض اوقات سوال جرح ایسی بیر اثر ہوتے ہین کہ کسی خاص گواہ کی شہادت ایسی شکست اور خراب ہوجاتی ہیکہ اوسکے سنبہالنے کی امید نہین ہوسکتی اور ایسی حالات مین تجربہ کار وکیل ایسے گواہ کو اوسکی قسمت پر چہوڑدیگا اگر کوئی اور گواہ ہون تو اونکی شہادت پر استدلال کریگا اور بصورت نہونے کسی اور گواہ کے مقدمہ گواہ کے ساتھہ جائیگا۔ سوای ہوشیاری اور توجہہ تمام اون امور پر نگاہ کرینکے جو آپ کے خلاف سوال جرح مین ظاہر ہون دوسرا نہایت مفید کام یہہ ہے کہ کسطور پر آپ کسی جواب کو اپنے مفید مطلب کر سکتے ہین ممکن ہے کہ آپکا مخالف بہت لایق یا تجربہ کار وکیل نہو یا انکہ وہ لاپرواہی سے سوال جرح کرے اور ایسی صورت مین آپ اوس سے اپنے مفید مطلب امید کر سکتے ہین ممکن ہے کہ آپکا مخالف ایسے سوال پوچہے جنکو آپ قانونًا نہین پوچہہ سکتے تہے اور جو آپ کے مفید مطلب ہین اور کچہہ اجزاء گفتگو کے دریافت کرے جسکی وجہہ سے بقیہ گفتگو قابل پذیرائی شہادت ہوجائے خواہ ایسی دستاویزات پیش کرے جنسے آپ کو اسی قسم کا فائدہ حاصل ہو عدالتہا سے مفصل ہندوستان مین جب کوئی وکیل فریق مخالف بوقت سوال جرح کرنے کے کوئی دستاویز پیش کرتا ہے تو بالعموم وکیل فریق اول بلا دیکہنے دستاویز مذکور کے اور بلا دریافت اس حال کے کہ آیا دستاویز اوسکے مقدمہ کے لئے مفید مطلب ہے یا مضرت پیشی اور داخل دستاویز کے جہان تک ذرا بہی اعتراض ہوسکتا ہے اعتراض کرتا ہے ہم خیال کرتے ہین کہ یہہ کارروائی صحیح نہین ہے اور فن وکالت سے بعید ہے۔ اسکے سوا آپکو احتیاط پر عمل کرنا چاہئے کہ آیا آپکے گواہ کو

اعتبار پر تو مخالف نے سوال جرح مین حملہ نہین کیا ہے اگر آپکے مخالف نے کوئی ایسا حملہ کیا ہو تو آپکا فرض ہے کہ آپ اپنے گواہ کے اعتبار کو پھر سے قایم کرنے کے لئے تیار ہین کیونکہ اعتبار گواہ مذکور کی شہادت کی بنیاد ہے اور یہہ آپکو ایسی سوالات کے ذریعہ سے کرنا چاہیے جن سے اون حالات کی جو شبہہ چھوڑ دے گئے تھی تشریح ہو جاے اور شبہہ رفع ہو جاے اور اصل صورت معاملہ کی جسکی دو تعبیرین ہو سکتی ہین عیان ہو جاے ایسی عمل سے گواہ کی حیثیت ٹھیک ہو جاتی ہے اور اوسکی شہادت کی وقعت کا پورے طور سے حاکم عدالت کے دل پر اثر ہو جاتا ہے اور وکیل کی لیاقت کا بھی حاکم عدالت پر اثر ہوتا ہے۔

اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ گواہ کے چال چلن مین عیب لگانے کے لئے بغرض اوسکے اعتبار مین خلل ڈالنے کے صرف اوس حالت مین سوال جرح پوچھے جا سکتے ہین کہ پوچھنے والیکی راے مین بوجہہ معقول یہہ ثابت ہو کہ جو الزام سوال جرح سے عاید ہوتا ہے وہ واجبی ہے (دیکھو دفعہ ۱۴۹ - ایکٹ شہادت ہند ۱۸۷۲ع) اور آپ کو مناسب ہے کہ جب سوال جرح گواہ پر الزام عاید کرنے اور بدینوجہہ اوسکی شہادت کے نا قابل اعتبار کرنیکی غرض سے پوچھا جاوے تو اوّل آپ اوسکی نسبت اگر اعتراض ہو سکتا ہو اعتراض کرین اور اگر یہہ ممکن نہو تو نہایت لیاقت کے ساتھہ سوال مکرر مین اپنا مطلب نکال لین۔ مثلاً ایک گواہ سے جسکی عمر ۳۰ سال کی ہے سوال جرح مین پوچھا گیا کہ آیا تمہاری قید ہوئی تھی اور گواہ نے کہا کہ ہان۔ آپ سوال مکرر مین پوچھہ سکتے ہین کہ کب اور کیون ہوئی تھی اور گواہ نے جواب دیا کہ اٹھارہ سال ہوئے تب غصہ مین آکر ایک لڑکے کے اینٹ ماری تھی اوسپر ایک ماہ کی قید ہوئی تھی تو سوال جرح کا اثر جاتا رہا کیونکہ گواہ مذکور کی قید ایام لڑکپن مین تھی جب اوسکو کافی فہم

نہ تہی بوجہہ ایک خفیف فعل غصہ کے ہوئی تہی؛ بعض اوقات سوال فریق مخالف
مین ایک سوال جرح ایسا پوچہا جاسکتا ہے کہ جسکا جواب کسی فریق کے لئے مضر نہو
مگر اوسکے متعلق کوئی دوسرا سوال اوسکے بعد پوچہنا مناسب نہو اور اپکے لئے یہہ امر
غور طلب ہے کہ آیا جہان پر آپکے مخالف نے سوال مذکور چہوڑا ہے وہان پر سوال کرنا
آپ کے لئے مناسب ہے یا نہین اور اس امر پر آپ کل واقعات اپنے مقدمہ کے اور اثر
جواب مذکور کے وزن کرنے سے بخوبی غور کر سکینگے یا یہہ کہ آپ آزمایش کے طور پر
ایک یا دو سوال دریافت کرکے موافق جوابات کے یا تو سوال کرین یا چہوڑ دین
اسکے سوا یہہ بہی ممکن ہے کہ آپ کے مخالف دوست نے کوئی سوال ایسا کیا
ہو جس سے آپ کو کسی امر کی نسبت سوال مکرر کرنیکی ضرورت ہو یا خلاف اسکے اوسنے
کوئی سوال ایسا کیا ہو جسکی وجہہ سے آپ کو اشتیاق سوال مکرر کرنیکا ہو اور
آپکے سوال مکرر کرنے سے آپکے مخالف کا مطلب ہے پس ایسی صورت مین نہایت
ہوشیاری اور احتیاط اور غور کا کام ہے مگر اس بات کو یاد رکہئے کہ آپکا مخالف
صحیح رہنما نہین ہے اور اوس سے جسقدر ممکن ہو علحدہ رہنا مناسب ہے یہہ بات
بہی قابل لحاظ ہے کہ کسی وکیل کو ہر وقت سوال جرح کی نسبت اعتراض کرنے
کے لئے طیار نہ رہنا چاہئے بعض اوقات آپکا فریق مخالف اسی غرض سے سوالات
پوچہیگا کہ آپ اعتراض کرین اور ایسی صورت مین آپکے بار بار اعتراض کرنے سے حاکم عدالت
کو آپ کی لیاقت کی نسبت افسوس اور یہہ خیال ہوگا کہ کوئی ایسی بات پوشیدہ
ضرور ہوگی جسکو چہپانیکی آپ کوشش کرتے ہین اور ممکن ہے کہ آپکی نسبت عدالت
اعتبار بہی کم ہوجاوے سب سے زیادہ یہہ امر قابل لحاظ اور یاد رکہنے کے ہے کہ سوال

مکرر فریق اول سوال فریق اول کے اعادہ کرنے یا اون جوابات کی تشریح کرنے پر

مشتمل نہین ہے جو آپکے مفید مطلب ہون اگر آپکا مقدمہ اچھا اور آپکے گواہان ایماندار ہون تو اس نوبت کارروائی پر بہت کم کام کی ضرورت ہوگی اور اگر مقدمہ آپکا خراب اور گواہ جھوٹے ہون تو کل عالم کے سوال مکرر گواہان مذکور کو ٹھیک نکر سکین گے سوال مکرر بغرض تشریح کسی امر کی جو صاف نہوا ہو یا کسی غلط اثر کے رفع کرنیکے لئے یا کسی معاملہ مین جو تنہا اسکے خلاف معلوم ہوتا ہو واقعات مزید ظاہر کرنیکے لئے بہت مفید اور از بس ضروری ہین مگر بہت سے دیگر صورتون مین سوال مکرر کرنا تضیع اوقات سے بھی بدتر ہے کیونکہ اوس سے بالضرور آپکے مقدمہ کو مضرت پہونچیگی سوال مکرر تشریح کرنیکے استحقاق سے پیدا ہوتا ہے اور سوال مکرر ایسی مفید شئے ہے کہ اگر لیاقت سے عمدہ طور پر استعمال کیا جاوے تو اوس سے مقدمہ فتح ہو سکتا ہے اور اپنے استحقاق سے پورے طور پر مستفید ہونیکے لئے اور اس غرض سے کہ آپکا مقدمہ بمقابلہ سوال جرح کے زیادہ قوی اور اچھا معلوم ہو ضرور ہے کہ آپکو اپنے مقدمہ کے واقعات کا پورا علم اور ہر سوال پر آپنے بہت ہوشیاری اور احتیاط سے نظر ڈالی ہو۔ جب کوئی وکیل واقعات کو سوال مکرر مین اس خیال سے بے ترتیب اور پراگندہ کرتا ہے کہ چونکہ سوال جرح بہت سخت اور دیر تک ہوتے ہین اسلئے اوسکو کچھہ ضرور پوچھنا چاہئے تو عدالت کو سخت ناگوار ہوتا ہے قبل اسکے کہ سوال مکرر کے لئے آپ کھڑے ہون آپکو یہہ مناسب ہے کہ اول آپ یہہ تحقیق کرلین کہ کونسے واقعات بے ترتیب یا چھپا دئے گئے ہین اور کونسے جدید امور شہادت مین داخل کئے گئے ہین اور پھر آپکو معلوم ہو جائیگا کہ کن واقعات کے با ترتیب کرنے اور کن امور کی تشریح آپ پر فرض ہے مثل سوال جرح کے سوال مکرر بعد اس بات کے سیکھنے کے کہ کس طرح سوال کرنا چاہئے یہہ بات سیکھنا نہایت مناسب ہے کہ کس طور پر اور کس صورت مین سوال مکرر کرنا چاہئے (خلاصہ کتاب ہنٹس یا فن وکالت مصنفہ مسٹر ہیرس صاحب صفحات ۱۵۳ لغایتہ ۱۶۰)

باب دہم

پیروی مقدمات اپیل متنفرقات منجانب اپیلانٹ ومنجانب رسپانڈنٹ

مقدمات اپیل کی اپیلانٹ کی جانب سے پیروی کرنا بہت اہم اور مشکل کام ہے ازانجا موجبات اپیل مرتب اور داخل کرنے اور منجانب اپیلانٹ پیروی کرنے مین عمدہ غور کرتے ہوئے عدالت ماتحت کے فیصلہ مین نقص دریافت کرکے روبرو عدالت اپیل ظاہر کرنے پڑتے ہین اور ایک لایق حاکم عدالت کے فیصلہ مین نقص نکالنا آسان بات نہین ہے یہہ صحیح ہے کہ عدالتہاے ماتحت کے لئے بالخصوص اون عدالتہاے ماتحت کے لئے جو صدر مقام سے علیحدہ مفصل مین واقع ہین پورا ذخیرہ کتب قانونی کا مہیا نہین کیا گیا ہے مگر حکام عدالت ہاے ماتحت کو گورنمنٹ سے تنخواہ معقول ملتی ہے اور بدینوجہہ اون پر فرض ہے کہ اپنے فرائض منصبی کو عمدہ طور پر ادا کرنیکے لئے وقتاً فوقتاً کتب قانونی مفید خرید کرکے خاص اپنا ذاتی ذخیرہ کتب مذکور کا مہیا کرلیوین اور اکثر لایق حکام ماتحت ایسا ہی کرتے ہین اور اسکے سواے اونکو اپنی عدالت کے لایق وکلا سے بہی مدد پہونچتی ہے اور وے حتی الامکان اپنا فیصلہ غور کے ساتھہ لکھتے ہین تو خیال کرنا چاہئے کہ اونکے فیصلہ مین نقص اہم نکالنا واقعی دشوار کام ہے - اب ہم اوّل پیروی مقدمہ اپیل اوّل کی نسبت اور بعدہ پیروی مقدمات اپیل دوم کی نسبت چند ہدایات لکہین گے اور ہم امید کرتے ہین کہ ناتجربہ کار وکلا کو بالخصوص ہدایات مذکور سے کسیقدر فائدہ پہونچیگا اور گو جیسا کہ ہمنے ایک یا دو مقام پر بیشتر بیان کیا ہے ہماری ہدایات کے دیکہنے یا پڑہنے سے کوئی ناتجربہ کار وکیل تجربہ کار نہین ہوجائیگا مگر یہہ ہم جرات کرکے کہہ سکتے ہین کہ اگر ہمارے دوست ناتجربہ کار وکلا ان ہدایات کو بغور پڑہین گے اور اون پر واقعی عمل کرین گے

تو اکثر غلطیون سے جو بوجہہ اونکی ناتجربہ کاری کے ظہور مین آتی ہین بچ جاوینگے۔
سب سے اوّل کام پیروی مقدمہ منجانب اپیلانٹ مین موجبات اپیل کا مرتب کرنا ہے اور اسکو
یہہ دیکھنا چاہیئے کہ مقدمات اپیل اوّل مین احسن طریقہ موجبات یا وجوہات اپیل مرتب کرنیکا
کیا ہی ہماری راے مین جب کوئی موکل کسی مقدمہ کی جس مین وہ جزواً یا کلاً ناکامیاب ہوا
ہو اپیل کرنیکے لئے کسی وکیل مجاز کے پاس جاوے تو وکیل پر فرض ہے کہ عرضیدعوی اور
بیان تحریری اور تجویز عدالت اور کل کاغذات مقدمہ کو جو موکل کے پاس ہون پڑہکر اور
ضروری حالات مقدمہ موکل سے دریافت کر کے اوّل یہہ دیکھے کہ آیا اپیل قانوناً ہو
سکتا ہے یا نہین اور اگر اچھی طرح سے غور کرنے کے بعد وکیل موصوف کی یہہ راے
ہو کہ اپیل ہو سکتا ہے اور کوئی امر قانونی مانع اپیل نہین ہے تو پھر وکیل موصوف کو
دیکھنا چاہیئے کہ فیصلہ عدالت ماتحت مین نقائص قانونی کیا کیا ہین ممکن ہے کہ کوئی امر تنقیح
طلب اہم جو مقدمہ مین قایم ہونا چاہیئے تھا عدالت ماتحت نے روبکار تنقیح مین قایم
نکیا ہو یا آنکہ بلحاظ تعین دعوے یا وقوع بناۓ دعوی اور سکونت مدعاعلیہ خواہ کسی خاص
قانون کی روسے مقدمہ قابل سماعت عدالت نہو یا آنکہ عدالت ماتحت نے کسی قانون یا
دفعہ قانون کا مطلب صحیح نہ سمجھا ہو اور اوسکی غلط تعبیر کی ہو یا آنکہ عدالت ماتحت نے
کسی مسئلہ قانون کے خلاف کیا ہو یا عدالت ماتحت موصوف نے کسی مسئلہ یا اصول
قانونی یا کسی دفعہ قانون کو مقدمہ سے غلط طور پر متعلق کیا ہو یا جبکہ عدالت موصوف
کو کوئی مسئلہ یا اصول یا دفعہ قانون مقدمہ سے متعلق کرنا چاہیئے تہا اور عدالت
موصوف نے اوسکو متعلق نکیا ہو یا آنکہ عدالت ماتحت نے وہ اختیار نافذ کیا ہو جو
اوسکو حاصل نہ تہا یا جو اوسکو اختیار حاصل تہا اوسکو عمل مین نلائی ہو خواہ اپنے
اختیار کی تعمیل مین عدالت ماتحت نے خلاف قانون عمل کیا یا کوئی بے ضابطگی اہم

کی ہو یا فیصلہ مین اور کوئی نقص قانونی رہگیا ہو غرضکہ جو کچھہ نقص یا نقائص قانونی فیصلہ عدالت ماتحت مین معلوم ہوون اونکو اول موجبات اپیل مین درج کرنا چاہیے اور بعد خالص قانونی عذرات درج کرنے کے ایسی عذرات نسبت فیصلہ عدالت ماتحت کے جو قانون اور واقعات سے ملے ہوے ہوون درج موجبات اپیل کرنا چاہیے اور سپہر عذرات واقعاتی درج کرنا چاہیے - عذرات واقعاتی درج کرنے سے پہلے اگر ممکن ہو تو کل شہادت موجودہ مثل یا اوسکی نقول دیکھہ لینا چاہیے اور اگر یہہ بات غیر ممکن ہو جیسا کہ اکثر بلکہ بالعموم چھوٹے اور خفیف مقدمات مین دیکھا جاتا ہے تو موکل یا اوسکی مختار سے جو حالات مقدمہ سے واقف ہو حالات شہادت زبانی طور پر دریافت کرکے عذرات متعلق واقعات درج کرنا چاہیے اور چونکہ اکثر فریقین مقدمہ اس ملک کے تعلیم یافتہ نہین ہوتے ہین پس ایسی حالت مین یہہ مناسب ہوگا کہ محض زبانی بیان موکل پر نسبت شہادات موجودہ مثل کے پورا اعتبار نکرنا چاہیے اور کسی خاص شہادت کا حوالہ عذرات واقعاتی مین ندینا چاہیے بلکہ جہان تک ممکن ہو نسبت شہادت کے عام الفاظ استعمال کرنا چاہیے اور چونکہ تمثیل سے اصول کے معنی صاف ہوجاتے ہین اسلیئے ہم عذرات واقعاتی کی جو مختصر اور معمولی الفاظ مین ہونا چاہیے ذیل مین چند مثالین لکھی ہین -

(۱) فیصلہ عدالت ماتحت خلاف رویداد موجودہ مثل ہے -

(۲) فلان بیان یا عذر (جیسی کہ صورت ہو) اپیلانٹ شہادت معتبر موجودہ مثل سے یا خود مختار گواہون کی شہادت سے بخوبی ثابت ہے -

(۳) فلان امر واقعی شہادت موجودہ مثل سے بخوبی ثابت ہے اور عدالت ماتحت نے جانچ شہادت مین غلطی کی ہے -

(۴) فلان بیان یا عذر (جیسی کہ صورت ہو) رسپانڈنٹ شہادت پیش کردہ [illegible]

ثابت نہین ہے اور شہادت پیش کردہ اپیلانٹ سے اوسکی کافی طور پر تردید ہوتی ہے ۔
(۵) رویداد موجودہ مثل سے کسی جرم کا ارتکاب نسبت اپیلانٹ ثابت نہین ہے
اور شہادت پیش کردہ مستغیث کو نامناسب وقعت دی گئی ہے ۔
غرضکہ جب تک کل شہادت موجودہ مثل سے پورے وقابل اطمینان طور پر واقفیت حاصل نہو جاے
وکیل اپیلانٹ کو محض زبانی بیان اپنے موکل کی بنا پر کسی خاص شہادت کا حوالہ عذرات
مین ندینا چاہیے بلکہ عام الفاظ مین عذرات لکھنا چاہیے اور اگر بعد معاینہ واقعی مثل کے
وکیل اپیلانٹ کو یہہ معلوم ہو کہ فیصلہ عدالت ماتحت بالکل موافق رویداد موجودہ مثل کے ہے
یا عذر واقعاتی مندرجہ وجوہات اپیل کی مثل سے بالکل تائید نہین ہوتی ہے اور عذر
مذکور کی تائید مین پروے مثل مقدمہ گنجایش بحث کی نہین ہے تو وکیل اپیلانٹ پر فرض ہے کہ
بوقت بحث عدالت سے صاف طور پر کہدے کہ عذر مذکور موافق ہدایت اپیلانٹ کے
درج موجبات اپیل کیا گیا تھا مگر رویداد موجودہ مثل سے عذر مذکور کی تائید نہین ہوتی
اور بدینوجہہ اوسپر بحث کرنا منظور نہین ہے ۔ اب اگر یہہ پوچھا جاوے کہ اپیل مین کون
کون عذر واقعاتی کرنا چاہیے اور کسطور پر کرنا چاہیے تو اسکا یہی جواب ہوگا کہ ہر مقدمہ
مین عذرات اپیل موافق خاص واقعات مقدمہ مذکور کے ہونا چاہیے اور اسکی نسبت کوئی
قاعدہ کلیہ بیان نہین کیا جا سکتا کیونکہ جب تک کسی مقدمہ خاص کے واقعات معلوم نہون
تب تک یہہ نہین کہا جا سکتا کہ اوس مقدمہ مین کیا کیا عذرات ہونا چاہیے مگر بالعموم
یہہ کہا جا سکتا ہے کہ جو کچھہ نقص متعلق واقعات فیصلہ عدالت ماتحت مین ہو اوسکو درج
وجوہات اپیل کرنا چاہیے مثلاً ممکن ہے کہ بمقتضاے بشریت عدالت ماتحت نے نسبت
رویداد مقدمہ کے غیر صحیح راے قایم کی ہو یا شہادت موجودہ مثل کی جانچ کرنے مین غلطی
کی ہو یا کسی گواہ کی شہادت کے کسی فقرہ کی غلط تعبیر کی ہو یعنی اصلی مطلب نہ سمجھے ہو

یا عدالت موصوف نے کسی خاص ثبوت مفید اپیلانٹ کو نظر انداز کردیا ہو پس ہر ایسی صورت مین عذر پیدا ہوسکتا ہے اور ایسا عذر وجوہات اپیل مین درج ہونا چاہیے اپیلانٹ کو لازم ہے کہ درخواست اپیل بطور یادداشت کے تحریر کرکے گذرانے اور اوسکے ساتھہ نقل ڈگری جسکی ناراضی سے اپیل ہو اور (اگر عدالت اپیل اوس سے درگذر نکرے تو) نقل تجویز جسپر وہ مبنی ہو داخل کرنا چاہیے ۔ اوس یادداشت مین وجوہات ناراضی اوس ڈگری کی جسکی نسبت اپیل ہو بعبارت مختصر اور دفعہ وار بلا تحریر کسی حجت یا حکایت کے لکھی جاینگی اور وجوہات مذکور بہ نمبر سلسلہ وار ثبت ہونگی (دیکھو دفعہ ۵۴۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ع ۔ بعد مرتب اور داخل کرنے وجوہات اپیل کے وکیل اپیلانٹ کو لازم ہے کہ اگر ڈگری عدالت ابتدائی کے اجرای سے اپیلانٹ کا نقصان متصور ہو اور اپیلانٹ ڈگری مذکور کے اجرائیکا التوا چاہے تو درخواست باندراج وجہہ مناسب بغرض التوای اجرای ڈگری مذکور روبرو عدالت اپیل باظہار آمادگی دینے ضمانت کافی منجانب اپیلانٹ پیش کرکے التوای اجرای ڈگری حاصل کرے ۔ دوسرا فرض وکیل اپیلانٹ کا یہہ ہے کہ تاریخ پیشی سے پہلے (جس سے ہماری مراد پیشی بغرض بحث سے ہی) کل مثل کو نہایت توجہہ اور غور سے معاینہ کرکے کل امور جو اپیلانٹ کے مفید مطلب ہون اپنی کتاب یادداشت مین بطور یادداشت مختصر مع تاریخ و نمبر اوس کاغذ مثل کے جسمین امر یا امور مفید مطلب اپیلانٹ ہون مختصراً درج کرلے تاکہ بحث کے وقت اون امور کو مثل مین باسانی بلا کسی قسم کے وقت و توقف کے معلوم کرکے روبرو عدالت اپیل پیش کرسکے اور نیز نظائر اور قانون متعلق بحث فراہم کرلے اور اونکا حوالہ کتاب یادداشت مذکور مین درج کرلے اور اس طور پر بہت عمدہ طریقہ سے لیاقت کے ساتھہ بحث کرنیکو طیار رہیگا اور اگر کسی مقدمہ اپیل مین ایک سے زیادہ وکلا مقرر کیے جائین تو ہر وکیل پر فرض ہے

کہ حسب طریقہ متذکرہ بالا بحث کے لئے طیار ہو رہے اور وجہات اپیل جملہ وکلا اپیلانٹ کو متفق الراے ہو کر مرتب کرنا چاہئے - اب نسبت اس امر کے کہ بحث منجانب اپیلانٹ کرنیکا کیا طریقہ ہے ہمکو زیادہ طوالت کے ساتھہ ہدایات لکھنے کی ضرورت نہین ہے از آنجا کہ اکثر امور جو نسبت طریقہ بحث ضمنی ابواب سابق مین لکھے ہین بحث منجانب اپیلانٹ سے بخوبی متعلق ہو سکتے ہین مثلاً واقعات کو ہمیشہ مختصر طور پر بلا کسی مبالغہ اور تصنع کے بیان کرنا چاہئے اور فضول اور مہمل اور بے مطلب الفاظ سے پرہیز اور سریع الفہم برجستہ اور شستہ الفاظ استعمال کرنا چاہئے تاکہ بحث مین زیادہ قوت واندازگی اور عمدگی پائی جائے اور بحث مین جلدی کبھی نکرنا چاہئے اور مبالغہ و دہوکہ دہی و فریب کے الفاظ سے سخت پرہیز کرنا چاہئے اور استعارات کو بہت قلت کے ساتھہ استعمال کرنا چاہئے اور شہادت جو اپیلانٹ نے عدالت ابتدائی مین پیش کی ہو اوسے بہت لیاقت کے ساتھہ مقدمہ پر نظر کرکے اپیلانٹ کے اوس بیان کی تائید جس سے وہ عدالت مین آیا ہو کرنا چاہئے اور اگر شہادت پیش کردہ رسپانڈنٹ مین کوئی بات مفید مطلب اپیلانٹ پائی جائے تو اوسکو بہی روبرو عدالت اپیل پیش کرنا چاہئے اور جہان تک ممکن ہو تقریر بہت مختصر اور شستہ اور عمدہ اور دلچسپ اور سریع الفہم عبارت مین شیرین زبانی اور عمدہ لہجہ کے ساتھہ کرنا چاہئے - بحث منجانب اپیلانٹ کرنے مین ہماری راے مین بہت عمدہ طریقہ یہہ ہے کہ ہر وجہہ اپیل پہ نمبروار بحث کرنا چاہئے اور جس وجہہ اپیل پر بحث کیجائے اوسکی تائید مین جسقدر مصالحہ وکیل نے مہیا کر لیا ہے اوسکو بوقت بحث کام مین لانا چاہئے یعنی جو کچھ نظایر اور قانون اور واقعات بتائید وجہہ مذکور ہون اونکو عدالت اپیل کے روبرو عمدہ بحث کے ساتھہ پیش کرنا چاہئے اور بحث اس عمدگی اور لیاقت کے ساتھہ کرنا چاہئے کہ جون جون وکیل بحث کرے عدالت اپیل کی توجہہ

بجانب بحث مذکور زیادہ ہوتی جائے - مقدمات اپیل مین عمدہ قوت بیانیہ اور فصاحت کا بہت بڑا اثر ہوتا ہے اور اس شاخ پیشہ وکالت مین فن تقریر اور بحث منطقی اور فصاحت اور بلاغت سکے بہت زیادہ ضرورت ہے مقدمات اپیل مین بالعموم کارروائی تحریری موجبات اپیل کے ساتھ ختم ہو جاتی ہے اور اکثر بحث پر عمدہ پیروی مقدمہ مبنی ہوتی ہے اور جیسا کہ ہمنے پیشتر دو ایک مقام پر کہا ہے اس باتکو ہم قیاس کئے لیتے ہین کہ ہمارے قانون پیشہ ناظرین نے فن تقریر اور بحث منطقی اور فصاحت وغیرہ کو بخوبی مشق کرکے حاصل کر لیا ہے اور اگر نہین کیا ہے تو اونپر فرض ہے کہ اپنے پیشہ کی ترقی کے لئے پوری توجہ کرکے ان باتون کے حاصل کرنے مین بہت سخت محنت کرین کیونکہ بہت عمدہ گویا بالعموم بہت کامیاب وکیل ہوتا ہے اور جسقدر کوئی وکیل عمدگی سے بحث کریگا اوسیقدر اوسکی اور اوسکے مقدمہ کے لئے بہتر ہوگا اور مقدمات اپیل مین بالخصوص وکیل کے لئے فصیح زبان ہونا بمنزلہ کامیاب ہونیکے ہے - اگر حسب دفعہ ۵۶۸ مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء عدالت اپیل شہادت مزید لینا چاہے تو جو ہدایات نسبت اعتراض کرنے ایسی شہادت کے جو قابل پذیرائی نہین ہے ہمنے ابواب سابق مین لکھی ہین وہ اوس شہادت سے جو روبرو عدالت اپیل پیش ہو متعلق ہو سکتے ہین اور اگر کسی گواہ کا اظہار لیا جائے تو جو ہدایات ابواب ہفتم و ہشتم و نہم مین درج ہین اونپر عمل کرنا چاہئے - اب ہم چند ہدایات مختصراً نسبت پیروی مقدمہ اپیل منجانب رسپانڈنٹ بیان کرنا ضروری سمجھتے ہین اگر وہ فیصلہ خواہ ڈگری جسکا اپیل ہوا ہے جزاً خلاف رسپانڈنٹ ہوا اور رسپانڈنٹ نے اوس جزو فیصلہ کا جو اوسکے خلاف ہوا ہے اپیل نکیا ہو تو وکیل رسپانڈنٹ کو مناسب ہے کہ بشرط میعاد معقول ہونے کے نسبت اوس جزو فیصلہ مذکور کے اعتراض منجانب رسپانڈنٹ مرتب کرکے داخل عدالت اپیل کرے اور

ترتیب ایسی اعتراض کی بالکل مثل موجبات اپیل کے ہوگی اور جو ہدایات ہمنے اوپر نسبت
ترتیب وجوہات اپیل کے لکھے ہین وہ ترتیب اعتراض مذکور سے بالکل متعلق ہین - اگر اپیلانٹ
کوئی مفلس یا نامعتبر شخص ہو تو وکیل رسپانڈنٹ کو چاہئے کہ عدالت اپیل مین قبل سماعت
اپیل درخواست دیوے کہ اپیلانٹ سے کافی ضمانت واسطے ادائے خرچہ اپیل اور متفرقہ
مرافعہ اولی کے لیجاوے کیونکہ بصورت نہ داخل ضمانت مذکور اندر میعاد معینہ عدالت
کے اپیل نامنظور ہوجائیگی سوائے ترتیب اعتراض کے بشرطیکہ اوسکی ضرورت ہو اور کوئی
کارروائی تحریری منجانب رسپانڈنٹ نہین ہوتی ہے - نسبت طریقہ تقریر منجانب رسپانڈنٹ
کے کوئی ضرورت بطوالت ہدایات لکھنے کی نہین ہے اور اکثر امور جو نسبت طریقہ بحث
سابق مین بیان کئے گئے ہین بحث منجانب رسپانڈنٹ سے بخوبی متعلق ہوسکتے ہین
بہت عمدہ طریقہ بحث منجانب رسپانڈنٹ کرنیکا یہہ ہے کہ اول تاریخ پیشی مقدمہ بغرض
بحث سے قبل وکیل رسپانڈنٹ کل عذرات اپیل کو بغور پڑھکر کل مثل کا شروع سے
آخر تک بہت غور اور توجہہ سے معائنہ کرے اور جسقدر امور مثل مین بتائید فیصلہ عدالت
ماتحت و تردید عذرات اپیل معلوم ہون اونکو اپنی کتاب یادداشت مین ترتیب وار مع
تفصیل صفحہ کاغذ وغیرہ مختصراً درج کرلے اور نسبت تردید عذرات قانونی مندرجہ وجوہات
اپیل کے جسقدر نظائر اور قانون ہون یا جنکو وکیل تلاش کرسکے تلاش کرکے اونکا بھی
درج کتاب یادداشت مذکور کرلے اور اسطور پر مقدمہ کو بخوبی مطالعہ اور مصالحہ بحث
تردید تمام و کمال مہیا کرکے بحث کرنے کے لئے طیار ہوجاوے اور بتاریخ بحث مقدمہ جن وجوہ
اپیل کی وکیل اپیلانٹ نے تائید کی ہو اونکی تفصیل وار بہت لیاقت و فصاحت کے ساتھ
ایسی عمدہ طور پر تردید کرنا چاہئے کہ جو اثر گفتگو اپیلانٹ سے عدالت اپیل کی طبیعت
پر ہوا ہو وہ قطعاً نیست و نابود ہوجائے مقدمات اپیل مین اپیلانٹ و رسپانڈنٹ دونون

کی بحث مین قوت بیانیہ اور فصاحت کا بہت بڑا اثر ہوتا ہے اور فن تقریر اور بحث منطقی و فصاحت و بلاغت سبکی بہت زیادہ ضرورت ہی اور جو ہدایات کہ سابق مین بنسبت اختصار اور درستی ترتیب اور منطقی و سریع الفہم ہونے تقریر کے اور بنسبت پرہیز کرنے مبالغہ و تضیع اور استعمال فضول و مہمل و بے مطلب و دہوکہ دہی کے الفاظ اور کثرت استعارات کے بیان کئے گئے ہین وے بحث منجانب رسپانڈنٹ سے بہی متعلق ہین اور انکی تشریح کی اعادہ کرنیکی اس جگہہ ضرورت نہین ہے۔ اگر رسپانڈنٹ کی جانب سے کوئی اعتراض نسبت کسی جزو ڈگری عدالت ماتحت کے (حسب دفعہ ۵۶۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی) کیا گیا ہو تو اعتراض مذکور کی تائید مین بحث کرنیکے لئے اونہین ہدایات پر عمل کرنا چاہئے جو اوپر ہمنے نسبت بحث مقدمہ اپیل منجانب اپیلانٹ بیان کئے ہین اور اگر کوئی جدید شہادت عدالت اپیل مین بموجب دفعہ ۵۶۸ لی جائے تو اوسکے واسطے وہی ہدایات متعلق ہین جو عدالت ابتدائی کے روبرو شہادت لئے جانے اور بشرط ضرورت اوسکی نسبت اعتراض کرنے اور گواہان سے سوال فریق اول اور سوال جرح اور سوال مکرر کرنیکے ہمنے سابق مین بیان کئے ہین بصورت تقریر مقدمہ اپیل منجانب ملزم ہدایات مندرجہ باب ششم اور منجانب مستغیث بحث کرنے مین ہدایات مندرجہ باب پنجم پر عمل کرنا چاہئے۔ ہمارے خیال مین پیروی مقدمات اپیل منجانب اپیلانٹ و رسپانڈنٹ کے عمدہ طریقے یہی ہین جو ہمنے اوپر بیان کئے ہین اور گو یہہ کہا جاسکتا ہے کہ ہمنے کوئی نئی بات بیان نہین کی اور ان باتونکو اپنے دل مین سب وکیل جانتے ہین مگر اسکی نسبت جیسا کہ ہم سابق مین کئی مرتبہ کہہ چکے ہین ہم یہی جواب دے سکتے ہین کہ کچہہ شبہہ نہین کہ تہوڑے سے غور سے ان باتون کو عملہ و کلاء جان سکتے ہین مگر یہہ فرمائیے کہ ان باتون پر عمل کتنے وکلاء کرتے ہین محض علم ہونا کوئی چیز نہین ہے جب تک اوسپر مناسب طور پر عمل نکیا جائے اور ہماری غرض ان ہدایات

کے لکھنے مین صرف یہہ نہین ہے کہ ناتجربہ کار وکلا ان ہدایات سے واقف ہون بلکہ ہمارا منشاء اس سے بہت زیادہ ہے یعنی یہہ کہ ناتجربہ کار وکلا ان ہدایات کو بغور ملاحظہ فرماکر اونپر عمل کرین یہہ صحیح ہے کہ اکثر لایق و تجربہ کار وکلا اپنے پیشہ کے فرائض کے انجام دہی مین نہایت لیاقت اور خوش اسلوبی کے ساتہہ عمل کرتے ہین اور جسقدر ہدایات متعلق پیشہ وکالت لکہے جاسکتے ہین اون سب سے بخوبی واقف ہین اور اونپر عمل کرتے ہین مگر ہم باب اوّل کے آخر مین صاف طور پر کہہ چکے ہین کہ ہماری کتاب کا مقصد یہی ہے کہ ناتجربہ کار وکلا کو بشرطیکہ وے ہماری ہدایات پر عمل کرین کامیابی حاصل ہو اور بہت لایق اور تجربہ کار وکلا کے لئے ہدایات لکہنے کا نہ ہماری غرض ہے اور نہ ہماری جرأت ہوسکتی ہے کیونکہ جسکی روبرو لیمپ کی تیز روشنی موجود ہے اوسکی رہنمائی کے لئے ہمارے چراغ کی روشنی فضول و بیکار ہے مگر جو شخص تاریک رستہ مین جاتا ہے اوسکے لئے ہمارا چراغ ایک قسم کا رہبر اور داخل نعمت عظمیٰ ہے -

اب ہم پیروی مقدمات اپیل اوّل ختم کرکے چند الفاظ نسبت پیروی مقدمات اپیل دوم کے لکہتے ہین مخفی نرہے کہ اپیل دوم یعنی اپیل کا اپیل بعدالت العالیہ ہائیکورٹ وجوہ مندرجہ ذیل سے کسی وجہہ پر ہوسکتا ہے یعنی -

(الف) یہہ کہ تجویز برخلاف کسی فلان قانون یا ایسے رواج کے ہو جو حکم قانون کا رکہتا ہو -

(ب) یہہ کہ تجویز مین تصفیہ فلان ضروری امر تنقیح طلب متعلق قانون یا رواج کا جو حکم قانون کا رکہتا ہے نہین ہوا -

(ج) یہہ کہ غلطی عظیم یا سقیم ضابطہ مجکو مجموعہ ہذا یا کسی اور قانون کا واقع ہوئی ہو جسکی سبب سے ممکن ہے کہ غلطی یا سقم مقدمہ کی تجویز روئداد مین پیدا ہوا ہو (دیکھو دفعہ ۵۸۴)

مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء اور کوئی اپیل دوم بجز ان وجوہ کے جو دفعہ ۵۸۴ مین مذکور ہوئین کسی وجہہ کی بنا پر رجوع نہوگا اور کسی مقدمہ از قسم قابل سماعت عدالت ہائے مطالبہ خفیفہ مین اپیل ثانی نہوگا جب تعداد یا مالیت شی مدعا بہا کی جسکی بابتہ اصل نالش رجوع ہوئی ہو پانچ سو روپیہ سے زیادہ نہو (دیکھو دفعات ۵۸۵ و ۵۸۶ مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء)

مقدمات فوجداری مین اپیل دوم کا کوئی قاعدہ نہین ہے صرف حسب دفعات ۴۳۸ و ۴۳۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء نگرانی فیصلہ یا حکم اپیل کی ہو سکتی ہے۔

نسبت ترتیب سوابات اپیل دوم اور وجوہات نگرانیکی اور نیز نسبت طریقہ بحث کرنے منجانب اپیلانٹ خواہ رسپانڈنٹ یا سائل کے ہدایات لکھنے کے اس موقع پر کوئی ضرورت نہین ہے از آنجا کہ اکثر ہدایات جو ہمنے ابواب سابق مین لکھی ہین اور بالخصوص ہدایات باب ہذا مقدمات اپیل دوم اور نگرانی وغیرہ سے متعلق ہو سکتی ہین۔ کارروائیات متفرقات مثل عذرداری وجواب عذر و درخواست ہائے وغیرہ کی ترتیب مین وہی طریقہ بہ تبدیل الفاظ تبدیل طلب اختیار کرنا چاہئے جو ترتیب مقدمات نمبری سے متعلق ہے اور نیز نسبت تقریر کے جو طریقہ ابواب سابق مین بیان کئے گئے ہین جہانتک وے ایسی کارروائیات سے متعلق ہوسکتی ہین اختیار کرنا چاہئے۔ مگر اس بات کا ہمیشہ خیال رکھنا چاہئے کہ کل فن وکالت کے اختصار سادہ و الفاظ مستعمل کارروائیات تحریری و تقریری کا سریع الفہم و باترتیب ہونا جزو اہم ہین۔

باب یازدہم

صفات ضروری اور فرایض وکلا

اگرچہ اکثر ہدایات نسبت صفات ضروری اور فرایض اشخاص قانون پیشہ کے ہم مختلف ابواب سابق مین بیان کرچکے ہین اور اون پر کامل طور پر توجہہ اور عمل کرنے سے ہمارے ناتجربہ کار وکلا ناظرین کسیقدر مستفید ہو سکتے ہین مگر چونکہ وے ہدایات مختلف ابواب مین مختلف مقامات پر علیحدہ علیحدہ بیان کئے گئے ہین اسلئے یہہ امر قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ کل صفات ضروری اور فرایض وکلا ایک خاص مقام پر سلسلہ وار بیان کئے جاوین اور اسوجہہ سے ایک خاص باب کتاب ہذا واسطے ان صفات و فرایض کے رکھا گیا ہے اور ہم امید کرتے ہین کہ ہمارے ناظرین بشرطیکہ وے ہماری ہدایات پر توجہہ و عمل کرین اس باب سے پوری طور پر استفادہ حاصل کرینگے۔

مخفی نرہے کہ دنیا مین کسی پیشہ یا کسی کام کے لئے اسقدر ہر قسم کی لیاقت کی ضرورت نہین ہے جیسے کہ پیشہ وکالت کے لئے اور وکیل کو ہر قسم کی بری یا بھلے کام سے کسیقدر وقفیت ضرور ہے۔ اس سے ہماری یہہ غرض نہین ہے کہ وکیل کو ہر قسم کے کام کا خواہ وہ اچھا ہو یا برا تجربہ ہونا ضروری ہے بلکہ محض کسیقدر وقفیت ہونا ضروری ہے مثلاً اگر کسی شخص کو کسی مکان مین نقب لگاکر چوری کرنیکا الزام لگایا گیا ہو تو ملزم کے وکیل کو کسیقدر نقب لگانیکے طریقہ سے بغرض گواہان ثبوت سے سوالات جرح کرنیکے واقف ہونا ضروری ہے اور یہہ وقفیت بلا کسی طور پر نقب لگانا سیکھکر

اوسکا تجربہ حاصل کرنیکی بمحض اوس موقع کو دیکھنے سے کہ جہان نقب لگا ہے حاصل ہوسکتی ہے اور اگر وکیل نے ملزم کی وکالت قبول کرنے سے پہلے کبھی دو چار مرتبہ نقب لگی ہوے غور کی نگاہ سے دیکھتی ہون تو اوسکو طریقہ نقب زنی سے قبل وکیل ملزم ہونیکی وقفیت حاصل ہوسکتی ہے مگر یہہ ہرگز ہمارا مطلب نہین ہے کہ وکیل کو تجربہ نقب زنی کا ہو۔

یہہ ایک مسئلہ مشہور ہے کہ فکر ہرکس بقدر ہمت اوست یعنی ہر شخص کی فکر موافق اندازہ اوسکی ہمت کے ہوتی ہے اور چونکہ پیشہ وکالت نہایت معزز اور اعلی درجہ کا پیشہ ہے تو جو شخص اس پیشہ مین داخل ہو اوسکے لئے اوس شرف و فخر کے ساتھہ جو اس معزز پیشہ مین داخل ہونے سے حاصل ہوتے ہین اپنے فرایض منصبی کے انجام دہی مین نہایت اعلی درجہ کی لیاقت اور فکر کی ضرورت ہے۔ اب ہم چند ضروری صفات اور فرایض متعلق پیشہ وکالت مختصراً بیان کرتے ہین۔ سب سے اوّل اور پوری طور پر وکیل مین اوس صفت کا ہونا ضروری ہے جو روے زمین کے ہر کام اور پیشہ مین ہر شخص کے لئے ضروری ہی اور جسکی بغیر کوئی شخص سچے طور پر کسی کام مین کامیاب نہین ہوسکتا اور یہہ صفت سچی دیانت داری ہے۔ کوئی شخص جسمین یہہ متبرک صفت نہو گو وہ کیسا ہی لایق ہو دوسرون کے دلون مین اپنی نسبت تعظیم اور عمدہ خیال پیدا نہین کرسکتا ہے اور پیشہ وکالت مین بوجہہ اسکے کہ وکیل کے اختیار مین موکل کے جان و مال دونون ہوتے ہین بالخصوص اس متبرک صفت کی نہایت ضرورت ہے ایک ذی علم مصنف نے کیا خوب لکھا ہے۔ دیانت داری فی الواقع نہایت عمدہ اور سچی آب کا ہیرا ہی اور اس صفت کو محض اخلاقی عمدگی ہی تصور نکرنا چاہیے بلکہ انسان کو بطور زیور کے سمجھنا چاہیے اور جس شخص کے پاس یہہ زیور ہوتا ہے اوسکی اپنا جسم ظاہر اور باطن

مین حاضر و غائب ہر وقت اپنے دل مین بہت تعظیم کرتے ہین اور اوس سے محبت رکہتے ہین گو
آپ لوگونمین یہہ صفت ہو یا نہو مگر اپنے دیانت دار ہم جنس کو ہمیشہ پسند کرینگے اور اگر
کسی خاص مخالفت کیوجہہ سے ظاہرا اوس شخص دیانت دار کی برائی بہی کرین مگر اپنے
دلونمین ضرور اوسکی تعریف و تعظیم کرینگے اور اگر اونمین کچہہ بہی مادہ نیکی کا ہوگا تو اپنی
ظاہرا برائی کرنے پر اپنے آپ کو ملامت کرینگے بلا دیانت داری کے دنیا ایک سرائے
چورون کی اور انسان باہمد گر بہیڑیے اور لومڑی ہوتے اور اگر کل دنیا کی کاروبار مین
اور کل انسانون مین یہہ متبرک صفت دیانت داری کی پوری طور پر داخل ہو جائے
تو وہ نہایت عمدہ زمانہ جسکو سنہرا جگ کہتے ہین اور جسکی مصنفان سلف و حال اسقدر تعریف
و توصیف کرتے ہین از سر نو آجائے - انجیل مین لکہا ہے کہ دیانت دار آدمی کا پیدا کرنا
خداوند تعالی کا سب سے زیادہ عمدہ کام ہے - اب اگر یہہ پوچہا جاوے - کہ وکیل کو کن کن
کامون مین دیانت داری کی ضرورت ہوتی ہے تو اسکا ہم یہی جواب دینگے کہ ہر کام متعلق
پیشہ وکالت مین دیانت داری کی ضرورت ہے - دیانت داری کے لفظ کو ہم وسیع
معنی مین استعمال کرتے ہین اور محض طمع زر سے مبرا ہونے پر محدود نہین کرتے پس
اگر کوئی وکیل جو کسی مقدمہ مین مقرر کیا گیا ہے پیروی معقول نکرے تو ہم بلا تکلف
بیشک کہہ سکتے ہین کہ وکیل موصوف نے اوس مقدمہ مین دیانت سے عمل نہین کیا
خواہ بلا کسی خاص ضرورت کے محض بوجہہ سستی یا کاہلی کے وکیل تاریخ پیشی مقدمہ
پر حاضر عدالت نہو تو بہی ہم کہینگے کہ اوسنے دیانت داری سے عمل نہین کیا یا اگر
کوئی وکیل کسی مقدمہ کی تقریر مین چالاکی یا دہوکہ دہی کے الفاظ استعمال کرے
یا بالارادہ عدالت مین جہوٹ بولے تو بہی کہا جائیگا کہ اوسنے خلاف دیانت داری
عمل کیا یا اگر کسی مسئلہ قانونی پر وکیل کو بحث کرنا ہے اور وکیل موصوف بلا مطالعہ

قانونی مہیا کرنے یعنی بلا احکام اور مسائل قانونی متعلق بحث مذکور ہے اپنے آپ کو آگاہ کرنیکے بجز اس صورت کے کہ وکیل موصوف قانون متعلق بحث سے پہلے سے بخوبی واقف ہو بحث کرے تو بھی کہا جائیگا کہ اوسنے موافق اصول دیانت داری کے عمل نہین کیا غرضکہ ایسی بیشمار مثالین ہوسکتی ہین بلا دیانت داری کے وکیل کی وکالت کو بھی فروغ نہین ہوسکتا اور اگر کسی وکیل کی وکالت کو کچھ فروغ بھی ہوگیا ہو تو بھی جب اوسمین دیانت داری کا نہونا اوسکی موکلون کو معلوم ہوگا تو فورًا اوسکو چھوڑ دینگے اور بالآخر وکیل بے مقدمہ رہجائیگا ہر وکیل پر فرض ہے کہ اپنے محررون کو سخت تاکید کردے کہ کسی موکل سے سوائے ضروری اور واقعی اخراجات مقدمہ اور محنتانہ قرار یافتہ ہی اور تحریر محرر کے اور کچھ نہ لیوے اور جب کبھی وکیل کوئی روپیہ منجانب اپنے موکل کے عدالت سے وصول کرے تو وہ روپیہ اپنے پاس امانتًا رہنے دیوے اور جسوقت موکل آوے فورًا اوسکو باخذ رسید دیدے غرضکہ ہر طور پر شروع سے آخر تک وکلا پر فرض ہے کہ موافق اصول دیانت داری کے عمل کرین اور اسطور پر عمل کرنے سے بشرط موجودگی دیگر صفات کے جو وکلا مین ہونا ضروری ہین ہم بالیقین کہہ سکتے ہین کہ اونکو فائدہ ہوگا اور اونکی وقعت اونکے موکلون اور عوام الناس اور حاکم عدالت کی نگاہ مین بہت زیادہ ہوگی اور وے اپنے روزگار مین تنگ نہ رہینگے اور یہی مقصد دنیا مین انسانکی زندگی کا ہوتا ہے پس ہم اپنے وکلا ناظرین کو بھی مشورہ دینگے کہ وے ہمیشہ اس مسئلہ پر کہ دیانت داری نہایت عمدہ پالسی ہے عمل کرین ۔

خودی اور طمع سے ہمیشہ وکیل کو سخت پرہیز کرنا چاہیے اور گو زیر مضمون دیانت داری انکا ذکر ہوسکتا تھا کیونکہ جو شخص اون وسیع معنی مین جنمین ہمنے لفظ دیانتداری کو استعمال کیا ہے دیانتدار ہوگا وہ بیشک خودی اور طمع سے نفرت کریگا مگر چونکہ

دنیا مین خودی اور طمع بہت زیادہ ترقی پر ہین اسلئے انکی نسبت علیحدہ کچھہ لکھنا مناسب
سمجھا گیا ہے۔ خودی یا غرور ایسی بری چیز ہے کہ جس شخص مین یہہ ہوتی ہے
وہ اپنے آپ پر نامناسب اور بیجا طور پر فخر اور ناز کرتا ہے مگر بالعموم لوگ اوسکو
ناپسند کرتے ہین اور اپنے دل مین کچھہ اوسکی وقعت نہین سمجھتے ہین اور جس شخص
مین یہہ عیب ہوتا ہے وہ صاحب اخلاق بہت کم ہوتا ہے اور ہرگاہ پیشہ وکالت
کسیقدر مثل پیشہ تجارت کے ہے اور خودی سے پیشہ وکالت یا تجارت کو ترقی ہونے
کا بہت کم امکان ہے پس اس نقص سے بری رہنے کی ہر شخص کو کوشش کرنا چاہئے
طمع ایسی بری شی ہے کہ یہہ انسان کی طبیعت سے نیکی اور بالعموم عمدہ اور پسندیدہ
صفات کی بیخ کنی کرتی ہے اور جس شخص کو طمع دامن گیر ہوتی ہے وہ ہرگز دیانت
دار نہین رہ سکتا اور بلا دیانت داری کے سچی کامیابی حاصل نہین ہوسکتی ہے
اور نہ طامع کی کبھی اپنے دوستون اور دیگر ابنائے جنس کی نگاہ مین کچھہ وقعت
ہوسکتی ہے ایک مشہور مصنف زبان فارسی نے کیا خوب کہا ہے مصرعہ طمع راسہ
حرف است ہر سہ تہی۔ یعنی لفظ طمع کے تین حرف ہین اور تینون خالی ہین
اور ایک انگریزی مصنف نے طمع کے مندر کا ذکر کیا ہے اور اوس مندر کا
طمع کو دیوتا قرار دیا ہے اور طمع کی صورت اور اوسکے تعلقات کا فوٹو اسطرح پر کھینچا ہے
کہ اندر مندر کے طمع کا دیوتا بیٹھا تہا اور اوسکی نہایت لمبی ڈاڑہی تہی اور نحیف
چہرہ بہوک کا مارا ہوا تہا اور اوسکے چارون طرف روپیون کے ڈہیر لگے تہے اور اوسکی
دو مصاحب یعنی داہنی طرف ظلم صاحب اور بائین طرف بخل صاحب تشریف رکہتے تہے اور
پانچ چہہ افسران منتظم مسمیان بے ایمانی اور رشوت ستانی اور استحصال بالجبر
اور فریب وغیرہ تہے اور ان کے بہت سے بڈہے اشخاص قریب المرگ روپیون کی

ہتھیلیون پر تکیہ لگائے لیٹے ہوئے تھے اور جون جون اونکی حالت جانکنی کی ہوتی تھی اوتنی ہی حسرت کے ساتھہ وے روپیون کی تھیلیون کو اپنے ہاتھون سے جلدی پکڑ لیتے تھے مگر وے سب ایک بڑے زبردست جن سے جسکا نام افلاس ہے بہت کانپتے تھے - بعد اسطور پر صورت طمع اور اوسکے تعلقات کی بیان کرنے کے ہمارے مصنف صاحب فرماتے ہین کہ جسوقت اوس مقام پر افلاس داخل ہوا سب لوگ خوف سے کانپنے لگے مگر ہمنے آگے بڑھکر اوس سے اسطور پر التجا کی - اے افلاس تو مجھکو کبھی دکھلائی ندینا اور اگر تو یہہ میری عرض قبول نکرے تو اسبات کا خیال رہے کہ تیری دہمکی یا گیدڑ بھبکی سے مجھہ مین کوئی بات ناشکری کی یا غیر منصفی کی نہ آوے اور مین کبھی اپنے کان محتاج کی آواز سننے سے بند کرون اور جس شخص نے مجھسے سلوک کیا ہے اوسکو مین کبھی فراموش نکرون اور تیرے خوف سے کبھی مین اپنے دوست اور اپنے اصول اور اپنی عزت اور وقعت کو نہ چھوڑون اور اگر دولت میرے پاس آتے ہمراہیان خودی اور طمع کے آوے تو اے افلاس تو جلدی سے اگر مجھکو بچا مگر اپنے ساتھہ اپنی دو بہنون یعنی آزادی اور بیگناہی کو لا جنکی صحبت مین تو ہمیشہ خوش رہتا ہے - پس ظاہر ہے کہ طامع شخص کبھی آرام سے نہین رہتا ہے کھاتا پیتا بھی اچھی طرح نہین ہے اور اوسمین سیون قسم کی برائیان پیدا ہو جاتی ہین اور طمع اور خودی ہر حال مین قابل تنفر ہین -

پیشہ وکالت مین کامیابی کے لئے ضرور ہے کہ وکیل ہمیشہ عادتا اپنا صحیح مزاج قایم رکھے اور ہر وقت اپنے مزاج کو اپنے قابو مین رکھے اور غصہ سے ہمیشہ بچتا رہے اور اپنی پیشانی ہمیشہ خندہ رکھے جو وکیل مزاج کو قابو مین نہین رکھتا اور جسکی مزاج مین غصہ زیادہ ہوتا ہے وہ ہرگز پیشہ وکالت مین کامیاب نہین ہو سکتا کیونکہ جیسا

ہمنے سابق مین ایک مقام پر کہا ہے کہ غصہ کی حالت مین پیروی مقدمہ معقول طور پر نہین ہوسکتی ہے اور اکثر موکل بھی غضبناک وکیل کو مقرر کرنا ہی پسند نہین کرتے بلکہ ایسے وکیل کے پاس جانا بھی پسند نہین کرتے ہین ہمنے اپنے کانون سے ایک یا دو مرتبہ گانون کے غیر تعلیم یافتہ موکلون کی زبانی سنا ہے کہ ہم فلان وکیل کے پاس جا کر کیا کرین اوسکی تو بہوین ہمیشہ چڑہی رہتی ہین اور بعض اوقات گالی بھی دیتا ہے اور حاکم بھی بوجہہ اوسکے مزاج کے اوس سے راضی نہین ہے گفتگو کرتے وقت حاکم کو ناراض کردیتا ہے ہم کچہہ اوس سے لینی نہین بلکہ اوسکو کچہہ دینی ہی جاتے ہین پہر ہم اوسکا برتاؤ نازیبا کیون پسند کرین اوسکے بہتیا بیس اور بہین جنکو سمجہتا نہ دینگے اوس کام لینگے اور نسبت اون وکلا کے جو اپنی پیشانی خندہ اور اپنا مزاج صحیح اور اپنی قابو مین رکھتے ہین اونکی نسبت اسطور پر دیہی موکل کہتے ہین - اب ہمنے اپنا وکیل فلان شخص کو ہمیشہ کے لئے کرلیا ہے وہ تو بہت اچھا آدمی ہے ہر وقت خوش رہتا ہے اور بڑے بھلے مانس پن سے ہمارا کام کرتا ہے اور کام بھی بڑی اچھی طرح کرتا ہے اور حاکم بھی اوس سے راضی معلوم ہوتا ہے - اب خیال کرنا چاہیے کہ مزاج کو قابو مین نرکہنے اور غصہ کیوجہہ سے کسقدر نقصان پیشہ وکالت مین پہونچتا ہے اور صحیح مزاج اور غصہ سے پرہیز کرنا اس پیشہ مین کسقدر ضرور ہے -

کفایت خرچ کا پیشہ وکیل کو خیال رکہنا چاہیے اس سے ہماری یہہ غرض ہرگز نہین ہے کہ کوئی وکیل بخل اختیار کرے بلکہ یہہ کہ عمدہ طور پر موافق اپنی حیثیت کے رہے مگر فضول خرچی اور قرضداری سے ہمیشہ بچا رہے جو وکیل قرضدار زیادہ ہوجاتا ہے اوسکی وکالت خاک مین ملجاتی ہے ہمنے ایک دو لایق وکلا کی نسبت سنا ہے کہ جب اونپر بوجہہ فضول خرچی کے قرضہ زیادہ ہوگیا اور داینون نے اونپر ڈگری باستدعا حکمی

گرفتاری جاری کرائی تو اونہون نے مارے ڈگری کے خوف کے عدالت مین جانا چند روز کے لیئے بند کردیا اور بوجہہ اونکی غیر حاضری کے اونکے چند موکلون کے مقدمات بگڑ گئے اور پہر اکثر موکلون نے اونکو وکیل اپنا مقرر کرنا بند کردیا ۔

وکلا کو وقت کی نہایت قدر کرنا چاہیے اور اپنا وقت کسی حالت مین رائیگان نہونے دینا چاہیے اور ہمیشہ جہان تک ممکن ہو اپنا وقت مفید کامون مین بغرض اپنی ترقی لیاقت اور حیثیت اور آمدنی اور پیشہ کے صرف کرنا چاہیے انسان کے لئے دنیا مین وقت بہت کم ہے ہم دیکھتے ہین کہ سالہا سال بہت جلدی گذر جاتے ہین اور دنیا کے موسم اور صبح و دوپہر اور شام و شب سب ہر وقت ہمکو دکہلاتے ہین کہ وقت بہت جلدی جاتا ہے ۔

دن سال کا عکس تصور کیا جاتا ہے اور ایک سال مثل زندگی کے خیال کیا جاتا ہے اور صبح کی مشابہت موسم بہار سے ہے اور موسم بہار کی تشبیہہ لڑکپن و نوجوانی ہے اور دوپہر مطابق موسم گرما کے ہوتا ہے اور موسم گرما مطابق قوت عالم جوانی کے ہوتا ہے اور شام علامت موسم خزان کی ہے اور موسم خزان کی تشبیہہ گہٹتی ہوئی زندگی یعنی عالم پیری سے ہے اور رات مع اپنے خاموشی اور اندہیری کے اظہار موسم سرما کا فنی ہے جبمین کل قواے نباتی سُس ہو جاتے ہین اور موسم سرما سے وہ وقت ظاہر ہوتا ہے جبکہ زندگی مع اپنی امیدون اور خوشیون کے ختم ہو جائیگی ۔

بس جبکہ کارخانہ قدرت مین وقت کے جلدی گذرنے اور اوڑنیکی نوعیت ہر وقت ہمکو ظاہر ہوتی ہے تو ہمپر فرض ہے کہ ہم اپنے وقت کی قدر معقول کرین اور فی الواقع اگر وہ کل ہماری زندگی کا جو سونے اور ضروریات قدرتی مین اور ہماری آرایش مین اور دوسرون

کے ساتھہ اخلاق کے ساتھہ برتاؤ کرنے مین اور بیماری مین یا بعض اوقات سستی مین صرف ہوتا ہے جہاں کیا جاے تو ہمکو معلوم ہوگا کہ بہت کم حصہ ہماری زندگی کا ہمارے اختیار مین ہے یا جسکو ہم اپنی خواہش کے موافق صرف کر سکتے ہین اور ہمپر فرض ہے کہ یہہ تہوڑا حصہ وقت کا جو ہمارے اختیار مین ہے عمدہ طور پر واسطے فائدہ اپنے اور اپنے ابنا جنس کے صرف کرین اور ہمکو اس بات کا خیال رکہنا چاہیے کہ جسقدر وقت ہمارے اختیار مین ہے وہ مثل اراضی مزروعہ کے ہی جسمین بلا کاشت کے کچھہ پیدا نہین ہو سکتا مگر بصورت محنت کرنے کے اوس سے ہمکو پورا فائدہ ہو سکتا ہے اور ہماری بڑی سے بڑی خواہش پوری ہو سکتی ہے۔ سنیکا صاحب جو روم کے ایک مشہور فلسفہ زمانہ سلف مین ہو گئے ہین فرماتے ہین کہ گو ہمکو کمی وقت کی شکایت ہے مگر ہمارے پاس بہ نسبت اوسقدر وقت کے جسقدر کہ ہم صرف کرنا چاہتے ہین بہت زیادہ وقت ہے اور بالعموم ہماری زندگی یا تو کچھہ نکرنے مین صرف ہوتی ہے یا کچھہ مفید کام نکرنے مین صرف ہوتی ہے یا ایسے کام کرنے مین صرف ہوتی ہے جو ہمکو نکرنا چاہیے اور گو ہماری شکایت ہے کہ ہمارے دن بہت کم ہین مگر ہم عمل اسطور پر کرتے ہین گویا اونکا کبھی خاتمہ ہی نہوگا۔ اور اڈیسن صاحب مشہور و معروف انگریزی مصنف اور مضمون لکہنے والے ارقام فرماتے ہین کہ گو بالعموم کمی زندگی پر ہمکو افسوس معلوم ہوتا مگر ہمارا یہ ہمیشہ خواہش یہہ رہتی ہے کہ ہر حصہ اوسکا خاتمہ پر آجاے مثلاً نابالغ کی یہہ خواہش ہوتی ہے کہ مین بالغ ہون اور پہر کاروبار کا ذمی ہون اور پہر جائداد پیدا کرون اور پہر عزت حاصل کر گوشہ عافیت مین بیٹہون پس اگرچہ زندگی کی نسبت ہر شخص کم ہونا بیان کرتا ہے مگر اوسکے حصہ تو بہت اور تکلیف دہ معلوم ہوتے ہین اور گو ہماری یہہ خواہش ہے کہ ہماری زندگی کا بالشت بہر بچاؤ مگر جن حصون سے زندگی

بنی ہے اونکی مختصر ہو جانے سے بہت خوش ہون گے مثلاً سود خور بہت خوش ہوگا اگر سال بھر تاریخ قرض دہندہ روپیہ سے ایک منٹ مین ختم ہو جائے اور عاشق بہت خوش ہوگا اگر اوسکی زندگی مین سے وہ وقت جو خط کی ایک ملاقات اور دوسری ملاقات کے بیچ مین ہے قطعاً نیست و نابود ہو جائے اور انتظار کے دردِ سر سے نجات ہو۔ اگر ہم اکثر انسانون کی زندگی کو ۲ حصون مین تقسیم کرین تو ہمکو معلوم ہوگا کہ اونمین سے ۱۹ حصہ ایسے ہین کہ ان سے نہ کسی قسم کا خط حاصل ہوا اور نہ وے کام مین صرف ہوئے مگر اسمین اون لوگون کا شمار نہین ہے جو ہمیشہ کام مین مصروف رہتے ہین بلکہ صرف اون لوگون سے مراد ہے جو ہمیشہ کاروبار مین نہین رہتے وقت کی کفایت کے بارہ مین مصنفون نے اسقدر لکھا ہے کہ ہم اس تھوڑی سی جگہہ مین ایک باب کے حصہ مین اونکی آرائی کو ظاہر کرنے سے قاصر ہین اور ہرگاہ ناتجربہ کار وکلا کے پاس جنکے لئے یہہ کتاب بالخصوص مرتب کی گئی ہے بالعموم کام کم ہوتا ہے اسلئے اس موقع پر چند ہدایات نسبت طریقہ صرف کرنے وقت کے لکھنا نا زیبا نہو گا۔

سب سے عمدہ طریقہ اپنا وقت صرف کرنیکا وکیل کے لیئے یہہ ہے کہ اپنے پیشہ کی ترقی کے لئے کوشش کرنے مین اپنا وقت صرف کرے یعنی ہر مقدمہ کے حالات سے جسمین وکیل مقرر کیا جائے اپنے آپکو پورے طور پر بذریعہ جملہ کاغذات متعلق مقدمہ مذکور بغور پڑھنے اور زبانی حالات اور شہادت جو پیش ہو سکے دریافت کرنیکے ماہر کر لیوے اور پھر جسقدر مصالحہ قانونی اور واقعاتی متعلق مقدمہ مین ہو سکے مہیا کرے اور فن سوال اور سوال جرح اور مکرر سوال کرنے اور اپنی قوت بیانیہ کی ترقی دینے مین مشق کرے اور جب فرصت ملے تب ان باتون کی مشق

مین اور نیز کتب قانون مفید پیشہ کے مطالعہ مین وقت صرف کرے جہان تک
ممکن ہو ایک لمحہ بھی اپنے بیش بہا وقت کو رائگان نجانے دیوے مسٹر صاحب
مشہور اور نامی بیرسٹر اور بعدہ چیف جسٹس انگلینڈ کی نسبت ایک کتاب مین لکھا ہی
کہ اونہون نے پیشہ وکالت مین داخل ہوکر اپنی تعلیم خود کی تھی اور علم قانون کی
مختلف شاخون کا نہایت ترتیب اور سخت محنت سے مطالعہ کرتے تھے اور مباحثہ کے
کلب مین شریک ہر روز ہوتے تھے اور جناب ممدوح بڑے بڑے لائق فصیح زبانون
کی مشہور اور عمدہ فصاحت کی تقریرون کا ترجمہ کیا کرتے تھے اور گو اتفاق سے
چند سال تک اونکے پاس بہت قلیل کام رہا مگر وے اپنی کوشش اپنی لیاقت کے
ترقی دینے مین کرتے رہے اور بالآخر اونکے پاس کثرت سے کام اور روپیہ آنے لگا
اور جب چیف جسٹس اجلاس شاہی کی جگہہ خالی ہوئی تب اوسپر جناب ممدوح متعاین
کئے گئے - ہدایات مذکورہ بالا سے یہہ امر عیان ہے کہ وکیل کو محنت اور جانفشانی
کی عادت ابتدا سے کرنا چاہیے کاہل اور سست آدمی ہرگز کامیاب اور لائق وکیل
نہین ہوسکتا ہے کیونکہ ایسا شخص وقت کی معقول قدر نہ کریگا اور بلا وقت کی
قدرشناسی اور کفایت اور محنت کی عادت کرنیکے نہ وکیل اپنی لیاقت کی ترقی کر
سکیگا اور نہ اوسکے پیشہ کی ترقی ممکن ہے ہمنے اپنے تجربہ مین ایک وکیل کو دیکھا تھا
کہ اوسکے پاس ابتدا مین زیادہ مقدمات آئے اور گو اسمین شک نہین کہ اگر وکیل
موصوف اپنی ترقی کرتا تو اوسکے پاس دن بدن کام کی اور اوسکی آمدنی کی ترقی ہوتی
مگر بجائے اپنی لیاقت اور کام کی ترقی کرنیکے وکیل موصوف نے دونون وقت
کہانیکے ساتھہ شراب خواری کی عادت اور اپنی کاہلی کی ترقی کرلی اور ہر روز کچہری یعنی
عدالت مین جاکر سونا اختیار کیا اور اسوجہہ سے اوسکی وکالت دو ہی تین ماہ مین

بگڑ گئی اور مٹی ہو گئی اس آزاد پیشہ مین انسان کی عادت بگڑنیکا اور بے اعتدالی کی عادت ہو جانیکا بہت زیادہ خوف ہوتا ہے اور اسلئے ہم اپنے ناظرین وکلار کو یہہ مشورہ دینگے کہ وے ہمیشہ اپنے چال چلن بہت صحیح اور اعتدال کو مدنظر رکھین بے اعتدالی سے سستی اور کاہلی کو ترقی ہوتی ہے اور سستی اور کاہلی سے محنت کی عادت اور ترقی لیاقت اور ترقی پیشہ ناممکن ہو جاتے ہین جیسا کہ ہمنے اوپر بیان کیا ہے وکیل پر فرض ہے کہ جہانتک ممکن ہو اپنے وقت کا ایک لمحہ بھی ضایع نہونے دیوے اور اپنا وقت اپنے پیشہ کی ترقی دینے اور کتب قانون کے معائنہ مین صرف کرے اور پہر جو اور وقت ملے اوسکو ذیعلم مصنفون کی کتب کے معائنہ مین اور اپنی قواے دماغیہ اور جسمانی کی ترقی دینے مین صرف کرے قوائے دماغیہ کا معمولی خاصہ یہہ ہے کہ جسقدر زیادہ کام مین لائی جاینگی اوسیقدر اون مین ترقی ہو گی اس سے ہماری یہہ غرض ہرگز ایک لمحہ کے لئے بھی نہین ہے کہ ایسی کثرت سے بلا لحاظ جسمانی تندرستی کے محنت کیجاے یا قواے دماغیہ سے کام لیا جائے کہ جسمین تندرستی جسمانی بگڑ جانیکا اندیشہ ہو کیونکہ جسمانی تندرستی اوّل مقدم ہے اور اسکے سوائے جب جسمانی تندرستی صحیح طور پر قایم نرہیگی تو محنت ہو بھی نہ سکیگی بلکہ ہماری منشار صرف یہہ ہے کہ بلحاظ تندرستی جسمانی جسقدر محنت ہو سکے کیجاوے اور زیادہ وقت معائنہ کتب مین جسکے فوائد ہر شخص جانتا ہے صرف کیا جائے وکلار کو اپنی فرصت مین ترتیب اور اختصار کا سیکہنا ضروری ہے ترتیب ہر کام مین فائدہ دیتی ہے اور ترتیب اور اختصار سے وقت کی بہت کفایت ہوتی ہے ترتیب کا اپنے روزانہ کامون اور وقت صرف کرنے مین اور اپنی سوسیٹی مین اور اپنے دل بہلانیکے کہیلون مین اور کل دیگر امور متعلق بسر اوقات مین بہت زیادہ خیال رکہنا چاہئے اپنی ذاتی خوشی کے لئے بھی ترتیب ایک ضروری ہے

ہے بلیر صاحب ایک نامی انگریزی مصنف فرماتے ہین کہ ترتیب منبع صلح کا ہے اور دنیا کی کل نعمتون مین صلح سب سے بڑھکر ہے اور ترتیب ہی وہ مقام ہے جسمین امن کی سکونت ہے اور لفظ بے ترتیبی کے نام سے طبیعت کو پریشانی اور تکلیف ہوتی ہے اور جو شخص اپنے کاروبار کی حالت اور اپنا چال چلن نہین دیکھہ سکتا ہے اوسکو خوشی حاصل ہونا ناممکن ہے جو لوگ موافق ترتیب کے رہتے ہین وے مثل اون آسمانی سیارون کے ہین جو باقاعدہ طور اور بموجب قواعد معینہ حرکت کرتے ہین اور جنکے اثر بہت مفید ہوتے ہین اور بے ترتیب اشخاص مثل طوفان کے ہوتے ہین جو زمین سے یکایک اوٹھکر کارخانہ قدرت مین مخل ہوتا ہے اور بہت جلد معدوم ہوجاتا ہے اور ایسے اشخاص بذریعہ بدانتظامی اپنے کاروبار اور کثرت اخراجات اور بیقاعدہ طور پر مجمع اور تماشون مین رہنے سے ہمیشہ اپنے اور دوسرون کے لئے تکلیف کے اسباب پیدا کرلیتے ہین اور وے خوشی کے راستہ سے گمراہ ہوکر ہرجگہہ رنج پیدا کرتے ہین اور ہمیشہ باعث جھگڑا اور فساد اور رنج اور عداوت کے ہوتے ہین مگر خلاف اسکے ترتیب اتفاق کی بنا ہے اور اس سے ہر شخص بلا کسی اپنے ہمسایہ کو تکلیف دینے کے اپنا کاروبار کرسکتا ہے اور یہہ ایک ایسی طلائی زنجیر ہے جس سے انسانون کی فرقے محبت اور صلح سے باہم گرہ لگے رہتے ہین سوائے ان امور کے بلحاظ اپنے فرائض کے ساتھہ اپنے ابنائے جنس کے وکلا کو مناسب ہے کہ کچھہ وقت نیکی اور خدا ترسی کے کامون مین بھی صرف کرین یعنی حاجت مند کی حاجت روا کرنا اور جاہل کو مشورہ دینا اور مصیبت زدہ کو تسلی اور تشفی دینا غمزدہ سے ہمدردی کرنا اور اسی قسم کے کام ہر فرد بشر کے لئے ضروری ہین۔

پیشہ وکالت مین داخل ہونے کے لئے عمدہ تعلیم پانا ضروریات سے ہے ۔ عمدہ تعلیم
انسان کی وہ سب قوائی دماغیہ جو خدا تعالے نے اوسکو دی ہین مکمل ہوکر ظاہر ہوجاتی
ہین اور بلا تعلیم کے ایسے قوای ظاہر نہین ہوتین حکیم ارسطو جو سکندر اعظم کے اتالیق
تھے فرماتے ہین کہ سنگ مرمر کے چٹان مین مورت یعنی تصویر پوشیدہ ہوتی ہے
اور بت تراش کے فن سے وہ وجود مین آتی ہے اور اوسکے اوپر کا فضول دور ہوجاتا ہے
اور شبیہ فی الواقع پتھر کے اندر ہوتی ہے اور بت تراش صرف اوسکو برآمد کرتا ہے
پس جو کچھہ فن بت تراش سنگ مرمر کے چٹان کے لئے ہے وہی تعلیم انسان کے لئے ہے
فلسفہ اور ولی اور سورما (یعنی شجاع) اور دانشمند اور نیک اور معزز آدمی اکثر معمولی قابلیت
انسان مین ہوتے ہین اور اونکو معقول تعلیم نے ظاہر اور روشن کردیا پس انسان کو
اپنے فرائض کو پورے طور پر سمجھنے اور لیاقت کے ساتھہ عمل کرنیکے لئے تعلیم ضروریات سے
ہے اور اگر کسی وکیل نے پیشہ وکالت مین داخل ہونے سے پہلے عمدہ اور معقول تعلیم نہ پائی
ہو جیسا کہ اس ملک کی عدالت ہائے مفصل مین اکثر دیکھنے مین آتا ہے تو وکیل پر فرض
ہے کہ بکثرت کتب مستند کے مطالعہ کرنیکے ذریعہ سے اپنی تعلیم کو بعد پیشہ وکالت مین داخل
ہونیکے مکمل کرلیوے ۔ پیشہ وکالت مین بہت ہوشیاری اور احتیاط سے کام کرنیکی
ضرورت ہے اور بلا اچھی طرح سے غور کرنیکے کوئی کام کرنا نہ چاہیے اور جو لوگ کہ کام
کو سہل سمجھکر کسی قدر بے احتیاطی سے کام کرتے ہین اونکو بعض اوقات برا نتیجہ ملتا ہے
ہم اسبات کی ایک مثال بغرض اپنا مطلب صاف طور پر ظاہر کرنیکے دیتے ہین ۔
فرض کیا جاوے کہ ایک مدیون کی جائداد نیلام ہوکر روپیہ عدالت مین جمع ہوا
اور اوسکی نسبت ڈگریدار کو روپیہ دئے جانیکا عدالت سے حکم صادر ہوا اور کچھہ مدت بعد یہ حکم صادر ہونیکے
ڈگریدار اپنا وکیل کے پاس آوے اور اوس سے کہے کہ ہمارا روپیہ عدالت سے ابھی [illegible] وصول

کر دیجئے اور ہمیں مختانہ لیلیجئے تو ایسی صورت مین صاف ظاہر ہے کہ روپیہ وصول کرنے
مین کوئی لیاقت کا کام نہین ہے اور وکیل کو جو کچھ ملجاوے وہ مثل حلوائی پوری
دوو سے کے ہے صرف وکالتنامہ اور درخواست ملنے روپیہ پر دستخط کر دینا لغرض وصولیا
روپیہ یعنی حکم نفراغہ زر یافتنی ڈگریدار کے کافی ہے مگر وکیل پر فرض ہے کہ جب تک
اوسکو یقین اسباب کا نہو جاوے کہ جو شخص اوسکی معرفت روپیہ وصول کیا چاہتا ہے،
وہ اصلی دواقعی ڈگریدار مستحق وصول لینے روپیہ کا ہے ہرگز منجانب اوسکے درخواست
ملنے روپیہ کی داخل عدالت نکرے کیونکہ بعض اوقات فریبی لوگ اپنے آپ کو ڈگریدار
ظاہر کرکے روپیہ یافتنی ڈگریدار وصول کرنیکی کوشش کرتے ہین اور اسی طور پر
کسی شخص کی بلا وقفیت ذاتی نہ وکیل کو شناخت کرنا اور نہ اوسکی طرف سے
اقبالدعوی خواہ سوال تصفیہ داخل کرنا چاہئے اور اسی طور پر کوئی دستاویز بلا عمدہ
طور پر دیکھنے اور جانچ کرنیکے منجانب اپنے موکل کے داخل نکرنا چاہئے کیونکہ اگر دستاویز
جعلی ہوگی تو اوسکی داخل کرنے سے وکیل کو مضرت پہونچ سکتی ہے پس ابن عرض
پیشہ وکالت مین احتیاط اور ہوشیاری کی از حد ضرورت ہے اور اسکی زیادہ
لکھنے کی ضرورت نہین ہے - پیشہ وکالت مین انسان کو با اخلاق ہونا اور صدق
وصدق دلی کی عادت اختیار کرنا چاہئے اور اپنے طریقے اس قسم کے رکھنا چاہئے
کہ جن سے ہر شخص کی طبیعت کو اپنی طرف کشش ہو جس وکیل کے ایسے طور و طریق
ہوتے ہین اوسکو اوسکے موکل بہت پسند کرتے ہین اور موکلونکا پسند کرنا
کامیابی وکالت کے لئے ضروریات سے ہے -
وکیل کو ہمیشہ کپڑے صاف پہننا چاہئے اور اگر ممکن ہو تو اچھا لباس رکھنا چاہئے،
اور ایک سواری معقول بھی اپنے پاس رکھنا چاہئے اور کمرہ دفتر وکالت عمدہ

طور پر آراستہ رکھنا چاہئے اور کتب خانہ بالخصوص کتب قوانین کا کتب خانہ معقول اپنے پاس رکھنا چاہئے کیونکہ اس پیشہ مین کسیقدر نمائش کی ضرورت ہے بالخصوص اس ملک مین جہان کہ زیادہ تر موکل غیر تعلیم یافتہ ہوتے ہین اور وکیل کی لیاقت کا اندازہ اوس کے لباس اور آراستگی کمرہ اور سواری وغیرہ کے لحاظ سے ابتدا مین کرتے ہین ہمنے بعض اوقات گنوار موکلون کی زبانی اسطور پر سنا ہے کہ فلان شخص تو کسی طور پر وکیل نہین معلوم ہوتا ہے اوسکے کپڑے تو محررون سے گئے بیتے ہین اور کرایہ کے یکہ پر کچہری جاتا ہے اور اگر بعضے اوقات ہوا تو پیدل جاتا ہے یا کسی اپنے دوست کے ساتھہ سواری مین بیٹھکر کچہری جاتا ہے اور بیچارہ کیا کرے کچھہ ملتا ہی نہین ہے کپڑے اور سواری کہان سے لاوے اور اگر لایق وکیل ہوتا اور دو چار مقدمہ معرکہ کے جیتتا تو کیا اوسکی یہی حالت رہتی - پس ان باتون سے جو ضرورت نسبت خوش لباسی اور عمدہ سواری اور آراستگی کمرہ کی ہمنے بیان کی وہ ظاہر ہے اور کتب خانہ کتب قوانین کا رکہنا تو واسطے ترقی پیشہ کے ایسا ہی وکیل کے لئے ضرور ہے جیساکہ میدان کارزار مین فوجی ملازمون کے لئے اسلحہ معقول ضرور ہین وکیل کو صبح اوٹھنے کی عادت اختیار کرنا چاہئے جسقدر جلد ممکن ہو سکے صبح کو سونے سے اوٹھنا چاہئے اور جو کوئی موکل وغیرہ آوین اونکی طرف یا بالفاظ دیگر یون کہو کہ اپنے کام کیطرف معقول توجہہ کرنا چاہئے -

پیشہ وکالت مین صبر اور قناعت کی ازحد ضرورت ہے اور اگر دو چار برس کسی وکیل کے پاس کام نہ آوے اور اوسکو پیشہ وکالت سے فایدہ زر حاصل نہو تو چندان پروا نکرنا چاہئے بلکہ صبر اور قناعت کے ساتھہ اپنی لیاقت کی ترقی دینے مین ثابت قدم رہنا چاہئے اور شروع مین چند مقدمات مین ناکامیاب ہونے سے ہمت

نہ ہارنا چاہیے اور اپنی ترقی سے ناامید یا مایوس نہونا چاہئے ہم اسی باب مین
ہمارے صاحب چیف جسٹس اجلاس شاہی کا تذکرہ بیان کرچکے ہین اب ہم ذیل مین
چند مشہور اور معروف بیرسٹرون اور وکلا کا مختصراً بتائید اپنی راے کے تذکرہ کرتے
لارڈ چانسلر تالبیٹ صاحب بنہایت نامی اور گرامی بیرسٹر انگلینڈ کا قول تھا کہ قانون
کے طالبعلم کے لیے صرف قواے عمدہ اور افلاس کی بغرض حصول کامیابی ضرورت ہے
اور دولتمند آدمی کے لئے بہ نسبت اوس شخص کے جو دولتمند نہین ہے بہت کم امید
لایق قانون دان ہونے کی ہے اور جس شخص کے چارونطرف ہر شئے عمدہ اور دل آویز
دکھلائی دیتی ہے اور جس کے لئے دولت بکثرت ہی اور دنیا کی جملہ نعمتین مہیا ہین اوس
ہزارہا قسم کی خوشی کی ترغیب موجود ہین اوسکی نسبت جیسا سر ولیم بلیکسٹن صاحب
فرماتے ہین بہت کم امید ہوسکتی ہے کہ وہ کام اور جھگڑون اور تفکرات اور دنیاوی
زندگی اور دن کی مشقت اور رات کی لمپکے ذریعہ سے محنت کرنا پسند کریگا - لارڈ
ارسکین صاحب دوسرے نہایت نامی بیرسٹر فرماتے ہین کہ جب مین اول ہی
مرتبہ عدالت مین گفتگو کرنیکو کھڑا ہوا تو مجھپر ایسی پریشانی طبیعت کی غالب ہوئی
کہ مین عنقریب بیٹھنے کے تہا کہ میرے دل مین معاً یہ خیال آیا کہ میرے گھر پر
میرے چھوٹے بچے میرا جو غریب لڑکے لینگے پس مین نے کوشش کرکے گفتگو کی
اور کامیاب ہوا - بہت کم آدمی کے لئے ایسی وقت میرا اپنے بچون کا خیال اور بھی
زیادہ باعث پریشانی طبیعت کا ہوتا - سیر کرافٹ صاحب ایک نہایت مشہور
اور معروف بیرسٹر کو جو بالآخر چیف جسٹس مقام بیدیسسٹر کے ہو گئے تھے دولت اور
شہرت حاصل کرنے سے پہلے نہایت سخت دقتین اور تکالیف پیش آئی تھین
کتنی ہی سال تک جناب ممدوح کی وکالت مین اسقدر شاذ و نادر کام تھا اور اسقدر

محدود آمدنی تہی کہ نہایت سخت کفایت شعاری سے بہی اونکی گذر بمشکل تمام
ہوسکتی تہی مگر وے استقلال اور صبر کے ساتہہ محنت سے اپنی لیاقت کو ترقی دیتے
رہے اور گو بعض وقت اونکا ارادہ پیشہ وکالت کو ترک کرنے کا ہوا مگر چونکہ اونکو
اپنی لیاقتون پر صحیح طور پر اعتبار تہا اسلیئے وہ اپنا کام مستقل مزاجی سے کرتے
رہے اور بالآخر اونکی وکالت اور آمدنی اور شہرت کو نہایت ترقی ہوئی - ایسا ہی
حال لارڈ ہالرائڈ صاحب جج اجلاس شاہی انگلینڈ اور سر ولیم گرانٹ صاحب کا بیان
کیا جاتا ہے - سر جینٹ بیلینٹین صاحب نہایت مشہور اور معروف بیرسٹر انگلینڈ
کے جو سنہ ۱۸۷۴ع مین مہاراجہ ملہر راؤ گیکوار معزول شدہ والی بڑودا کی جوابدہی
کرنے آئے تہے اپنی کتاب مین ارقام فرماتے ہین کہ مین جون مین بیرسٹر ہوا
اور ماہ جون سے کرسمس یعنی بڑے دن تک میری آمدنی صرف ساڑہے چار
گنی (جواب قریب صہ کے برابر ہوتی ہین اور اوندنون قریب صہ کی برابر
ہوتی تہین) ہوئی اور دوسرے سال میری آمدنی تیس گنی اور تیسرے سال پچہتر
گنی ہوئی تہی اور ایک مقام پر اپنی کتاب مین جناب ممدوح فرماتے ہین کہ ابتدا
مین ہمارا حساب ایک تجار سے تہا جسکے یہان کہانے پینے اور ہر قسم کی جملہ اشیاء
کی تجارت ہوتی تہی اور بالآخر جب اوسکا حساب بڑہ گیا اور مین نے اوس سے
کہا کہ مین امید کرتا ہون کہ فلان موکل میرے پاس آئینگے تو اوسنے حساب مین
اشیاء دینے سے انکار کیا اور اوسروز بعد دوپہر مین اپنی کرسی پر بہت مغموم
بیٹہا ہوا تہا اور اس حیرت مین تہا کہ میرا کہانا کہان سے آئیگا کہ اتنے مین میرے
دروازہ پر کسیکی کہٹکہٹانیکی آواز آئی اور ایلن گلبی صاحب اٹرنیان کے کلرک نے
آکر مجکو تین نصف گنی کی محنتانہ کی درخواست تحریک معہ محنتانہ حوالہ کین -

اسطور پر پہر سر جنٹ بیلین ٹین صاحب کی وکالت کو اسقدر فروغ ہوا ہے
کہ کل انگلینڈ اور ہندوستان مین وے مشہور ہو گئے ہین اور اگر سرجنٹ
موصوف لیست ہمت ہوتے اور پیشہ وکالت ترک کر دیتے یا بوجہہ کمی آمدنی
اپنی ترقی لیاقت کے لئے محنت اور جانفشانی نکرتے تو جو بات بلحاظ عزت اور
دولتمندی کے اونکو اب حاصل ہے ہرگز کسی دوسری صورت مین حاصل نہوتی
اور ہمنے ممالک مغربی اور شمالی کے چند اضلاع مین چند وکلا کو دیکھا ہے جنکی
چار پانچ سال تک بہت کم آمدنی رہی مگر بعدہ بوجہہ اونکی محنت اور جانفشانی
اور دیانت داری اور عمدہ لیاقت کے اونکی بہت عمدہ اور معقول آمدنی ہو گئی ہے
اور بعض اونمین سے حاکم عدالت ہو گئے ہین ان مثالون سے صاف ظاہر ہے
کہ اگر وکالت کو چند سال تک فروغ نہو تو وکیل کو ہرگز ناامید نہونا چاہئے
بلکہ استقلال اور صبر کے ساتھہ اپنی لیاقت کی ترقی دینے مین کوشش کرنا چاہئے
اور بلالحاظ کمی اور بیشی کام خواہ آمدنی کے اپنے وقت کو اپنے
فائدہ کے لئے استعمال کرنے سے کبھی تغافل نکرنا چاہئے اور فروغ وکالت
یا قدر دانی لیاقت سے کبھی ناامید نہونا چاہئے۔
وکلا مین اوسط درجہ کی جرات اور مستقل مزاجی بھی ہونا چاہئے جس شخص مین
جرات نہین ہے وہ لایق وکیل نہین ہو سکتا ہے اور چونکہ حد ہر شی کی ناقص
ہوتی ہے پس انتہا کی نیک بختی اور نیک مزاجی بلا کسی جرات کے بالعموم نقصان
رسان ہوتی ہے اور پیشہ وکالت مین بالخصوص ایسے شخص کا جسمین محض نیک
مزاجی بلا جرات ہو داخل ہونا عبث ہے سوال جرح اور تقریر کرنے مین
جرات کی بہت ضرورت ہوتی ہے

وکیل پر فرض ہے کہ جس مقام پر وکالت کرے اوس مقام کے اور اگر و نواح کے
باشندون سے شناسائی اچھی طور پر کر لیوے کیونکہ جب تک بالعموم باشندگان
مذکور کو وکیل سے واقفیت نہو گی تب تک وکیل کے پاس زیادہ کام آنیکی
بہت امید نہین ہو سکتی ہے پیشہ وکالت مین لیاقت اور طریق عمل دونون
کے بہت اچھے ہونیکی ضرورت ہے اور ابتدائے وکالت مین وکیل کو چند ایسے
لوگون سے جنکی اکثر مقدمات دایر عدالت رہتے ہون اتحاد کرنا چاہئے اور ان
کے ساتھہ بلا اپنی طرف سے کسی قسم کی خواہش کرنے کے ایسا برتاو کرنا چاہئے
کہ اونکو وکیل موصوف کو اپنے مقدمات مین وکیل مقرر کرنیکی ترغیب ہو اور
شروع وکالت مین کوئی ایسا کام نہ لینا چاہئے جسمین عمدہ طور پر پیروی
اور تقریر کرنے سے بہی امید کامیابی کی نہو اور اگر کوئی جدید وکیل کسی ایسے
مقدمہ مین وکیل مقرر ہو جائے جسمین کامیابی مشتبہ ہو تو موکل سے کہکر کسی
لایق اور ناجی وکیل کو اپنا شریک کر لینا چاہئے اور جب مقدمہ مین کامیابی
کا یقین ہو تو کسی دوسرے سینیر وکیل کو اپنا شریک نکرانا چاہئے اور وکیل کو ہمیشہ
اسطور پر عمل کرنا چاہئے کہ جس سے معلوم ہو کہ وکیل موصوف اپنے موکل کی
کامیابی سے پورا تعلق اور بہت زیادہ غرض رکھتا ہے اور موکل کو ہمیشہ
کارروائیات مقدمہ کی اطلاع دینا چاہئے اور اپنے محنتانہ کی نسبت
بہت سخت تقاضا بالخصوص ابتدائی وکالت مین نکرنا چاہئے اور وکیل کو اپنا
طریق عمل ایسا رکھنا چاہئے کہ جس سے عوام کے دل مین اوسکی لیاقت اور
دیانت اور محنت (واسطے فایدہ اپنے موکلون) کا بہت عمدہ خیال پیدا ہو
جائے اور موکل کو ہمیشہ یہہ مشورہ دینا چاہئے کہ اپنے مقدمہ کی تائید اوس

فریق مخالف کے مقدمہ کی تردید مین بہت عمدہ ثبوت جو دستیاب ہو سکے پیش کرے اور گو امور قانونی کی بنا پر مقدمہ مین کامیابی کی امید ہو مگر موکل کو ہمیشہ یہی مشورہ دینا چاہئے کہ وہ ثبوت سے تیار رہے اور عدالت کا نہایت ادب کرنا چاہئے اور حاکم عدالت کے دل مین اپنی لیاقت اور چال چلن اور عادات کی نسبت عمدہ خیال پیدا کرنا چاہئے اور وکیل پر فرض ہے کہ حاکم عدالت کو اس بات کا یقین دلادے کہ وکیل موصوف کو اپنے موکل کے مقدمہ کے سچے ہونے کا یقین کامل ہے اور جو وقت کچہری یعنی عدالت کے اجلاس شروع ہونے کا مقرر ہو اوس سے کچھ پہلے عدالت مین جانا اور پھر برخاست ہونے عدالت کے اپنے گھر پر واپس آنا چاہئے۔

اگر کسی مقدمہ مین کئی وکیل مقرر کئے جاوین تو اون مین سے ہر ایک پر فرض ہے کہ بہت عمدہ طور پر حسب ہدایات مندرجہ ابواب سابق پیروی مقدمہ کے لئے تیار رہین اور اپنے کسی شریک کی پیروی پر ہرگز استدلال نکرین بلکہ اون مین سے ہر وکیل کو اپنے دل مین صرف اپنا وکیل مقرر ہونا خیال کرنا چاہئے۔ لارڈ ارسکین صاحب نہایت نامی گرامی بیرسٹر اپنی ترقی وکالت کا تذکرہ اس طور پر ارقام فرماتے ہین کہ مین اوّل ہی مقدمہ مین پانچ دیگر بیرسٹرون کے ساتھ مقرر ہوا اور دوسرے پانچون مجھسے سینیر تھے اور مجکو اس بات کا نشان وگمان بھی نتھا کہ میری تقریر مقدمہ مین سنی جائیگی مگر اتفاق سے جب ہمارے سب سینیر بیرسٹرون کی تقریر ختم ہوئی نا وقت ہوگیا اور حاکم عدالت نے میری تقریر دوسرے روز صبح کے وقت سماعت کرنیکا حکم دیا چنانچہ مین بہت اچھی طرح تیار ہوکر گیا اور بہت اچھی طرح جبکہ عدالت کی طبیعت تر وتازہ تھی تقریر مقدمہ

ہین کی اور حسب خواہش اور اطمینان اپنے کامیاب ہوا اور پہر چارون طرف سے
اٹرنی لوگ معہ مقدمات اور موکلون کے اوسکے پاس آنے لگے اور جب سے برابر اوسکی
ترقی روز افزون ہوتی رہی - ہمنے اوپر بیان کیا ہے کہ وکلا کو صدق اور صدق
دلی کی عادت اختیار کرنا چاہئے اور چونکہ یہہ بہت مفید بات ہے لہذا ہم اس مقام پر
پہر اس بات کا اعادہ کرتے ہین بعض اشخاص کا جو نیکی اور بدی اور فرض اور اختیاری
بات مین تمیز معقول طور پر نہین کر سکتے ہین یہہ قول ہے کہ وکالت کے پیشہ مین جہوٹ
کو ترقی ہوتی ہے جو لوگ پیشہ وکالت کے اصولون سے ماہر ہین وے بلا پس و پیش
کہدینگے کہ قول مذکور بے حقیقت اور بالکل غلط ہے اس موقع پر ہم اپنی رائے کی
تائید مین مختصرا جو گفتگو مابین ڈاکٹر جانسن صاحب نہایت مشہور اور معروف مصنف
اور ناصح انگلینڈ اور بوسول صاحب کے بنسبت اس امر کے ہوئی تہی اوسکو ہم اس مقام
پر مختصرا نقل کرتے ہین -

بوسول صاحب نے ڈاکٹر جانسن صاحب سے کہا کہ آیا آپکی راے مین بحیثیت ناصح کے
پیشہ قانون سے دیانتداری کو مضرت نہین پہونچتی ہے تو اسکا جواب ڈاکٹر ممدوح
نے یہہ دیا کہ ہرگز نہین بشرطیکہ وکیل مناسب طور پر عمل کرے اور پیشہ وکالت کرنے
سے وکیل کے لئے یہہ ہرگز لازم نہین آتا کہ موکلون کو جہوٹی راے دیکر دہوکا دے
یا جج یعنی حاکم عدالت کے روبرو جہوٹا بات کہے - پہر بوسول صاحب نے ڈاکٹر جانسن صاحب
سے پوچہا کہ جس مقدمہ کو آپ برا تصور کرین اوسکی تائید کرنیکی نسبت آپکی کیا راے
ہے اسکے جواب مین ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ جب تک مقدمہ کو جج تجویز نکرے
تب تک اوسکے اچہے یا برے ہونے کو وکیل نہین جان سکتا ہے اور وکیل کا
مقدمہ کو برا تصور کرنا یا جاننا صرف بوجہہ اپنی خاص دلائل کے ضعیف اور ناکافی
جاننے کی وجہہ سے ہے مگر یہہ کافی نہین ہے کیونکہ ممکن ہے کہ ایک دلیل جس سے

وکیل معقول نہو جج یعنی حاکم عدالت جسکے روبرو دلیل مذکور کیجاے معقول ہوجاے اور اگر دلیل مذکور سے جج معقول ہوجاے تو جج کی راے صحیح اور وکیل کی راے غلطی پر ہے از انجا کہ تجویز کرنا کام جج کا ہے اور وکیل کو اپنی راے پر نسبت برے ہونے مقدمہ کے پورا اعتبار نکرنا چاہیے بلکہ وکیل پر فرض ہے کہ جو کچھہ اپنے موکل کے حق مین کہہ سکے کہے اور پھر جج کی راے کو سنیے - پس ایسے بڑے ناصح اور مصنف کی راے سے جیسے کہ ڈاکٹر جانسن صاحب گذرے ہین یہہ ظاہر ہے کہ پیشہ وکالت مین بشرطیکہ مناسب طور پر عمل کیا جاے ہرگز نہ جھوٹ کو ترقی ہوتی ہے اور نہ سچ یا دیانت داری کا زوال ہوتا ہے مگر یہہ امر ہر وکیل پر فرض ہے کہ نسبت اچھے یا برے ہونے مقدمہ کے جو کچھہ اوسکی راے ہو صاف طور پر موکل سے کہدے اور اگر وکیل اپنی راے نسبت مقدمہ کے برے ہونیکے ظاہر کرے اور پھر بھی موکل اوسکو اپنا وکیل مقرر کرے تو (جیساکہ ڈاکٹر جانسن صاحب فرماتے ہین) وکیل کو مناسب ہے کہ جہانتک ممکن ہو بہت عمدہ طور پر لیاقت کے ساتھہ مقدمہ مین پیروی کرے اور مقدمہ کا اچھا اور برا ہونا جج کی راے پر موقوف رکھے وکیل کو اوس حاکم کا جسکے اجلاس مین وہ کام اپنے پیشہ کا کرے فراخ دل ہونا بالغرض ترقی اپنے پیشہ کے ضرور ہے اور وکیل موصوف کو کوئی موقع کسی قسم کا کسی وقت مین حاکم عدالت کو نارضگی کا نہ دینا چاہیے -

وکیل کو شر و فساد سے سخت نفرت کرنا چاہیے اور اپنے ہم پیشون سے اتفاق کلی رکھنا چاہیے - جن وکلا کی طبیعت مین شر و فساد ہوتا ہے اونکی حاکم عدالت اور اپنے ہم پیشون کی نگاہ مین وقعت نہین ہوتی اور شر و فساد ایسی بری چیز ہے کہ اونکا اثر اوس عدالت یا حاکم عدالت پر جہان وکیل کام کرتا ہو محدود نہین ہوتا بلکہ اعلی عدالتون کے حکام تک اوسکا اثر پہونچتا ہے اور حکام موصوف ایسے

وکیل سے جسکے مزاج مین شر و فساد ہو واقف ہو جاتے ہین اور اوسکی نسبت حکام موصوف
کے دل مین عمدہ خیال نہین ہوتا ہے یہہ سچ ہے کہ بوجہہ شر و فساد کی عادت کے وکیل
کی شہرت کسیقدر ہو جاتی ہے اور اعلی عدالتون کے حاکم جو اور طور پر وکیل سے واقف
نہوتے اقل درجہ اوسکے نام اور اوسکی شریر عادت سے واقف ہو جاتے ہین
مگر جیسا کہ ڈاکٹر جانسن صاحب نے اپنی کتاب موسومہ رسیلس مین لکھا ہے یاد داشت
بد نامی کی ایسی شہرت نہین ہے جو قابل خواہش کئے جانیکے ہو اور اگر کوئی وکیل جسکے
مزاج مین شر ہو اس بات پر ناز کرے کہ بوجہہ اوسمین شر ہونیکے اوسکے نام سے
اعلی عدالتون کے حکام واقف ہو گئے ہین تو یہہ اوسکی سراسر غلطی ہے جو حماقت
کی حد تک پہونچتی ہے اور وکیل موصوف کا ناز کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ کوئی مجرم
نسبت اپنے فعل ارتکاب جرم کے اسوجہہ سے ناز کرے کہ بوجہہ اوسکے ارتکاب جرم کے
اوس سے یعنی اوسکے نام سے حکام اعلی واقف ہو گئے اور کسیطور پر حکام موصوف
اوسکے نام سے واقف نہوتے اسکے سوائے جس وکیل کے مزاج مین شر و فساد ہوتا ہے
اوسکی وکالت کو بہی عمدہ طور پر فروغ نہین ہو سکتا ہے -

پس شر و فساد کی عادت اختیار کرنے سے وکیل کا سراسر ہر نوع اور ہر صورت سے نقصان ہے
اور بدین وجہہ ہر وکیل پر فرض ہے کہ شر و فساد سے ہمیشہ دور رہے اور عادات
صلح جوئی کی اختیار کرے - نسبت طریقہ خواہ طرز تقریر اور لہجہ اور حرکات و سکنات
اور طریقے پیروی مقدمہ کے ہم کافی طور پر ابواب سابق مین ہدایات بیان کر چکے ہین
اور اس مقام پر اون ہدایات کے اعادہ کرنیکی ضرورت نہین ہے اب ہم اس باب
کو اوس اسپیچ کے انتخاب سے ختم کرتے ہین جو بتاریخ ۲۸ جولائی ۱۸۸۵ع بوقت دعوت
بہار کیا دیا (اوس خطاب معلی کے جو گورنمنٹ سے سر چارلس پال صاحب بہادر ایڈوکیٹ
جنرل ہائیکورٹ کلکتہ کو دیا گیا تہا) سر چارلس پال صاحب بہادر ایڈوکیٹ جنرل

نے دی تھی جب جناب ممدوح کی تندرستی کا پیالہ نوش کیا گیا تو جناب ممدوح نے بجواب اوسکے ایک بڑی لیاقت کی اسپیچ دی اور منجملہ دیگر مراتب کے چند الفاظ نصیحت آمیز اون جونیر ہم پیشوں سے مخاطب ہو کر حسب ذیل فرمائے۔ اب مین چند الفاظ نصیحت کے کہتا ہون جنکی طرف مین جونیر ممبران پیشہ کی توجہ مائل کرتا ہون۔

پیشہ وکالت دنیا کے سوشل اور پولیٹکل معاملات مین منجملہ نہایت مفید اور فائدہ پہونچانیوالے پیشون کے ہے اور اس ملک مین بہت سی باتین زیادہ تر توجہ پیشہ سے متعلق ہین بہت پیشون اور (مین کہہ سکتا ہون) موجودگی وکلا رکھے ہین۔ اب لوگون یعنی ممبران پیشہ وکالت کے دوست اور دشمن و تعریف کرنیوالے اور بدنام کرنیوالے بہت ہین آپ کی ذات متعلق معاملات پیشہ کی نسبت دیانت داری سے نکتہ چینی کیجاتی ہے اور خلاف بیانی بھی کیجاتی ہے اور آپ کے روزانہ افعال کی جانچ اور نگرانی بالحسد کیجاتی ہے لہذا آپ کو مناسب ہے کہ آپ ہر وقت ہوشیار رہین اور لیاقت کے ساتھ تمیز و دانائی بھی رکھین اور سب سے بڑھکر آپ کو اپنی نیک نامی خالص قائم رکھنے کی کوشش کرنا چاہئے۔ آپ کو اپنے ابنائے جنس سے نیکی کرنے اور اونکی بہبودی اور خوشی مین ترقی کرنیکے لئے بہت سے اور قسم قسم کے مواقع حاصل ہین مگر یہہ آپ کو یاد رکھنا چاہئے کہ طلائی فصل صرف بذریعہ طلائی اوزاروں کے یعنی بذریعہ محنت اور دیانت داری اور ایمانداری کے ساتھ اپنے فرایض ادا کرنے سے) درو ہو سکتی ہے۔ یہہ خیال کہ وکیل کو اپنے حتی الامکان اپنے موکل کے فائدہ کے لئے بلا تمیز نیک و بد کے) کرنا چاہئے جھوٹا خیال تھا اور مناسب طور پر خارج کیا گیا ہے اسکا طریق عمل بانسبت جملہ حکام کے خوش اخلاقی کا ہونا چاہئے اور اگر جج اپنی حاکم عدالت کسی ... یا ایسے کو ... نکرے یا ایسی رائے ظاہر کرے جسکو آپکی طبیعت برداشت نکر سکے تو آپ اوسپر خیال نکرنا چاہئے کہ حاکم عدالت ... کی رائے آپ کے مقدمہ کے خلاف ... [illegible]

اسوجہہ سے کہ آپکا علم لیاقت آپکے خیال مین زیادہ ہے نازان نہونا چاہیے بلکہ آپکو خوشی سے اون لوگون کی راے کو جو آپ سے عمر و تجربہ مین زیادہ ہین ترجیح دینا چاہیے - اگر آپ مثل عالی دماغ شرفا کے عمل کرینگے اور لایق و مشہور انگریز بیرسٹرون کی جو روایتین ہین اونکی تقلید کرینگے تو یہہ امر یقینی ہے کہ وہ کامیابی جسکی آپکو خواہش ہے اور جسکے آپ مستحق ہین آپکو ضرور حاصل ہوگی فقط

Girraj Kishor Datt
Munsiff Bareli

اشتہار

کتب لاجواب

بزبان اُردو

آئینہ نظایر فوجداری بزبان اُردو یعنی خلاصہ ردلیف وار و دفعہ وار جملہ نظایر
فوجداری مطبوعہ بنگال لارپورٹ و جلد ہشتم نظایر اجلاس کامل و رپورٹ ہائی کورٹ ممالک
مغربی و شمالی و انڈین لارپورٹ ہر چہار سلسلہ نظایر کلکتہ و مدراس و بمبئی و الہ آباد بابتہ سنہ ۱۸۶۲ع
لغایت سنہ ۱۸۸۸ع قیمت فیجلد معہ محصول ۶ روپیہ ۲۰ جون سنہ ۱۸۸۹ع سے واسطے فائدہ عام اشخاص قانون
پیشہ کم کر کے رکھی گئی ہے ۔
ضمیمہ آئینہ نظایر فوجداری یعنی خلاصہ ردلیف وار و دفعہ وار جملہ نظایر فوجداری مطبوعہ
انڈین لارپورٹ ہر چہار سلسلہ نظائر کلکتہ و مدراس و بمبئی و الہ آباد بابتہ سنہ ۱۸۸۴ع و سنہ ۱۸۸۵ع
قیمت فیجلد معہ محصول عہ اور واسطے خریداران آئینہ نظایر فوجداری کے صرف ۱۲ روپیہ
ان کتب کی نسبت اکثر حکام و اشخاص قانون پیشہ عدالتہائے فوجداری و اخبارات
انگریزی و اردو نے بہت عمدہ رائے ظاہر کی ہے فوجداری کے اُردو دان حکام
اور اشخاص قانون پیشہ کے لئے یہہ کتب ازبس مفید ہیں ۔

المشتہر
پنڈت گرراج کشور دت منصف اٹیہ ممالک مغربی و شمالی

Important notice

Digest of Privy Council Judgments (in English) from 1873 to 1884 - Price per copy reduced to Re. 1/- Post free

Digest of Privy Council Judgments (in English) from 1885 to 1887 - Price per copy reduced to Re. -/6 (six annas) Post free

Both the above can be had at Re. 1/2

Over 20 copies at Re. 1/- each - This Digest is favourably noticed in the Indian Jurist for February, 1886. Apply to

Pandit Giraj Kishor Datt, Munsiff, Etah

اشتہار ڈیجسٹ بزبان انگریزی

ڈیجسٹ نظایر پریوی کونسل سن ابتداے ۱۸۷۳ء لغایت ۱۸۸۴ء قیمت فی جلد [illegible] محصول [illegible]

الیضاً سن ابتداے ۱۸۸۵ء لغایت ۱۸۸۷ء قیمت فی جلد [illegible] محصول [illegible]

دونون ڈیجسٹ کی قیمت فی جلد عہ اور خریداران دونون ڈیجسٹ کو جو بیس جلد یا زاید خرید کرین صرف بحساب فی جلد عہ قیمت دینا ہوگی یعنی بیس جلد ہر دو کتب کی قیمت عہ دستیاب ہو سکتی ہین خریداران اپنی درخواست پاس پنڈت گراج کشور دت منصف ایٹہ کے روانہ کرین۔

فقط

Giraj Kishor Datt Munsiff
Etah [illegible]

صحت نامہ کتاب آئینہ وکالت

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٢	٦	مطابعہ	مطالعہ
٣	٣ و ٧	وکیل مین	وکیل مین
ایضاً	١٠	اسیطور	اسطور
٥	٩	چرب زبانی	چرب زبانی
ایضاً	١٠	دل پر	دل پر
٦	٨	ناراور فخر	نازاور فخر
٧	٥	النسان لی	النسان کی
٩	سو	حاکم عدالت	حاکم عدالت
ایضاً	٥	لوئی حق	کوئی حق
ایضاً	١٢	سرائی	سرای
ایضاً	٢٠	ہر وکیل کو	ہر وکیل کو
١٠	٤	نیہنہ ہر قسم	ہر ہر قسم
ایضاً	١٣	ناسنائی	باستثنائے
ایضاً	٢٠	وہ دجود	وہ وجود
١٢	٣	جوابہہی	جوابدہی
ایضاً	١٢	لفظیا	لفظی
ایضاً	١٥	ہرشخص	ہر شخص
ایضاً	٢١	باشتر کار	یا شتر کار
١٤	٣	یکنا لمنہ	یکنا تنہا
ایضاً	٢٠	یادہلی	یادلی
١٥	٥	دائر	دایر
ایضاً	١٠	ہر قبیح یا بولایت	ہر قسم یا بولایت
ایضاً	١٥	نابالغ تولدیت	نابالغ بولایت
ایضاً	١٨	حاصل کے	حاصل کیا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
١٦	٢	نبیز دیکو	نیز دیکھو
١٧	٤	بنام سونارام	بنام سودارام
١٨	٣ و ٩	بمقابلہ	بمقابلہ
ایضاً	١٣	ستر سوئی	شتر ہوئی
ایضاً	١٥	دایر ہوئیے	دایر ہوئی
١٩	٦	واقعات	دفعات
٢١	٨	کرکنیا چاہیے	کرلینا چاہیے
٢٢	٨	مضرب	مضرت
ایضاً	١١	سعدوم توہین	معدوم توہین ہو گیا
ایضاً	١١	نالشن	حق نالش
٢٣	٢	جنرل کمی	جنرل کی
ایضاً	٢	دفعہ ٣٩ و	دفعہ ٣٩ ہ
ایضاً	٣ و ٥	نوٹش	نوٹس
ایضاً	١١	سنجا ہبت	سنجانب
ایضاً	٢	دفعہ ٤٢٢	دفعہ ٤٢٤
٢٥	١٨	مرفنی ہو	مرضی ہو تو
ایضاً	١٣	مشتہر گا	مشتہر کا
٢٦	٤	باتعدادم	بالتعداد
٢٧	٢	خرچ کی سوالات	جرح کے سوالات
ایضاً	١٥	کا حسب دفعہ ٤٤٠	یا حسب دفعہ ٤٤٠
٢٨	٢	درخواست دیگر	درخواست دیگر
ایضاً	٥	مستا وجود ونیرات	بجود ستا ونیرات
ایضاً	١٤	تلوکل ثبوت	توکل ثبوت
ایضاً	ایضاً	نسبالی	لسانی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۳	۱۵	تصور کرسکتے تھی	تصور کرتے تھے
۳۵	۱۶	سوالات جرح	سوالات جرح
۳۶	۱۷	اونہین لو	اونہین کو
ایضاً	۱۹	اسور تنقیح لالب	اسور تنقیح طلب
ایضاً	ایضاً	اوسا تعلق	اونکا تعلق
۳۷	۸	متقاماہی ہین	متقامات ہی ہین
ایضاً	۱۶	دوسری آواز تی	دوسری آواز تحمل
۴۰	۱۷	چاہیے تھی	چاہی تھی۔
۴۱	۹	دفعات ۲۶ و ۲۸	دفعات ۲۶ و ۲۸
ایضاً	۲	مارض ہو	عارض ہو
۴۲	۲	مبنی ہون	مبنی ہون
ایضاً	۱۷	لی جائیگی	لکھی جائیگی
۴۶	۱۱	اونکی	اونکی
۴۷	۲۱	تقریر سراسطور	تقریر اسطور
۴۹	۱۷	تجیس	تجسس
۴۹	۱۷	پیدہ الفاظمین	چیدہ الفاظ مین
۵۰	۱۵	لاحاصل ہونیکو	لاحاصل ہونیکے
۵۷	۱	مختصر کہنا نہایت	مختصر کہنا نہایت
ایضاً	۱۳	تشبیہ ہین	تشبیہ مین
ایضاً	۱۷	بالکل بیجا ہی	بالکل بیجا ہے
۵۸	۵	قوت تی ہے	قوت ہوتی ہے
ایضاً	۱۶	بیان کیا ہے	بیان کرتے ہین
۶۱	۱	وکول	وکیل
ایضاً	۱۰	بنا	بلا
۶۳	۱۳	اڈویٹر اختیار	اڈیٹر اخبار

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۳	۱۱	مقصد و معانی	مقصد و معنی
۶۴	۱۲	مراد ومن قصد	مراد قصد
۶۵	۲	ولنوزی	دلسوزی
ایضاً	۱۰	ہر نوع ملے	ہر نوع سے
ایضاً	۱۳	نہونا	نہونا چاہیے
ایضاً	۲۱	خفیہ مقدمہ	حصہ مقدمہ
۶۶	۳	کوکنل	کونسل
۶۸	۴	بمنابت ہے	مناسب ہے
ایضاً	۱۳	اور کلار	اور وکلار
ایضاً	۱۸	لڑاسے ہین	لڑائی مین
۶۹	۲	ہیش نکرین	پیش کرے
ایضاً	۷	کرنیکے بھی	کرنیکے لیے
ایضاً	ایضاً	کرنا چاہیے	نکرنا چاہیے
ایضاً	ایضاً	جنکو وہ خواہ	جنکو وہ خود
ایضاً	۱۰	تیعلق ہے	تعلق ہے
۷۰	۱۴	کیو وجہہ سے	کسی وجہہ سے
ایضاً	۲	اور سریع الفہم	بسریع الفہم
۷۳	۱۸	اوسط یا اندارہ	اوسط یا اندازہ
۷۴	۲۱	امتحان کرلے	امتحان کرنے
۷۵	۱۱	نتیجہ سے	بنتیجہ سے
۷۸	۱۲	مقدمات مین	مقدمات ضمن
ایضاً	۲۰	تصع	تصنع
۷۹	۳	صاف	صاف
ایضاً	۱۲	قانون مذکور	قانون مذکور
۸۰	۲	بجاسے	بجاے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
ایضاً	۲	آسمان ہے	آسمان ہے	۱۱۹	۱۱	سطلب ہے	مطلب ہے
۸۱	۱	ال مسروقہ	مال مسروقہ	۱۲۲	۹	بالغ	نابالغ
ایضاً	۲	ہماری مالے	ہماری رائے	۱۲۳	۲	پیش کردہ ہے	پیش کردہ سپاہی
۸۲	۷	دہمکی کہ	دہمکی کی	۱۲۵	۱۲	التواری	التوائے
ایضاً	۱۲	ملزم کی ل	ملزم کی عل	۱۲۶	۸	بحث ی	بحث مین
۸۴	۲	النی وکیل	یعنی وکیل	۱۲۸	۵	نہ داخل نصیحت مذکور	نہ داخل نصیحت مذکور
ایضاً	۱۶	وقعت	وقعت	۱۳۰	۱۰	لیئے ہمار	لیئے ہمارا
۸۶	۱۰	نے احتیاط	بے احتیاط	ایضاً	۱۳	ہائیکوٹ	ہائی کورٹ
۸۸	۳	ملزم سے	ملزم کے	۱۳۳	۱	حاصل کرنیکی	حاصل کرنیکے
ایضاً	۸	خوش طبیعت	جوش طبیعت	ایضاً	۳	دیکھتی ہون	دیکھے ہون
۸۹	۱۳	بیش بے پرواہ	بیش بے پرواہ	ایضاً	۱۲	روبے مین	روئے زمین
ایضاً	۱۶	زکور	مذکور	۱۳۴	۱	اپنی دل مین	اپنے دل مین
۹۱	۱۸	ناقابل تردید	ناقابل تردید	ایضاً	۲	ان ہوگونمین	ان لوگون مین
۹۴	۱۸	سیکہ کل	بیہہ کل	ایضاً	۸	سنٹ جگ	سنٹ ہیگ
۹۵	۸	کہے باقی رکھی	لیئے باقی رکھیے	ایضاً	۱۴	ہم بلالیس	ہم بلالیس
۹۸	۱۳	سوچہا	سوچیا	۱۳۵	۱۱	باخذرسید	باخذ رسید
۹۹	۱۴	ششاذہ	استفاذ	۱۳۶	۱۲و۱۳	طمع راستہ	طمع راسہ
ایضاً	۱۸	لیسی سوالات	ایسے سوالات	ایضاً	۱۴	سنار کا	سنار کا
۱۰۱	۱۷	ناکمل رہے	ناکمل رہیگی	ایضاً	۱۹	استحقاق بالجبر	استحصال بالجبر
۱۰۳	۱۲	ہیش ہوتیمین	پیش ہوتے ہین	۱۳۷	۱	لیٹی ہوے	لیٹے ہوے
۱۰۴	۹	ایروہ	اوپروہ	ایضاً	۹	بندکرون	بندنکرون
۱۰۷	۲	اعلی درستی	اعلی درجہ کی	ایضاً	۱۵	بینتا	بینتی
۱۰۷	۲	کرنے کی	کرنے کی	۱۴۶	۱۳	پیشہ وکیل کو	ہمیشہ وکیل کو
ایضاً	۱۹	اوراصرف	اور صرف	۱۴۳	۱۷	بالغ تہو	بالغ ہون
۱۱۱	۱۱	بوجہ معقول	بوجہ معقول	ایضاً	ایضاً	پہر کا بارگا	پہر کار وبار

صفحہ	سطر	غلط	صحیح		صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۴۱	۷	سصرف	مصروف					
ایضاً	۹	جگہہ نہ	سگہہ یعنی					
۱۴۲	۲۰	ان باتون ہی ہمتفی	ان باتونکی ہمشتق					
۱۴۳	۲	ایک ضروری ہے	ایکضروری ہے					
۱۴۵	۵	فضول ماہ ودلہ	فضول مادہ ودر					
ایضاً	۱۵	کام کرنا	کام نکرنا					
ایضاً	۱۸	ہوکر روپیہ	ہوکر روپیہ					
ایضاً	۱۹	عرصہ بعدلس	عرصہ بعداس					
۱۴۶	۹	ستنیاقت	شناخت					
۱۴۷	۱۰	سبنی رہتی	یعنی رہتی					
۱۴۸	۴	طالبہٹ	طالبہٹ					
۱۴۹	۲	استقلال وصبر	استقلال اور صبر					
۱۵۰	۱۵	دکلا رہن	دکلا رہین					
۱۵۲	۷	جولوگ	مگر جو لوگ					
ایضاً	۸	بیہودہ قعت	بے وقعت					
ایضاً	۱۲	ڈاکٹر جالس صاحب	ڈاکٹر جالسن صاحب					
۱۵۴	۱۷	نفرت	نشرت					
۱۵۵	۶	کئے جا یک ہو	کئے جا چکے ہو					
۱۵۶	۲۰	صنف نی فرما	صنف لی فرمائے					
ایضاً	۷	اب لوگون	آپ لوگون					
ایضاً	۱۶	ادا کرنی ہے	ادا کرنے کے					
ایضاً	۱۷	جیا منیر نیک و بد کہم	(ایا منیر نیک و بدکہم)					

تمام شد

(ضمیمہ نمبر ۱)

سرکلر چٹھی نمبر ۶ سنہ ۱۸۸۰ع

دفعہ ۱۳ - ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۹ع

منجانب سکریٹری گورنمنٹ ہند صیغہ ہوم و مال و زراعت (جوڈیشل) نمبر ۵۵۵/۶ مورخہ ۲۸ جون سنہ ۱۸۸۰ع بنام سکریٹری گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی و اودھ

مجھکو ہدایت ہوئی ہے کہ مین آپ کی چٹھی نمبر ۱۹۸ مورخہ ۱۸ مارچ گذشتہ کی رسید تحریر کرون بذریعہ اس چٹھی کے آپ نے ایک عرضداشت منجانب وکلا عدالت ہائے ضلع غازیپور و بنارس متضمن اوس سختی کے جو دفعہ ۱۳ - ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۹ع (ایکٹ متعلقہ اشخاص قانون پیشہ) سے سایلان اونکے ہوئی روانہ کی تھی -

۲ - دفعہ مذکور مین یہہ حکم ہے ہائیکورٹ کو یہہ اختیار ہے کہ کسی وکیل کو معطل یا موقوف کرے جو سوائے اوس فریق کے جسکی طرف سے وہ مقرر ہوا ہو یا اوس فریق کے کسی ملازم خانگی کے یا اوس فریق کے کسی ایجنٹ مقبولہ کے جس طور سے اوس لفظ کی تعبیر مجموعہ ضابطہ دیوانی مین ہوئی ہے کسی اور شخص سے کسی مقدمہ کی بابت ہدایت لے سایلان کی درخواست ہے کہ اون اشخاص مین جنسے وکلا کو ہدایت لینا جایز ہے رشتہ داران و دوست موکلان داخل کئے جاوین جناب آنریبل حکام ہائیکورٹ کی یہہ رائے ہے کہ جو اعتراض سایلان نے پیش کیا ہے وہ قابل لحاظ کے ہے اور جناب لفٹنٹ گورنر یہہ صلاح دیتے ہین کہ اس ایکٹ کی ترمیم جلد عمل مین آوے -

۴۴۔ بجواب اسکے مین یہہ تحریر کرتا ہون کہ جناب نواب گورنر جنرل بہ اجلاس کونسل جناب لفٹننٹ گورنر سے وآنریبل ججکام ہائیکورٹ سے اس تجویز مین اتفاق کرتے ہین کہ دفعہ مذکور پر کسیقدر وہ اعتراض وارد ہوتا ہے جو سائلان نے پیش کیا ہے اس معاملہ پر اوسوقت لحاظ کیا جائیگا جب ایکٹ متعلقہ اشخاص قانون پیشہ مین کوئی ترمیم عمل مین آویگی مگر جناب نواب گورنر جنرل باجلاس کونسل کی یہہ رائے ہے کہ تاوقت ترمیم ہونے ایکٹ مذکور کے جو وقت عمل در آمد مین ہو وہ اسطرح رفع کیجا سکتی ہے کہ عالی کورٹ ہدایات بدین مضمون جاری کرے کہ اوس اختیار تمیزی کے استعمال کرنے مین جو عہدہ داران کو بموجب ایکٹ متعلقہ اشخاص قانون پیشہ کے عطا ہوا ہے عہدہ داران سزایاب ئے قانونی کو ایسی وکیل کی نسبت نافذ نکرین جو اپنے موکل کے رشتہ داران سے ایسی صورتون مین ہدایت لے جن مین عورت پردہ نشین یا ایسے شخص کو تعلق ہو کہ جو کسی وجہہ کافی سے خود وکیل کو ہدایت کرنیکے لئے حاضر ہونے سے قاصر ہو۔

اشخاص قانون پیشہ

ایڈوکیٹ

بابت لیاقت وبھرتی کرنے اشخاص کے بطور

ایڈوکیٹ ھائی کورٹ

۱۔ ہر شخص جو بارسٹر انگلینڈ یا آئرلینڈ یا ممبر فیکلٹی آف ایڈوکیٹس واقع اسکاٹلینڈ

کا ہو مجاز ہے کہ درخواست بھرتی ہونیکی بطور ایڈوکیٹ عدالت کے کرے ۔

۲۔ درخواست بھرتی ہونے کی بذریعہ چہٹی کے کی جاویگی جس مین یہہ تحریر ہوگا کہ آیا سائل کسی عہدہ سرکاری پر مامور ہے اور آیا نامبردہ کا ارادہ ہے کہ عدالت کے علاقہ کے اندر اپنا پیشہ اختیار کرے ۔

چہٹی بنام صاحب رجسٹرار ہوگی اور وہ معہ سارٹیفکٹ مشعر اسکے کہ نامبردہ بارسٹر انگلینڈ خواہ آئرلینڈ خواہ اسکاٹلینڈ کا ہے اور معہ اسناد نیک چلنی کے جو قابل اطمینان ہون رجسٹرار کو دی جاویگی ۔

۳۔ رجسٹرار چہٹی کو معہ دیگر اسناد کے جو اوسکو دی جاوین چیف جسٹس و دیگر حکام عدالت کے پاس بہیجیگا ۔

۳ (الف) جائز ہے کہ ہائی کورٹ از روے رزولیوشن متفقہ چیف جسٹس اور حکام کے جو اوسوقت مقام صدر مین موجود ہون کسی وکیل کو جسنے ہائی کورٹ مین ایک عرصہ تک جو دس سال سے کم نہو کار پیشہ کیا ہو فہرست ایڈوکیٹان مین داخل کرے

(دیکھو سرکلر حکم نمبر ۳ ۱۸۸۵ع)

۴ ۔ ہر شخص کو بھرتی ہونے پر بعد ادا ے رسوم اسٹامپ بشرطیکہ از روے قانون اسٹامپ مجریہ ہند بابت ۱۸۷۹ع کے کوئی رسوم واجب الوصول ہو سرٹیفکٹ بھرتی کا مزین بہ دستخط رجسٹرار و مہر عدالت کے ملیگا اور اسکے بعد رجسٹرار اوسکا نام فہرست ایڈوکیٹ مین درج کریگا ۔

۵ ۔ رجسٹرار فہرست کو بترتیب تاریخ اندراج نام مرتب رکہیگا ۔

(اٹرنی)

بابت لیاقت و بھرتی کئے جانے اشخاص کے بطور اٹیرنی ہائی کورٹ۔

۶ — ہر شخص جسنے حسب مندرجہ ذیل لیاقت حاصل کی ہو اندراج نام اور بھرتی کئے جانے کی بطور اٹیرنی کے درخواست کر سکتا ہے یعنی۔

(۱) ہر شخص جو اٹیرنی یا سالیسٹر ہائی کورٹ آف جسٹس واقع انگلینڈ یا آئرلینڈ یا رائیٹر ٹو دی سگنٹ یا سالیسٹر یا لا ایجنٹ عدالت ہائے اسکاٹ لینڈ ہو اور مناسب اور کافی ثبوت قانونی اپنی بھرتی کئے جانے اور اندراج نام انگلینڈ یا آئرلینڈ یا اسکاٹ لینڈ مین جیسی صورت ہووے اور قابل اطمینان اسناد نیک چال چلن ہونے کے پیش کرے یا۔

(۲) ہر شخص جسکے پاس سارٹیفکٹ باضابطہ مرتبہ و دستخطی ان ممتحنان کا ہو جنکو چیف جسٹس اس غرض کے واسطے وقتاً فوقتاً مقرر کرین اور اسکی رو سے تصدیق کیا جائے کہ ممتحنان کو اطمینان ہے کہ سائل اس لائق و قابل ہے کہ اٹیرنی مقرر کیا جاوے اور اٹیرنی کا کام کرے اور جسنے عدالت کو اپنی نیک چلنی کی بابت حسب شرائط قاعدہ ۸ مسرکلر ہذا ہر طرح مطمئن کر دیا ہو اور جسنے اول اقل درجہ دو برس تک برابر بہ ماتحتی کسی ایڈوکیٹ یا وکیل اس عدالت جو پانچ برس سے کم نہو بطور کلارک کام کیا ہو یا جسنے معاہدہ شاگردی کسی باضابطہ سند یافتہ اٹیرنی یا سالیسٹر انگلینڈ یا آئرلینڈ یا اسکاٹ لینڈ یا اس عدالت کے ساتھ پورا یا زمانہ شاگردی کو ختم کیا ہو یا جسنے برابر دو برس تک بطور کلارک کے اسکے سرشتہ مین کام کیا ہو۔

۷ — ہر اٹیرنی قبل اس سے کہ وہ بھرتی ہو اور اسکا نام درج فہرست ہو رجسٹرار عدالت کے اقرار اس امر کا کریگا اور لکھیگا کہ تا مقدور وہ بصداقت و دیانت

اور اپنے ایمان سے جہان تک کہ اسکو علم اور لیاقت ہے بطور ایٹرنی کے عمل کریگا اور جمیع احکام کو جو ہائی کورٹ ممالک مغربی و شمالی سے واسطے طریق عمل وکار پیشہ ایسے ایڈووکیٹون کے وقتاً فوقتاً صادر ہوئے ہین یا آیندہ صادر ہون جو بموجب ان قواعد کے درج فہرست کئے جائین براستی ملحوظ رکھیگا اور اونکی تعمیل کریگا۔

۸۔ واسطے امتحان اُن اشخاص کے جو خواستگار بھرتی کئے جانے کے بطور ایٹرنیکے قسم دوم مین حسب بصرحہ بالا ہون قواعد ذیل ہین۔

(الف) امتحان واسطے بھرتی کئے جانے ایٹرنیون کے وقتاً فوقتاً علی العموم ہر سال اُس تاریخ یا اون تاریخون پر جو چیف جسٹس مقرر کرین ہوا کریگا۔

(ب) ہر شخص جو درخواست امتحان کی حسب تحریر بالا کرے وہ اپنی درخواست کے ساتھ رجسٹرار عدالت کے پاس اسناد قابل اطمینان مشعر اپنی نیک چال و چلن ہونیکے پیش کرے اور فیس امتحان مبلغ للعہ داخل کرے۔

(ج) ہر شخص جو اس طور پر درخواست دے بشرط اجازت روبروے ممتحنان مذکورہ بالا اُس مقام یا مقامات اور اُس وقت یا اوقات پر جو چیف جسٹس بغرض مذکور مقرر کرین حاضر ہوگا اور جواب اُن سوالات کے دیگا جو ممتحنان مذکور اُس وقت اور اُس مقام پر زبانی یا قلمی یا بذریعہ کاغذات طبع شدہ کے اُس سے ایٹرنی کے کام کرنیکی لیاقت و قابلیت دریافت کرنے کے واسطے کرین۔

(۴) امتحان مضامین مندرجہ ذیل مین ہوگا یعنی دہرم شاستر و شرح محمدی (جس قدر کہ عدالت ہاے واقع برٹش انڈیا مین نافذ ہے) و قانون معاہدہ و قانون ٹارٹ یعنی ہرجہ و قانون شہادت و قانون حد سماعت و قانون رجسٹری و قانون اسٹامپ و کورٹ فیس و قانون وراثت ہند و ایکٹ تنسیخ طلاق مجریہ ہند و ایکٹ متعلق دستاویزات قابل خرید و فروخت و ایکٹ دادرسی خاص و ایکٹ ہاے لگان و مالگذاری و عام اصول قانون مندرجہ باب ۳ و ۷ شرح مولفہ بلیک اسٹون صاحب یا مندرجہ فصل ۲ جلد ۱ شرح مولفہ اسٹیفن صاحب و فرمان شعر تقرری ہائی کورٹ آف جوڈیکیچر ممالک مغربی و شمالی و ایکٹ ہاے متعلق ضابطہ عدالت ہاے خفیفہ و مجموعہ ضابطہ دیوانی و مجموعہ تعزیرات ہند و مجموعہ ضابطہ فوجداری و قانون انا و ایز منٹ یعنی حقوق استفادہ و انتقال جائداد و دیگر ایکٹ یا قوانین جو اب جزو قانون ہند ہین یا آیندہ ہون اور جنکی بابت وقتاً فوقتاً باضابطہ اشتہار دیا جائے ۔

(۵) ہر شخص جو حسب مذکورہ بالا درخواست کرے اُسپر لازم ہوگا کہ عدالت کو بذریعہ سارٹیفکٹ دستخطی ممتحنان کے مطمئن کرے کہ ماہر و کولیاقت طیار یا مرتب کرنے دستاویزات یا دیگر وثائق قانونی باضابطہ اور کرنے خط و کتابت قانونی اور طیار کرنے بریف یعنی خلاصہ و بیانات اور متعلقہ یا دیگر ہدایات کے واسطے کونسل کے و نیز مرتب کرنے یادداشت یا خلاصہ جمیع دستاویزات مذکورہ بالا و عموماً پیروی کرنے و انجام دینے جمیع کاروبار قانونی کی اُس طرز و طریق سے حاصل ہے کہ جسکا ابتدائی سمجھانا ہو

ہے اور جو بابت عدالت اور اہالیان قانون پیشہ کے عہدہ و خدمات ایٹرنی کے
متعلق ہے -

(و) سارٹیفکٹ جو ممتحنان بابت لیاقت و قابلیت اُس شخص کے جو درخواست
بھرتی ہونیکی بطور ایٹرنی کے حسب مذکورہ بالا کرے موافق نمونہ
مندرجہ ذیل کے ہوگا -

حسب قواعد ہائی کورٹ متعلقہ بھرتی کئے جانے ایٹرنیون کے ہم ممتحنان یا
اکثر ممتحنان مین سے جیسی صورت ہو) جو فی الواقع موجود تھے اور
جنہون نے زید کے امتحان کا اہتمام کیا اس تحریر کی رو سے تصدیق
کرتے ہین کہ ہمنے زید کا امتحان حسب منشاء قواعد مذکورہ بالا لیا اور
زید مذکور مناسب اور لایق اسکے ہے کہ بطور ایٹرنی عدالت موصوف
مین بھرتی و درج فہرست کیا جائے اور قابل اسکے ہے کہ کام کرے

۹ - درخواست واسطے بھرتی و درج فہرست کئے جانے بطور ایٹرنی عدالت ہائی
کورٹ کے بذریعہ کسی ایڈوکیٹ یا وکیل کے عدالت مین دی جاویگی جب کوئی ایسا
شخص درخواست دے جسکا ذکر ضمن (۱) و (۲) قاعدہ ۶ مین ہے تو اسناد
اور سارٹیفکٹ یا دیگر ثبوت قانونی مطلوبہ قاعدہ مذکور اور سارٹیفکٹ مطلوبہ ضمن
(ہ) و (و) قاعدہ ۸ عدالت مین درخواست کے ساتھ اُس وقت پیش کئے جاینگے
جب عدالت سے تحریک کی جائے اور جائز ہے کہ عدالت اُسپر حکم اندراج نام سائل
صادر کرے یا کوئی اور ایسا حکم صادر کرے جو بنظر حالات کے عدالت مناسب
تصور کرے -

۱۰ - ہر شخص کو بھرتی ہونے پر بعد ادائے رسوم عدالت بشرطیکہ کوئی رسوم

ازروئے ایکٹ اسٹامپ مجریہ ہند ۱۸۶۹ء کے واجب الوصول ہو سارٹیفکٹ
بھرتی کئے جانے کا نزین بہ دستخط رجسٹرار و مہر عدالت ملیگا اور بعد ازان رجسٹرار
اسکا نام فہرست اٹیرنیون مین درج کریگا -

۱۱ - رجسٹرار فہرست کو بترتیب تاریخ اندراج مرتب رکھیگا -

(وکلاء)

بابت بھرتی کرنے اشخاص کے بطور وکلاء ہائی کورٹ

۱۲ - درخواست ہائی کورٹ مین بطور وکیل کے بھرتی کئے جانے کی ایک سال کے
اندر تاریخ حصول سارٹیفکٹ لیاقت سے جو ازروئے قاعدہ ۴ عطا ہوا ہو
یا اندر کسی زمانہ مزید کے جسکی نسبت عدالت کسی خاص وجہ سے اجازت دے
پیش کیجاویگی -

۱۳ - درخواست واسطے بھرتی کئے جانیکے بطور وکیل ہائی کورٹ کے بذریعہ
عرضی کے کیجاویگی جس مین سائل بیان کریگا کہ آیا وہ کسی عہدہ سرکاری پر
مامور ہے یا کوئی تجارت یا کاروبار کرتا ہے عرضی مع سارٹیفکٹ لیاقت سائل
کے جسکا تذکرہ قاعدہ بین ماسبق مین کیا گیا رجسٹرار کو دیجاویگی -

۱۴ - رجسٹرار عرضی کو مع سارٹیفکٹ لیاقت کے چیف جسٹس و دیگر حاکمان عدالت
کے پاس صدور حکم کے لئے بھیجیگا -

۱۵ - ہر شخص کو بطور وکیل بھرتی ہونے پر بعد ادائے رسوم عدالت بشرطیکہ کچھ
رسوم ازروئے ایکٹ اسٹامپ ہند ۱۸۶۹ء واجب الوصول ہو سارٹیفکٹ بھرتی
کئے جانیکا نزین بہ دستخط رجسٹرار و مہر عدالت ملیگا اور بعد ازان رجسٹرار اسکا نام فہرست

وکلا مین درج کریگا ۔

۱۶ ۔ رجسٹرار فہرست کو بترتیب تاریخ اندراج نام مرتب رکھیگا ۔

۱۷ ۔ کوئی وکیل تالیان مقدمہ ہائی کورٹ کیجانب سے حاضر ہو کر سوال و جواب یا عمل منجانب اُنکے اُس وقت تک نکریگا کہ وہ حسب اطمینان عدالت یہہ امر ثابت کرے کہ نامبردہ نے نیک نیتی سے دو برس تک کسی ایک یا زیادہ عدالت ہائے ماتحت عدالت ہائی کورٹ مین کام اپنے پیشہ کا کیا ہے ۔

پلیڈران

۱۸ ۔ پلیڈر عدالت ہائے ماتحت واقع ممالک مغربی و شمالی کے دو درجہ ہونگے یعنی ۔

(۱) پلیڈر جو بموجب ان قواعد کے بھرتی کئے گئے اور پلیڈر ماتحت درجہ اعلی جو بموجب سرکلر حکم نمبر ۱ سنہ ۱۸۶۸ء بھرتی کئے گئے ۔

(۲) پلیڈر ماتحت درجہ ادنی جو بموجب سرکلر حکم نمبر ۲ سنہ ۱۸۶۸ء کے بھرتی کئے گئے ۔

۱۹ ۔ پلیڈر قسم اول مجاز ہونگے کہ جمیع عدالت ہائے ماتحت و محکمہ جات مال مین حاضر ہون اور سوال و جواب و عمل کرین ۔

۲۰ ۔ پلیڈر دونون اقسام بالا مین سے ہر قسم جنکے پاس سارٹیفکٹ لکھا ہوا اوپر اسٹامپ قیمتی ۵ روپیہ کے ہو مجاز ہونگے کہ جملہ عدالت ہائے ماتحت فوجداری و عدالت ہائے جج ماتحت مین جو معمولی ابتدائی اختیار سماعت بابت ایسی نالشات کے استعمال کرتی ہون جنمین تعداد زر یا قیمت شئے متنازعہ [illegible] سے زیادہ نہو اور عدالت ہائے منصفی مین جو معمولی اختیار سماعت علاقہ دفعہ ۲۰ ایکٹ متعلقہ عدالت ہائے دیوانی واقع

بنگال بابت سنہ ۱۸۷۱ع استعمال کرتے ہون و عدالت ہائے جج ماتحت و منصفان مین جو اختیار سماعت عطیہ دفعہ ۲۹ ایکٹ مذکور استعمال کرتے ہون اور عدالت ہائے اسسٹنٹ کمشنر و ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و تحصیلدار و جملہ محکمجات مال مین حاضر ہون اور سوال و جواب عمل کرین -

۲۱ - پلیڈران و دونون اقسام بالا مین سے تیسری قسم جنکی پاس سارٹیفکٹ لکھا ہوا اوپر کاغذ اسٹامپ قیمتی (صہ) ہو عدالت ہائے منصفان مین جو معمولی اختیار سماعت عطیہ دفعہ ۲۰ ایکٹ متعلقہ عدالت دیوانی بنگال بابت سنہ ۱۸۷۱ع کے اور اختیار سماعت عطیہ دفعہ ۲۹ ایکٹ مذکور استعمال کرتے ہون و جملہ محکمجات مال و جملہ عدالت ہائے ماتحت فوجداری مین باستثنائے عدالت ہائے سشن و عدالت ہائے مجسٹریٹ جب کہ عدالت ہائے مجسٹریٹ مذکور اختیارات صیغہ اپیل استعمال کرتے ہون حاضر ہون اور سوال و جواب و عمل کرین -

مختاران

۲۲ - مختاران جنکے پاس سارٹیفکٹ لکھا ہوا اوپر کاغذ اسٹامپ قیمتی (عہ) کے ہو مجاز ہونگے کہ جمیع عدالت ہائے ماتحت مین کام اپنے پیشہ کا کرین -

۲۳ - مختاران جنکے پاس سارٹیفکٹ لکھا ہوا اوپر کاغذ اسٹامپ قیمتی (عہ) کے ہو مجاز ہونگے کہ عدالت ہائے جج ماتحت و منصف و اسسٹنٹ کمشنر و ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و تحصیلدار و عدالت ہائے مطالبات خفیفہ و جمیع عدالت ہائے ماتحت فوجداری مین کام اپنے پیشہ کا کرین -

۲۴ - مختاران جنکے پاس سارٹیفکٹ لکھا ہوا اوپر کاغذ اسٹامپ قیمتی (صہ) کے ہو مجاز ہونگے کہ عدالت ہائے منصف و جمیع عدالت ہائے ماتحت فوجداری مین باستثنائے عدالت ہائے سشن و عدالت ہائے مجسٹریٹ جب کہ صاحبان مجسٹریٹ مذکور

اختیار صیغہ اپیل استعمال کرتے ہون کام اپنے پیشہ کا کرین۔

۲۵۔ از روئے دفعہ ۹ ایکٹ متعلقہ اشخاص قانون پیشہ مصدرہ ۱۸۷۹ع کے ہر مختار باتباع احکام مجموعہ ضابطہ فوجداری کسی عدالت ماتحت فوجداری مین جسمین نامبردہ از روئے اپنے سارٹیفکٹ کے مجاز کام کرنے اپنے پیشہ کا ہے حاضر ہو اور سوال و جواب اور عمل کرے۔

۲۶۔ ہر مختار بشرطیکہ اسکی تقرری اُس بارہ مین حسب ضابطہ ہوئی ہو مجاز ہے کہ موکل کیطرف سے کسی عدالت دیوانی ماتحت مین جسمین نامبردہ بذریعہ اپنے سارٹیفکٹ کے اپنا پیشہ کرنیکا مجاز ہو اون منصب کو کام مین اور اختیارات کو عمل مین لاوے اور اون خدمات کو ادا کرے جنکی تصریح ذیل مین کی گئی ہے۔

(الف) عرایض دعوی یا یادداشت ہائے اپیل یا درخواستین پیش کرے۔

(ب) بیانات تحریری پیش کرے۔

(ج) اعتراضات داخل کرے۔

(د) تعمیل حکمنامہ کی اپنے اوپر ہونے دے۔

(ہ) اُن اشخاص کے نام جنکی حاضری بغرض ادائے شہادت یا پیش کرنے دستاویزات کے مطلوب ہو اجراء سمن کی درخواست کرے۔

(و) عدالت مین رسوم حکمنامہ یا روپیہ یا کفالت زر ادا کرے۔

(ز) اطلاع بغرض تسلیم کرانے اصلیت دستاویزات کے دے۔

(ح) اسناد کا معائنہ کرے۔

(ط) درخواست کرے کہ امور دیگر یا اشیاء یا کاغذات یا اثبات طلب ہون۔

(ی) ایڈوکیٹون یا وکیلون یا پلیڈرون کو ہدایت کرے۔

(ک) وقت تعمیل کمیشن کے حاضر ہو۔

(ل) نقول کی درخواست دے اور نقول حاصل کرے۔

(م) کسی جائداد کے واسطے جسکے لیئے اُسکا موکل خود قانوناً بولی بول سکتا یا اُسکو خرید کر سکتا ہو بولی بولے یا اُسکو خرید کرے۔

(ن) جائداد غیر منقولہ ڈگری شدہ یا نیلام شدہ کا دخل لے۔

(س) وہ دستاویزات جو شہادت مین پیش کی گئین اُنکو واپس لے۔

(ع) رسوم عدالت یا روپیہ یا کفالت نامے زر کی رقم واپسی کو لے یا پھیر لے۔

کوئی مختار بلا عدالت کی اجازت کے جو بالخصوص دی گئی ہو مجاز نہوگا کہ کسی عدالت دیوانی مین گفتگو کرے (با ستثنار اسکے کہ وہ بغرض اظہار نوعیت و تاثیر اُسکی درخواست کے ہو) یا کوئی دلیل قانونی پیش کرے یا کسی گواہ سے سوالات کرے

بابت لیاقت و امتحان امیدواران کے جو بطور وکلار ہائیکورٹ و پلیڈران و مختاران کے بھرتی ہونا چاہین (الف)

۲۷ — امتحان امیدوارون کا جو بطور وکلا ہائیکورٹ و پلیڈران و مختاران کے بھرتی ہونا چاہین ہر سال الہ آباد مین بماہ دسمبر ہوا کریگا۔

اشتہار باضابطہ بنسبت ایام و مقام امتحان کے گورنمنٹ گزٹ ممالک مغربی و شمالی و اودہ مین دیا جائیگا۔

۲۸ — امتحان باہتمام ممتحنان کے جسکو بورڈ امتحان مقرر کرین لیا جائیگا بورڈ موصوف مین ایک حاکم ہائیکورٹ بطور صدر انجمن کے ہوگا اور ایک ممبر صدر بورڈ مال (یا بحالت عدم حاضری اُنکے سیکریٹری یا جونیر سیکریٹری صدر بورڈ) و کمشنر الہ آباد و پرنسپل میور سنٹرل کالج و پروفیسر مدرسہ قانون الہ آباد و وکیل سرکار ممبر ہونگے

(الف) اس دفعہ مین جو منظوری نواب لفٹننٹ گورنر کے قواعد جو لوکل گورنمنٹ نے از روے دفعہ ۴۱ ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۹ع کے بنائے ہین شامل کیے گئے ہین۔

ورجسٹرار ہائی کورٹ ممبر و سیکرٹری ہوگا تمام درخواستیں بنام صدر امتحان کے سیکرٹری کے پاس بھیجی جائینگی۔

۲۹ - ہر رعایائے برٹانیہ جسنے۔

(۱) ڈگری یعنی خطاب کسی یونیورسٹی انگلینڈ یا آئرلینڈ یا اسکاٹ لینڈ یا برٹش انڈیا کا حاصل کیا ہو یا۔

(۲) ڈپلومہ بتصدیق اس امر کے حاصل کیا ہو کہ نامبردہ ایڈمٹ یا - الیسٹر عدالت ہائے انگلینڈ یا آئرلینڈ یا ایڈمٹ ٹو دی سگنیٹ یا دیگر سالیسٹر یالا ایجنٹ اسکاٹلینڈ کا جو اپنا پیشہ کرتا ہو یا ایڈمٹ کسی ہائی کورٹ ہند کا ہے یا

(۳) سارٹیفکٹ متضمن اس امر کے حاصل کیا ہو کہ نامبردہ نے قابلیت بھرتی ہونیکی بطور پلیڈر بموجب ان قواعد کے یا بطور پلیڈر ماتحت درجہ اعلیٰ حسب سرکلر نمبر ۲۰ مشتہرہ ۱۸۹۸ء حاصل کی ہے اور سارٹیفکٹ مزید مشعر اس امر کے کہ نامبردہ نے تاریخ سارٹیفکٹ لیاقت سے عرصہ تین سال تک پلیڈر کے پیشہ کا کام کیا یا عالی کورٹ آف جوڈیکیچر ممالک مغربی و شمالی مین بطور مترجم یا مسلخوان یا ڈگری نویس یا منصرم یا ٹرائل کلارک کے یا کسی عدالت دیوانی ماتحت ہائی کورٹ موصوف مین بطور منصرم یا مسلخوان یا مترجم کے کام کیا۔

امتحان امیدواران وکالت عالی کورٹ آف جوڈیکیچر ممالک مغربی و شمالی مین حاضر ہوسکتا ہے بشرطیکہ نامبردہ کو بورڈ امتحان نے حاضر ہونے سے منع نکیا ہو بشرطیکہ نامبردہ نے اپنی درخواست استجازت حاضری امتحان کے ساتھ

(۱) فیس امتحان مبلغ سے۔

(۲) قابل اطمینان ثبوت نسبت اس امر کہ بموجب ان قواعد کے وہ قابل امتحان

دینیکی ہے ۔

(۳) سارٹیفکٹ متذکرہ قاعدہ ۳۲ اس طرح ارسال کیا ہو کہ یکم نومبر ماقبل امتحان کو یا اوس سے پہلے سیکرٹری بورڈ امتحان کے پاس پہونچ جائے ۔

۳۴ - بپابندی شرائط مذکورہ کے اشخاص مندرجہ ذیل امتحان آن امیدواران مین جو بطور پلیڈران کے بھرتی ہونا چاہین حاضر ہو سکتے ہین ۔

(۱) جمیع وہ اشخاص جو از روئے قاعدہ ۲۹ قابل امتحان دینے کے ہین ۔

(۲) جمیع وہ اشخاص جو امتحان فہرست ارٹس کسی یونیورسٹی ہند مین کامیاب ہوئے ہون ۔

(۳) جمیع وہ اشخاص جنکی پاس (۱) سارٹیفکٹ مشعر کامیابی امتحان انٹرنس انگلش انس آف کورٹ یا کسی یونیورسٹی انگلینڈ یا آئرلینڈ یا اسکاٹ لینڈ یا ہند کا ہو یا کامیابی کسی دیگر امتحان عام کا ہو جسکو بورڈ امتحان مساوی کسی ایک امتحان کے امتحانات متذکرہ بالا مین سے قرار دین (۲) سے ایک سارٹیفکٹ دستخطی پروفیسر قانون مقام الہ آباد یا عہدہ دار مجاز کسی یونیورسٹی ہند مشعر اسکے کہ اشخاص مذکور اثنائے لیکچر ہائے قانونی مین بہ مستعدی (الف) حاضر ہوئے ۔

(۴) جمیع اشخاص جنہون نے قابلیت بھرتی ہونے کے بطور پلیڈر درجہ ادنی بانکست حسب سرکلر حکم نمبر ۲ سنہ ۱۸۸۲ء حاصل کی ہے اور جنکی پاس سارٹیفکٹ مشعر اس امر کے موجود ہو کہ اوس تاریخ سے جب کہ انہون نے یہہ قابلیت حاصل کی عرصہ تین سال تک پلیڈر کے پیشہ کا کام کیا ہے ۔

(الف) یعنی جس قدر لیکچر دو سال مین از روئے حساب مدرسہ کے دئیے گئے ہون انکی فیصدی ۷۵ لیکچر مین بہ اثنائے حاضری ۔۔۔

۲۱ - بپابندی شرائط مذکور باستثنائے اسکے کہ فیس امتحان صرف دس روپیہ ہوگی اشخاص ذیل رعایا برطانیہ جنکی عمر بیس برس سے زیادہ اور تیس برس سے کم ہو امتحان ان امیدواران مین جو بطور مختار بھرتی ہونا چاہین حاضر ہوسکتی ہین -

(۱) جمیع وہ اہلکاران جو از روئے قاعدہ ۱۲ قابل امتحان دینیکے ہین -

(۲) جمیع اشخاص جو امتحان انٹرنس کسی یونیورسٹی مین کامیاب ہوئی ہون -

(۳) جمیع اشخاص جو ڈپارٹمنٹل امتحان مڈل کلاس اینگلو ورنیکیولر یا ورنیکیولر مین کامیاب ہوئے ہون - (الف)

(۴) اہالیان یورپ و یوریشین جنکے پاس سارٹیفکٹ مشعر اسکے ہو کہ وہ امتحان جکو درجہ ہفتم یورپین اسکول مین کامیاب ہوئے - (ب)

۲۲ - سارٹیفکٹ جو امیدوار کو اپنی درخواست استجازت حاضری امتحان کے ساتھ بھیجنا چاہیئے حسب نمونہ ذیل ہوگا اور اسپر دستخط تصدیق صاحب جج یا مجسٹریٹ ضلع یا ڈپٹی کمشنر یا جائینٹ مجسٹریٹ یا اسسٹنٹ کمشنر ضلع کے جسمین امیدوار رہتا ہو ہونگے -

نمونہ سارٹیفکٹ

نام امیدوار	
ولدیت	
ذات یا فرقہ یا قوم	
ضلع جسمین امیدوار کی سکونت ہے	
عمر مطابق کلنڈر انگریزی	
آیا امیدوار بصحت و آسانی ہندوستانی زبان بول سکتا ہے	
آیا امیدوار نیک چلن اور عموماً شریف ہے	
دستخط تصدیق صاحب جج یا مجسٹریٹ یا جائینٹ مجسٹریٹ یا ڈپٹی کمشنر یا اسسٹنٹ کمشنر ضلع جسمین امیدوار رہتا ہو	

(الف) قواعد متعلق لینے ڈپارٹمنٹل امتحان مڈل کلاس اینگلو ورنیکیولر اور ورنیکیولر صفحات ۲ لغایت ۲۹ حصہ ۲ انگریزی گورنمنٹ گزٹ ممالک مغربی و شمالی و اودہ مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۸۸۵ع مین درج ہین -

(ب) صفحات ۳۰۳ - ۳۰۴ انگریزی) مجموعہ ڈائرکٹر پبلک انسٹرکشن ۱۸۸۵ع -

۳۳ — اگر کسی امیدوار کے سارٹیفکٹ کو بورڈ امتحان قابل اطمینان نہ تصور کرے تو فیس جو امیدوار مذکور نے اپنی درخواست استجازت حاضری امتحان کے ساتھہ بھیجی ہو واپس کی جائیگی ۔

۳۴ — سکرٹری بموجب حکم بورڈ امتحان کی تاریخ معینہ امتحان کے قبل کسی وقت مناسب پر فہرست ان امیدواران کی جنکی درخواستین منظور ہوئی ہون گورنمنٹ گزٹ ممالک مغربی و شمالی و اودہ مین مشتہر کرائیگا ۔

۳۵ — امتحان ان امیدواران کا جو بطور وکیل اور پلیڈران کے بھرتی ہونا چاہین زبان انگریزی مین ہوا کریگا و امتحان اُن امیدواران کا جو بطور مختار کے بھرتی ہونا چاہین انگریزی یا ہندوستانی زبانون مین جیسا کہ امیدوار پسند کرے لیا جائیگا اور لیاقت ہر امیدوار کی بذریعہ نمبرون کے دریافت کیجائیگی نمبر جو ہر مضمون کے واسطے قایم ہون وہ بہ تجویز بورڈ امتحان کے مقرر ہونگے ۔

۳۶ — مضامین امتحان کے بورڈ امتحان مقرر کریگا اور بذریعہ مشتہر کرنیکے گورنمنٹ گزٹ ممالک مغربی و شمالی و اودہ مین مضامین مذکور کی اطلاع باضابطہ دیجائیگی ۔

۳۷ — بورڈ امتحان سے ممتحنون کے واسطے وہ مضامین جنمین وے امتحان لینگے مقرر کیے جاینگے

۳۸ — بورڈ امتحان سے ہدایت نسبت ایسے امتحان زبانی کے کی جاویگی جو ضروری معلوم ہو

۳۹ — بورڈ امتحان بعد اپنے رپورٹ ممتحنان کے اُن امیدوارون کو جنکو وہ لائق تجویز کرے تین اقسام مندرجہ ذیل مین منقسم کرینگے ۔

(۱) وکلا ہعائی کورٹ ۔

(۲) پلیڈران ۔

(۳) مختاران ۔

اور رپورٹ کارروائی کی ہائی کورٹ کے رجسٹرار کے پاس بھیجینگے اور عہدہ دار موصوف بمنظوری ہعائی کورٹ نام اُن اشخاص کا جنہون نے بہ کامیابی امتحان دیا ہے بترتیب لیاقت کے گورنمنٹ گزٹ ممالک مغربی وشمالی واودہ مین مشتہر کرائیگا ۔

۱۳ ۔ ہر امیدوار کو جو امتحان مین کامیاب ہوا ہو بمطابق درخواست کے جو دو سال کے اندر تاریخ مشتہر ہونے اُسکے نام سے گزٹ مین اندرو ئے قاعدہ ماسبق کے گذری ہو سارٹیفکٹ لیاقت بموجب حکم بورڈ امتحان ملیگا سارٹیفکٹ کاغذ اسٹامپ پر ہوگا جسکو سائل داخل کریگا ۔

قیمتی ۵ اگر نامبردہ نے لیاقت بھرتی ہونے کی بطور وکیل ہعائی کورٹ حاصل کی ہو ۔

قیمتی عہ اگر نامبردہ نے لیاقت بھرتی ہونے کی بطور پلیڈر حاصل کی ہو ۔

قیمتی عہ اگر نامبردہ نے لیاقت بھرتی ہونیکی بطور مختار حاصل کی ہو ۔

درباب بھرتی واندراج نام متعلق پلیڈران

ومختاران وتجدید سارٹیفکٹ

۱۴ ۔ اشخاص ذیل بطور پلیڈران کے عدالت ہاے ماتحت ممالک مغربی

وشمالی مین بھرتی کئے جا سکتے ہین ۔

(۱) ہر شخص جسنے خطاب بی۔ ایل کا یونیورسٹی کلکتہ یا مدراس یا بمبئی سے حاصل کیا ہو یا یونیورسٹی ہائے مذکور مین سے کسی یونیورسٹی کا لیسنشیٹ ان لاہو اور جو بصحت و آسانی ہندوستانی زبان بول سکتا ہو مگر شرط یہہ ہے کہ شخص مذکور بطور پلیڈر بھرتی کئے جانے کی درخواست ہائی کورٹ مین ایک سال کے اندر تاریخ خطاب یا لیسنس پانے سے پیش کرے ۔

(۲) ہر شخص جو سارٹیفکٹ لیاقت پیش کرے جو اُسکو بموجب قاعدہ ۴۰ منجملہ قواعد ہذا یا قاعدہ ۴۲ سرکیولر حکم نمبر ۲ سنہ ۱۸۸۲ء کے عطا ہوا ہو ۔
مگر شرط یہہ ہے کہ شخص مذکور بطور پلیڈر بھرتی کئے جانے کی درخواست ہائی کورٹ مین ایک سال کے اندر تاریخ سارٹیفکٹ لیاقت سے یا اُس میعاد مزید کے اندر داخل کرے جو کسی خاص وجہہ سے عدالت ہائی کورٹ عطا کرے ۔

۴۲ ۔ درخواست واسطے بھرتی کئے جانیکے بطور پلیڈر یا مختار کے بذریعہ عرضی ہائی کورٹ مین کی جاویگی اور اُسپر اسٹامپ از روے ضمن (د) مد ضمیمہ ۲ ایکٹ ۷ سنہ ۱۸۷۰ء کے لگایا جائیگا عرضی مذکور مین سائل یہہ بیان کریگا کہ آیا وہ کسی عہدہ سرکاری پر مامور ہے یا کوئی تجارت یا اور کوئی کاروبار کرتا ہے عرضی معہ سارٹیفکٹ لیاقت کے جسکا تذکرہ قاعدہ ماسبق مین کیا گیا اور منی آرڈر ڈاکخانہ اُس تعداد کی جو برابر قیمت کاغذ اسٹامپ ہو جو سارٹیفکٹ کے واسطے جسکا سائل حاصل کرنا چاہتا ہو ضرور ہے بحضور جج ضلع جہان سائل علی العموم اپنا پیشہ کرنا چاہتا ہو پیش کی جاویگی اور جج ضلع اُسکو معہ اپنی رائے کے جو وہ اُسپر لکھنا مناسب سمجھے رجسٹرار ہائی کورٹ کے پاس بھیجے ۔

۳۴ ــــ درخواست پر عدالت لحاظ کریگی اور اگر وہ منظور ہو تو سارٹیفکٹ
بنام سائل بدستخط رجسٹرار مطابق کسی ایک نمونہ کے نمونہ ہائے مفصلہ
ذیل سے بہیجا جائیگا۔

ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۹ء

ضمن (ج) حصہ ۱ ضمیمہ ۲

(اسٹامپ مبلغ ۵ روپیہ)

بموجب ایکٹ متعلق اشخاص قانون پیشہ مصدرہ سنہ ۱۸۷۹ء کے مین بذریعہ
اس تحریر کے تصدیق کرتا ہون کہ ـــــ ولد ـــــ ساکن ـــــ ضلع
بطور پلیڈر بہرتی کیا گیا اور اسکو اجازت دی جاتی ہے کہ جملہ عدالت ہائے ماتحت و محکمہ
جات مال مین تا اختتام سال رواں کلندرہ کے حاضر ہو اور سوال و جواب
او عمل کرے۔

آج بتاریخ باستخط میرے و بمہر عدالت دیا گیا۔

ضمن (د) حصہ ۱ ضمیمہ ۲

اسٹامپ ۵ روپیہ

بموجب ایکٹ متعلق اشخاص قانون پیشہ مصدرہ سنہ ۱۸۷۹ء کے مین بذریعہ اس
تحریر کے تصدیق کرتا ہون کہ ـــــ ولد ـــــ ساکن ـــــ
ضلع ـــ بطور پلیڈر بہرتی کیا گیا اور اسکو اجازت دی جاتی ہے کہ وہ جملہ عدالت
ہائے ماتحت فوجداری و عدالت ہائے جج ماتحت مین جو معمولی ابتدائی اختیار سماعت
بابت ایسی نالشات کے استعمال کرتی ہون جنمین تعداد زر یا قیمت شے دعوی

زیادہ نہو و عدالت ہائے منصفی مین جو معمولی اختیارات سماعت عطیہ دفعہ ۲۰
ایکٹ متعلقہ عدالت ہائے دیوانی واقعہ بنگال بابت ۱۸۷۱ء استعمال کرتے ہون و
عدالت ہائے جج ماتحت و منصفی مین جو اختیار سماعت عطیہ دفعہ ۲۹ ایکٹ مذکور استعمال
کرتے ہون و عدالت ہائے اسسٹنٹ کمشنر و ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و تحصیلدار
کو جملہ محکمہ جات مال مین تا اختتام سال روان کلندرہ کے حاضر ہو اور سوال و جواب
و عمل کرے۔

آج بتاریخ   بدستخط میرے و بہ مہر عدالت دیا گیا۔

ضمن (۵) حصہ ا ضمیمہ ۲

اسٹامپ مبلغ عہ۱

بموجب ایکٹ متعلقہ اشخاص قانون پیشہ مصدرہ ۱۸۷۹ء کے مین بذریعہ اس
تحریر کے تصدیق کرتا ہون کہ ——— ولد ——— ساکن ———
ضلع ——— بطور پلیڈر بھرتی کیا گیا اور اوسکو اجازت دی جاتی ہے کہ عدالت
ہائے منصفی مین جو معمولی اختیار سماعت عطیہ دفعہ ۲۰ ایکٹ متعلقہ عدالت دیوانی
بنگال بابت ۱۸۷۱ء کے اختیار سماعت عطیہ دفعہ ۲۹ ایکٹ مذکور استعمال کرتے
ہون و جملہ محکمہ جات مال و عدالت ہائے ماتحت فوجداری مین باستثنا عدالت ہائے
سشن و عدالت ہائے مجسٹریٹ کے جب کہ مجسٹریٹ ہائے موصوف اختیارات صیغہ
اپیل استعمال کرتے ہون تا اختتام سال روان کلندرہ کے حاضر ہو اور سوال و
جواب اور عمل کرے۔

آج بتاریخ   بدستخط میرے و بہ مہر عدالت دیا گیا

ضمن (ح) حصہ ۲ ضمیمہ ۲

اسٹامپ مبلغ صہ

بموجب ایکٹ متعلق اشخاص قانون پیشہ مصدرہ سنہ ۱۸۷۹ء کے مین بذریعہ اس تحریر کے تصدیق کرتا ہون کہ ــــــ ولد ــــــ ساکن ــــــ ضلع ــــــ بطور مختار کے بہرتی کیا گیا ہے اور اوسکو اجازت دیجاتی ہے کہ جملہ عدالت ہائے ماتحت مین تا اختتام سال روان کلندرہ کے کام اپنے پیشہ کا کرے۔

آج بتاریخ ــــــ بدستخط میرے و بہ مہر عدالت دیا گیا۔

ضمن (ط) حصہ ۲ ضمیمہ ۲

اسٹامپ مبلغ عہ

بموجب ایکٹ متعلقہ اشخاص قانون پیشہ مصدرہ سنہ ۱۸۷۹ء کے مین بذریعہ اس تحریر کے تصدیق کرتا ہون کہ ــــــ ولد ــــــ ساکن ــــــ ضلع ــــــ بطور مختار بہرتی کیا گیا ہے اوسکو اجازت کرنے اپنے پیشہ کی عدالت ہائے جج ماتحت و منصف و اسسٹنٹ کمشنر و ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و تحصیلدار مین و عدالت ہائے مطالبات خفیفہ و جملہ عدالت ہائے ماتحت فوجداری مین تا اختتام سال روان کلندرہ کے دیجاتی ہے۔

آج بتاریخ ــــــ بدستخط میرے و بہ مہر عدالت دیا گیا۔

ضمن (ی) حصہ ۲ ضمیمہ ۲

اسٹامپ مبلغ صمہ

بموجب ایکٹ متعلق اشخاص قانون پیشہ مصدرہ ۱۸۶۵ع کے مین بذریعہ تحریر هذا اس امر کی تصدیق کرتا ہون کہ ـــــــ ولد ـــــــ ساکن ضلع ـــــ بطور مختار بھرتی کیا گیا ہے اور اسکو اجازت دیجاتی ہے کہ عدالتہاے منصفی و جملہ عدالتہاے ماتحت فوجداری مین باستثناے عدالتہاے سشن و اسسٹنٹ سشن ہاے مجسٹریٹ کے جب کہ مجسٹریٹ ہاے موصوف اختیارات سماعت صیغہ اپیل استعمال کرتے ہون تا اختتام سال رواں کلندرہ کے اپنے پیشہ کا کام کرے۔

آج بتاریخ ـــــ بدستخط میرے و بمہر عدالت دیا گیا۔

---

۴۴ ـــ پلیڈران و مختاران کو یہہ اجازت نہین دی گئی ہے کہ اس ضلع کی کسی عدالت مین اپنے پیشہ کا کام کرین جسکی فہرست مین اُنکے نام درج نہوئے ہین۔

۴۵ ـــ درخواست اندراج نام بطور پلیڈر یا مختار بموجب احکام دفعہ ۸ یا ۹ ایکٹ متعلقہ اشخاص قانون پیشہ مصدرہ ۱۸۶۵ع کے بذریعہ عرضی اس عدالت مین کرنا چاہئیے جس مین سائل خواستگار اندراج نام ہو درخواست کے ساتھہ سارٹیفکیٹ متذکرہ دفعہ ۷ ایکٹ مذکور ہوگا اور سائل اُسکو اصالتًا یا بذریعہ شخص قانون پیشہ کے جو عدالت مذکور مین کام کرتا ہو اور جسکو باضابطہ اختیار اس بارہ مین دیا گیا ہو پیش کرے۔

۴۶ ـــ اگر سارٹیفکیٹ سے یہہ ثابت ہو کہ سائل مستحق اندراج نام ہے تو عدالت اُسکا نام اس رجسٹر مین درج کریگی جو حسب نمونہ ذیل ہوگا اور واسطے سارٹیفکیٹ پر یادداشت بہ تصدیق اس امر کے ثبت کریگی کہ نام سائل کا اس عدالت

کی فہرست مین درج کیا گیا

نمونہ رجسٹر

۱	۲	۳	۴	۵	۶
نام	باپ کا نام	پلیڈر یا مختار	قیمت اسٹامپ سارٹیفکٹ	فہرست مین اندراج نام کی تاریخ	کیفیت

۷ہم —— اگر کوئی پلیڈر یا مختار کسی اور ضلع مین علاوہ اُس ضلع کے جہان وہ ابتدائً درج فہرست ہوا ہو درج فہرست ہونا چاہے تو اُسکو لازم ہے کہ بذریعہ عرضی کے درخواست بحضور جج ضلع مذکور کے گذرانے اور اُسکے ساتھ اپنا اخیر سارٹیفکٹ اور سند چال چلن جو اُس ضلع سے حاصل کی ہو جہان اُسنے اخیر مرتبہ کار پیشہ کیا ہو پیش کرے اگر اُسکے کاغذات درست ہون تو وہ داخل فہرست ہو سکتا ہے اور اگر اُسکے سارٹیفکٹ کی کچھ میعاد باقی ہو تو وہ بذریعہ اُسکے میعاد غیر منقضیہ تک کام اپنے پیشہ کا کرسکتا ہے ۔

ہر جج ضلع برطبق درخواست کے ایک سند چال چلن کی ہر ایسے پلیڈر یا مختار کو عطا کریگا جو اُسکے ضلع مین درج فہرست ہوا اور جو دوسرے ضلع مین کار پیشہ کرنا چاہے بجز اسکے کہ جج کی راے مین وجہہ موجہہ سند مذکور کے نہ دینے کی ہو کہ اُس

صورت مین انکار معہ وجہہ کے پشت درخواست پر تحریر کیا جاویگا مگر شرط یہہ ہے کہ اگر پلیڈر یا مختار نے عدالت ضلع مین کام نہ کیا ہو بلکہ کسی اور عدالت واقع ضلع مین کام کیا ہو تو حاکم عدالت مذکور سند عطا کرے اور جج ضلع اسپر اپنے دستخط تصدیقی ثبت کرے ۔

۴۸ ۔ درخواست ہاے تجدید سارٹیفکٹ بتاریخ یا قریب تاریخ ۱۵ دسمبر بذریعہ سوال کے کہ جسپر اسٹامپ بموجب ضمن (ب) ۲ ضمیمہ ۲ ایکٹ رسوم عدالت مصدرہ ۱۸۷۰ء کے ہوگا روبرو جج ضلع کے جہان سائل معمولی طور پر کار پیشہ کرتا ہو پیش کیجاوینگی اس سوال کے ساتھہ سارٹیفکٹ جو منقضی المیعاد ہونیوالا ہے اور کاغذ اسٹامپ اس قیمت کا جو تجدید سارٹیفکٹ کے واسطے ضرور ہو شامل ہونگے اور سائل اصالتاً اسکو پیش کریگا یا بحالت اصالتاً حاضر نہو سکنے سائل کے کوئی شخص قانون پیشہ جو عدالت ضلع مین کام اپنے پیشہ کا کرتا ہو اور جسکو اس باب مین باضابطہ اختیار دیا گیا ہو پیش کریگا ۔

۴۹ ۔ سارٹیفکٹ مجددہ پر دستخط جج کے ہون گے اور وہ حوالہ سائل کے اگر وہ اصالتاً حاضر ہو کیا جاویگا یا اس شخص قانون پیشہ کے حوالہ کیا جاویگا جسنے سوال پیش کیا ہو سارٹیفکٹ مجددہ کی پشت پر یادداشت اندراج فہرست جو اس سارٹیفکٹ پر لکھی ہو جسکی میعاد قریب الانقضا ہے تحریر کی جاویگی اور عبارت پشت کی تصدیق جج ضلع کریگا ۔ ۵۰ ۔ سارٹیفکٹ ہاے مجددہ حسب نمونہ ذیل عطا کیجاوینگے

ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۹ء

ضمن (ج) ۴ حصہ اضمیمہ ۲

اسٹامپ مبلغ ..

چونکہ سارٹیفکٹ دستخطی ـــــ بتاریخ ـــــ موسومہ ـــــ ولد ـــــ

ـــــ پلیڈر جاری ہوا تھا اوسکو مین نے منسوخ کرکے اپنے پاس رکھا ہے لہذا یہہ سارٹیفکٹ مجددہ جاری کیا جاتا ہے اور ـــــ مذکور کو اجازت دی جاتی ہے کہ جملہ عدالت ہاے ماتحت و محکمہ جات مال مین تا اختتام سال روان کلنڈرہ کے حاضر ہو اور سوال و جواب دعمل کرے

آج بتاریخ بدستخط میرے و بہ مہر عدالت دیا گیا۔

ضمن (د) حصہ اضیمہ ۲

اسٹامپ مبلغ ۵

چونکہ سارٹیفکٹ دستخطی ـــــ بتاریخ ـــــ موسومہ ـــــ ولد ـــــ پلیڈر جاری ہوا تھا اسکو مین نے منسوخ کرکے اپنے پاس رکھا ہے لہذا یہہ سارٹیفکٹ مجددہ جاری کیا جاتا ہے اور ـــــ مذکور کو اجازت دی جاتی ہے کہ وہ جملہ عدالت ہاے ماتحت فوجداری و عدالت ہاے جج ماتحت مین جو معمولی ابتدائی اختیار سماعت بابت ایسی نالشات کے استعمال کرتے ہون جس مین تعداد یا قیمت شے دعوی ایک ہزار سے زائد نہو و عدالت ہاے منصف مین جو معمولی اختیارات سماعت عطیہ دفعہ ۲۰ ایکٹ عدالت ہاے دیوانی واقعہ بنگال ۱۸۸۷ء استعمال کرتے ہون اور عدالت ہاے جج ماتحت و منصف مین جو اختیار سماعت عطیہ دفعہ ۲۹ ایکٹ مذکور استعمال کرتے ہون اور عدالت ہاے اسسٹنٹ کمشنر و ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و تحصیلدار و جملہ محکمہ جات مال مین

تا اختتام سال روان کلندرہ کے حاضر ہو اور سوال و جواب و عمل کرے۔
آج بتاریخ بدستخط میرے و بمُہر عدالت دیا گیا۔

ضمن (ہ) حصہ ۱ ضمیمہ ۲

اسٹامپ مبلغ صہ

چونکہ ساٹیفکٹ دستخطی ——— بتاریخ ——— موسومہ ———
ولد ——— پلیڈر ماتحت درجہ ادنیٰ جاری ہوا تھا اسکو مین نے منسوخ کر کے
اپنے پاس رکھا ہے لہذا یہہ ساٹیفکٹ مجددہ جاری کیا جاتا ہے اور ———
مذکور کو اجازت دی جاتی ہے کہ عدالتہاے منصف مین جو معمولی اختیار سماعت
عطیہ دفعہ ۲۰ ایکٹ متعلقہ عدالت دیوانی بنگال ۱۸۷۱ء کے اور اختیار سماعت عطیہ
دفعہ ۲۹ ایکٹ مذکور استعمال کرتے ہون اور جملہ محکمہ جات مال اور جملہ عدالتہاے
ماتحت فوجداری مین باستثناے عدالتہاے سشن و عدالتہاے مجسٹریٹ کے
جب کہ مجسٹریٹ ہاے موصوف اختیارات سماعت صیغہ اپیل کے استعمال کرتے ہون
تا اختتام سال روان کلندرہ کے حاضر ہو اور سوال و جواب و عمل کرے۔
آج بتاریخ بدستخط میرے و بمُہر عدالت دیا گیا۔

ضمن (ج) حصہ ۲ ضمیمہ ۲

اسٹامپ مبلغ صہ

چونکہ ساٹیفکٹ دستخطی ——— بتاریخ ——— موسومہ ———

ولد ــــــ مختار جاری ہوا تہا اُسکو مین نے منسوخ کرکے اپنے پاس رکہا ہے لہذا یہہ سارٹیفکٹ مجددہ جاری کیا جاتا ہے اور ــــــ مذکور کو اجازت دیجاتی ہے کہ جملہ عدالت ہاے ماتحت مین تا اختتام سال روان کلندرہ کے کام اپنے پیشہ کا کرے ــ

آج بتاریخ ــــ بدستخط میرے و بہ مہر عدالت دیا گیا ــ

ضمن (ط) حصہ ۲ ضمیمہ ۲

اسٹامپ مبلغ ۵

چونکہ سارٹیفکٹ دستخطی ــــ بتاریخ ــــــ ــــــ موسومہ ــــــ ولد ــــــ مختار جاری ہوا تھا اُسکو مین نے منسوخ کرکے اپنے پاس رکہا ہے لہذا یہہ سارٹیفکٹ مجددہ جاری کیا جاتا ہے اور ــــــ مذکور کو اجازت کرنے اپنے پیشہ کی عدالت ہاے جج ماتحت و منصف و اسسٹنٹ کمشنر و اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و تحصیلدارہین و عدالت ہاے مطالبہ جات خفیفہ و جملہ عدالت ہاے ماتحت فوجداری مین تا اختتام سال روان کلندرہ کے دیجاتی ہے ــ

آج بتاریخ ــــ بدستخط میرے و بہ مہر عدالت دیا گیا ــ

ضمن (ی) حصہ ۲ ضمیمہ ۲

اسٹامپ مبلغ صہ

چونکہ سارٹیفکٹ دستخطی ــــ بتاریخ ــــ موسومہ ــــــ

ولد ــــــ مختار جاری ہوا تھا اُسکو مین نے منسوخ کر کے اپنے پاس رکھا ہے
لہذا یہہ سارٹیفکٹ مجدودہ جاری کیا جاتا ہے اور ــــــ مذکور کو اجازت دیجاتی ہے کہ عدالت ہائے منصف وجملہ عدالت ہائے ماتحت فوجداری بہ استثنا عدالت ہائے سشن وعدالت ہائے مجسٹریٹ جب کہ مجسٹریٹ ہائے موصوف اختیارات صیغہ اپیل استعمال کرتے ہون تا اختتام سال روان کلندرہ کے اپنے پیشہ کا کام کرے ۔

آج بتاریخ بدستخط میرے و بہ مہر عدالت دیا گیا ۔

۱۵ ــ صاحبان جج ضلع ہر سال جنوری مین ایک نقشہ حسب نمونہ ذیل اُن سارٹیفکٹون کا ہائی کورٹ مین ارسال کرینگے جو اونہون نے سال کلندرہ ماسبق مین تجدید کئے ہون اور نیز اسمار اُن پلیڈران اور مختارون کے ارسال کرینگے جنہون نے اپنے سارٹیفکٹون کی تجدید رپورٹ کی تاریخ تک نہ کرائی ہو اور جو کہ اس وجہہ سے مجاز کار پیشہ کرنے کے نہون ایک فہرست متضمن اسمار جمیع اشخاص مذکور سکان عدالت مین آویزان کی جاویگی باین اطلاع کہ نامبردگان مستوجب تاوان ہونگے اگر یہہ دریافت ہوگا کہ بلا تجدید سارٹیفکٹ کے اُنہون نے کام اپنے پیشہ کا کیا ۔

نمونہ

نمبر مندرجہ رجسٹر ہائی کورٹ و سنہ بہرتی کئے جانیکا	نام معہ خطاب کے اگر کچہہ ہو	ولدیت	مقام پیشہ کے کام کرنیکا	قیمت اسٹامپ سارٹیفکٹ	تاریخ تجدید اخیر مرتبہ	کیفیت

اس ضلع کا نام جس مین کوئی پلیڈر یا مختار ابتداءً درج فہرست ہوا ہمیشہ خانہ کیفیت مین تحریر کرنا چاہیے درحالیکہ پلیڈر یا مختار کا نام کسی دوسرے ضلع مین درج فہرست ہوگیا ہو اور اس نقشہ مین نام اُسی ترتیب سے درج کئے جاوین جس ترتیب سے رجسٹر ہائی کورٹ مین مندرج ہون۔

۵۲ — اگر کوئی پلیڈر یا مختار بعد حصول سارٹیفکٹ کے عرصہ تین سال تک بعد انقضاء اُسکی میعاد کی تجدید کرانے مین اُسکے قاصر رہے تو وہ معطل کیا جائیگا اور مجاز تجدید اپنے سارٹیفکٹ کا بلا حکم خاص ہائی کورٹ کے جسکی درخواست بوساطت جج ضلع کی جاویگی نہوگا۔

فیس جو بابت محنتانہ ایڈوکیٹ یا وکیل یا ایٹرنی یا پلیڈر یا مختار طرفثانی کی نسبت کارروائیات صیغہ اپیل ہائی کورٹ و عدالت ہائے ماتحت کے واجب الادا ہین۔

۵۳ — نالشات مین یا مقدمات اپیل مین (جو بنا راضی ڈگریات ابتدائی یا صیغہ اپیل ایسی نالشات کے ہون) جو بابت زر نقد یا اسباب

یا دیگر جائداد منقولہ یا اراضی یا دیگر جائداد غیر منقولہ ہر قسم کی ہوں محنتانہ بشرح ذیل واجب الادا ہوگا۔

درحالیکہ نالشات یا اپیل مذکور کا فیصلہ روداد پر بعد جوابدہی کے ہوا ہو۔

(۱) اگر تعداد زر یا مالیت دعوی زائد از مبلغ صہ؍ نہو تو صہ؍ فی صدی۔

(۲) اگر تعداد زر یا مالیت زائد از مبلغ صہ؍ ہو اور زائد از مبلغ عہ؍ نہو تو مبلغ صہ؍ پر حسب متذکرہ بالا و بقیہ پر عہ؍ فی صدی

(۳) اگر تعداد زر مالیت مبلغ عہ؍ سے زائد ہو اور مبلغ صہ؍ سے زائد نہو تو مبلغ عہ؍ پر حسب متذکرہ بالا اور بقیہ پر عہ؍ فی صدی۔

(۴) اگر تعداد زر یا مالیت مبلغ صہ؍ سے زائد ہو اور مبلغ لہ؍ سے زائد نہو تو مبلغ صہ؍ پر حسب متذکرہ بالا اور بقیہ پر ۸ فی صدی۔

(۵) اگر تعداد زر یا مالیت لہ؍ سے زائد ہو تو مبلغ الہ؍۔

جبکہ نالشات یا مقدمات اپیل مذکور یکطرفہ یا بربنائے اقبال دعوی فیصلہ ہوئے ہوں۔

(۱) اگر تعداد زر یا مالیت دعوی پانچ ہزار روپیہ سے زیادہ نہو تو حصہ [illegible] فی صدی سے زائد نہو۔

(۲) اگر تعداد زر یا مالیت پانچ ہزار روپیہ سے زیادہ ہو اور بیس ہزار روپیہ سے زیادہ نہو تو پانچ ہزار روپیہ تک حسب شرح بالا اور بقیہ پر ایک روپیہ فی صدی سے زیادہ نہو۔

(۳) اگر تعداد زر یا مالیت بیس ہزار روپیہ سے زیادہ ہو اور پچاس ہزار روپیہ سے

زیادہ نہو تو پچیس ہزار روپیہ تک حسب شرح بالا اور بقیہ پر ۸ر فی صدی
سے زیادہ نہو۔

(۴) اگر تعداد زر یا مالیت پچاس ہزار روپیہ سے زیادہ اور اسّی ہزار روپیہ سے
زیادہ نہو تو پچاس ہزار روپیہ پر بشرح بالا اور بقیہ پر ۴ر فی صدی سے
زیادہ نہو۔

(۵) اگر تعداد زر یا مالیت اسّی ہزار روپیہ سے زیادہ ہو تو پانچ سو روپیہ سے
زیادہ نہو۔

۵۴ — درخواستوں کی بابت جو حسب دفعات ۵۲۳ و ۵۲۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی کی
کے ہوں محنتانہ بشرح ذیل واجب الادا ہوگا۔

(۱) اگر تعداد زر یا مالیت دعوی زائد از مبلغ صمہ نہو تو عصاہ ر فی صدی سے
زائد نہو۔

(۲) اگر تعداد زر یا مالیت صمہ سے زیادہ ہو اور عسہ سے زائد نہو تو صمہ
پر حسب شرح بالا اور بقیہ پر عصر فی صدی سے زائد نہو۔

(۳) اگر تعداد زر یا مالیت عسہ سے زائد اور صہ سے زائد نہو تو عسہ
پر حسب شرح بالا اور بقیہ پر ۸ر فی صدی سے زائد نہو۔

(۴) اگر تعداد زر یا مالیت دعوی لہ سے زائد ہو تو صہ سے زائد نہو۔

۵۵ — تحقیقات مفلسی متعلقہ باب ۲۶ مجموعہ ضابطہ دیوانی میں محنتانہ وکیل
سرکار کو جسنے درخواست اجازت مفلسی کی نسبت اعتراض کیا ہو یا مدعی کی مفلسی
کے فسخ ہونیکی درخواست دی ہو بحساب عسہ فی صدی اُس رسوم عدالت

مقدار پر دلایا جائیگا جو اُس وقت مین واجب الادا ہوتا کہ نالش ایسی شخص نے جو بیان مفلسی کرتا ہے نہ رجوع کی ہوتی - مگر شرط یہہ ہے کہ محنتانہ اس قاعدہ بموجب ... سے زیادہ نہ دلایا جائیگا -

۵۶ ـــــ اپیل ہائے بنارا ضی احکام و دیگر مقدمات مین محنتانہ بحساب ذیل واجب الادا ہوگا -

(۱) اگر تعداد زر یا مالیت دعوی پانچ ہزار روپیہ سے زیادہ نہو تو ۱۰ فی صدی -

(۲) اگر تعداد زر یا مالیت پانچ ہزار روپیہ سے زیادہ ہو اور بیس ہزار روپیہ سے زیادہ نہو تو پانچ ہزار روپیہ پر بشرح بالا و بقیہ پر ۸ فی صدی -

(۳) اگر تعداد زر یا مالیت بیس ہزار روپیہ سے زیادہ ہو اور پچاس ہزار روپیہ سے زیادہ نہو تو بیس ہزار روپیہ پر بشرح بالا و بقیہ پر ۴ فی صدی -

(۴) اگر تعداد زر یا مالیت پچاس ہزار روپیہ سے زیادہ ہو اور اسّی ہزار روپیہ سے زیادہ نہو تو پچاس ہزار روپیہ پر بشرح بالا اور بقیہ پر ۲ فی صدی -

(۵) اگر تعداد زر یا مالیت اسّی ہزار روپیہ سے زیادہ ہو تو مبلغ ۱۰۰۰

۵۷ ـــــ الفاظ تعداد زر یا مالیت دعوی مستعلہ قواعد ۵۳ و ۵۴ و ۵۶ سے مطلب اُس تعین سے ہے جو عرضی دعوی یا درخواست یا یادداشت اپیل مین درج ہوا ہو اور جب کہ رسوم عدالت بحساب مالیت کے

واجب الادا ہو تو موافق اُس مالیت کے جسکی رو سے رسوم عدالت دی گئی ہو۔

۵۸ ـ تعداد زر یا مالیت دعوی مین جو کسرات ایک روپیہ کی ہون وہ محنتانہ واجب الادا کے حساب کرنے مین محسوب نہونگی ۔

۵۹ ـ باوجود احکام قواعد ۵۳ و ۵۴ و ۵۵ و ۵۶ و ۵۷ کے عدالت کو اختیار ہے کہ بوجوہ خاص جو تجویز مین قلمبند کی جاوین کسی مقدمہ مین زیادہ یا کم محنتانہ بہ نسبت اُسکے جو قواعد مذکور مین مندرج ہے دلادے ۔

۶۰ ـ اُن صورتون مین جنمین شئے متدعویہ کی تعین مالیت نہین ہوسکتی ہے عدالت [illegible] چیف کورٹ کے عہدہ دار مشخص محصول محنتانہ مناسب بلحاظ اُس وقت کے جو فیصلہ مقدمہ مین صرف ہوا ہو اور بلحاظ نوعیت اُن بحثون کے جو اُن مین پیدا ہوئی ہون مقرر کریگا ۔

۶۱ ـ اگر چند مدعا علیہم جو استحقاق مشترک یا واحد رکھتے ہون کسی جوابدعوی مشترک یا جوابدعوی جداگانہ مین جو دراصل ایک ہی ہون کامیاب ہون تو ایک محنتانہ سے زیادہ نہ دلایا جاویگا الّا اُس صورت مین کہ عدالت اور طور پر کسی سبب سے حکم دے جو تجویز مین قلمبند ہوگا اگر صرف ایک محنتانہ دلایا جائے تو عدالت ہدایت کریگی کہ مدعا علیہم مین سے کس مدعا علیہ کو دلایا جاویگا یا عدالت بین چند مدعا علیہم کے اُس طور پر تقسیم کریگی جیسا کہ مناسب سمجھیگی ۔

۶۲ ـ اگر چند مدعا علیہم جنکا استحقاق جداگانہ ہون جوابدعوی مختلف و علیحدہ پیش کرین اور کامیاب ہون تو محنتانہ ایک شخص قانون پیشہ کا بابت ہر مدعا علیہ کے جو بذریعہ علیحدہ شخص قانون پیشہ کے حاضر ہوا ہو بابت اُسکے جداگانہ استحقاق کے دلایا جاسکتا ہے ۔

اس قسم کا محنتانہ اگر دلایا جائیگا تو اسکا شمار بلحاظ مالیت استحقاق علیحدہ مدعا علیہ مذکور کے اس طور سے ہوگا جسکی تصریح اوپر کی گئی -

۴۳ - بابت ہر محنتانہ کے جو از روے دفعہ قواعد اخیر ماسبق کے دلایا جائے صرف قیمت اسٹامپ ایک وکالت نامہ کی بطور خرچہ کے دلائی جائیگی -

۴۴ - سواے اس صورت کے کہ جب التوا بر بنا سند ہی جملہ فریق کے ہوا ہو یا جب کہ بوجہہ ناکافی ہونے اطلاع کے کسی فریق کو وقت مناسب واسطے طیار ہونے تجویز مقدمہ کے نہ ملا ہو تو علی العموم مہلت ندی جائیگی بجز اس شرط کے کہ فریق درخواست کنندہ کل خرچہ اُس روز کا معہ محنتانہ مناسب شخص قانون پیشہ کے جسکو فریق مخالف نے مقرر کیا ہو ادا کرے -

۴۵ - شخص قانون پیشہ پر جسکو محنتانہ واسطے پیروی یا جوابدہی نالش کے بحساب فی صدی ملا ہو لازم ہے کہ نالش مین اخیر تک پیروی کرے اور جمیع فروعی درخواستین صیغہ اجراء ڈگری مین بلا لینے محنتانہ مزید کے کرے اور ڈگریدار کو یہہ اختیار نہین ہے کہ مدیون ڈگری پر دوسرا محنتانہ بابت ادن درخواستون کے جو صیغہ اجراء ڈگری مین دی گئی ہون عائد کرے اِلّا اُس صورت مین کہ یہہ ثابت ہوسکتا ہو کہ اُس شخص قانون پیشہ کی خدمات جو ابتداءً مقرر کیا گیا تھا حاصل نہین ہوسکتی تھین لہذا دوسرا شخص قانون پیشہ بضرورت مقرر کیا گیا -

محنتانہ ثانی خرچہ وصرف ضروری متصور نہوگا اگر بلا اُسکے صرف کے خدمات اُس شخص قانون پیشہ کی جو ابتداءً مقرر کیا گیا تھا حاصل ہوسکتی ہون

۴۶ - کسی فریق سے کوئی محنتانہ بابت اُسکے فریق مخالف کے مختار کے واجب الادا نہوگا -

دربارہ زبان

۶۷۔ اشخاص قانون پیشہ مجاز ہیں کہ دیوانی یا فوجداری کے مقدمات
مین کسی عدالت کے روبرو زبان انگریزی مین خواہ برضامندی عدالت و فریقین
کے یا بلا ایسی رضامندی کے اُس حالت مین گفتگو کرین جبکہ شخص انگریزی بولنے
والے نے انتظام مناسب (بشرطیکہ ضروری ہو) اس امر کا کرلیا ہو جو کچہ وہ کہیگا بزبان
عدالت ترجمہ ہو جائیگا۔

عام

۶۸۔ اگر کوئی شخص جسنے درخواست بہرتی ہونیکی بطور شخص قانون پیشہ کے
دی ہو کسی عہدہ سرکاری پر مامور ہو یا کوئی پیشہ یا کاروبار کرتا ہو تو عالی کورٹ
کو اختیار ہے کہ اُسکو بہرتی کرنے سے انکار کرے یا اوسکی درخواست پر ایسے احکام
صادر کرے جو مناسب سمجہے
کوئی شخص جو بطور شخص قانون پیشہ بہرتی کئے جانے کے بعد کسی عہدہ
سرکاری کو قبول کرے یا کوئی پیشہ یا کوئی اور کاروبار کرے تو وہ اُسکی اطلاع عالی
کورٹ کو دیگا جسکو اختیار ہے کہ شخص مذکور کو کار پیشہ کرنے سے معطل کرے یا ایسے احکام
صادر کرے جو مناسب سمجہے اگر شخص قانون پیشہ مذکور پلیڈر یا مختار ہو تو وہ اطلاع
بذریعہ جج اُس ضلع کے دیگا جس مین وہ علی العموم پیشہ کا کام کرتا ہے۔

۶۹۔ وکلا و پلیڈران و مختاران کو جائز نہین کہ رسوم عدالت یا روپیہ
یا کفالت نامے زر کی رقم کو واپس لین یا پہیر لین۔ اِلّا اُس صورت مین کہ اونکو وکالت نامہ
یا مختارنامہ سے بالتصریح انکو ایسا کرنیکا اختیار دیا گیا ہو۔

۷۰۔ اشخاص قانون پیشہ کو امتناع ہے کہ وہ کسی جائداد کو اپنے نام سے

خواہ دوسرے کے نام سے خرید کرین جو ایسی ڈگریات کے اجرا مین نیلام ہون جو ان بالشان مین صادر ہون کہ جنمین وہ بہ اعتبار اپنے پیشہ کے مقرر کئے گئے ہون ۔

جو شخص قانون پیشہ خلاف ورزی اس قاعدہ کا مرتکب ہوگا وہ ملزم بد اعمالی کا حسب مراد ایکٹ اشخاص قانون پیشہ کے قرار پاویگا اور اُسکی نسبت مطابق اُسکے عمل درآمد کیا جاویگا ۔ سرکلر آرڈر نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۶ع

ہائی کورٹ آف جوڈیکیچر ممالک مغربی و شمالی

صیغہ دیوانی ۔ سرکلر حکم نمبر ۴ سنہ ۱۸۹۸ع مورخہ ۷ جون سنہ ۱۸۹۸ع

حسب دفعہ ۲۰ ۔ ایکٹ ۶ سنہ ۱۸۷۱ع عدالت یہہ ہدایت کرتی ہے کہ سرکلر حکم نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۶ع مین دربارہ خریدکے جو کسی فریق سے یا بہ تخفیف اُسکے وکیل یا وکیل یا اٹرنی فریق ثانی کی نسبت کارروائیات صیغہ اپیل ہائیکورٹ کے واجب الادا ہے ترمیمات مندرجہ ذیل کیجاوین

اجلاس

آنریبل سر جان ایج صاحب نیٹ چیف جسٹس

ایضاً ڈبلیو ٹی اسٹریٹ صاحب	حکام
ایضاً ایچ بلرڈ ہرسٹ صاحب	
ایضاً ڈبلیو ٹی بریل صاحب	
ایضاً سید محمود صاحب	

ا ۔ جہان تک کہ قواعد ۳۵ و ۳۵ و ۳۶ سرکلر حکم نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۶ع کو کارروائیات صیغہ اپیل ہائی کورٹ سے تعلق ہے ضمن ہاے (۴) قواعد ۵۲ و ۵۳ و ۵۶ سے الفاظ اور مبلغ اسی ہزار روپیہ سے زاید ہو خارج کئے جاتے ہین اور کل ضمن ہاے

(ب) قواعد ۵۳ و ۵۴ و ۵۶ منسوخ کئے جاتے ہین - تابع ترمیمات مذکور کے قواعد مذکورہ نافذ رہینگے -

۲ - قاعدہ ۵۷ جہان تک کہ عالی کورٹ سے متعلق ہے اس تحریر کی رو سے منسوخ کیا جاتا ہے اور بجاے اوسکے قاعدہ ذیل نافذ ہوگا -

۵۷ - (الف) الفاظ تعداد زر یا مالیت دعوی موقوعہ قواعد ۵۳ و ۵۴ و ۵۶ سے مراد اوس لیت سے ہوگی جو درخواست یا یاد داشت اپیل مین مندرج ہو اور اوس مین مالیت مطابق نرخ بازار شے متنازعہ کے مندرج ہوگی اوس صورت مین کہ حسب دفعہ ۳ - ایکٹ ۷ ۱۸۷۰ع کے قواعد مرتب کئے جاوین مالیت نرخ بازار اراضی متنازعہ کی اون قسم کے مقدمات مین جنکا ذکر اوس دفعہ مین ہے مطابق قواعد مذکور کے محسوب ہوگی الا بعدم موجودگی قواعد مذکور اور پیدا ہونے کسی نزاع یا شبہ کے مالیت مذکور کی تجویز بذریعہ تحقیقات اوس طریق سے کی جاویگی جو داخل ۱۸۷۰ع دفعہ ۹ - ایکٹ رسوم عدالت ہے -

۳ - اس تحریر کی رو سے قاعدہ ۵۹ جہان تک کہ وہ متعلق عالی کورٹ کے ہے منسوخ کیا جاتا ہے اور بعوض اوسکے قاعدہ ذیل نافذ ہوگا -

۵۹ (الف) - باوجود احکام مندرجہ قواعد ۵۳ و ۵۴ و ۵۵ و ۵۶ و ۵۷ کے عدالت مربنا وجہہ موجہہ کے جو فورًا بعد صدور فیصلہ کے فریق مغلوب ظاہر کرے یا اوسکی جانب سے ظاہر کیجاوے اور تختانہ سے جو قواعد مذکور مین متعلق ہے کم تختانہ دلا سکتی ہے -

دستخط جے کلارک قایم رجسٹرار

ہائی کورٹ آف جوڈیکیچر ممالک مغربی و شمالی

سرکلر حکم نمبر ۳ ۱۸۸۴ع - مقام الہ آباد ۱۴ جون ۱۸۸۴ع

بعد قاعدہ ۳ (انگریزی) سرکلر حکم نمبر ۵ ۱۸۸۲ع عبارت ذیل اضافہ کیجاتی ہے
۳ (الف) - جائز ہے کہ ہائی کورٹ از روے رزولیوشن بتفقہ چیف جسٹس اور
حکام کے جو اوسوقت مقام صدر عدالت مین موجود ہون کسی وکیل کو جسنے ہائیکورٹ
مین ایک عرصہ تک جو دس سال سے کم نہو کار پیشہ کیا ہو فہرست ایڈوکیٹان عدالت
مین داخل کرے -

دستخط ایچ فریزر قائممقام رجسٹرار

سرکلر حکم صادرہ صاحبان بورڈ ممالک مغربی و شمالی

نمبر ۳ ۲۵ -

قواعد دربارہ لیاقت اور داخلہ اور مندرج فہرست کئے جانے اشخاص ریونیو ایجنٹ
کے جملہ عدالتہاے ممالک مغربی و شمالی ماتحت بورڈ مال مین بموجب دفعہ ۱۷
ضمن (الف) (ب) (ج) ایکٹ ۱۸ ۱۸۷۹ع -

۱ - ممالک مغربی و شمالی کے اندر کسی محکمہ مال مین کوئی شخص مجاز کام کرنے ریونیو ایجنٹ
کا نہوگا الا اس حال مین کہ وہ زمرہ ریونیو ایجنٹون مین داخل کیا گیا ہو اور نام اسکا
مندرج فہرست کر لیا گیا ہو اور بعد اسکے سوا بموجب احکام ایکٹ ۱۸ ۱۸۷۹ع (یا ایکٹ ۱۲
۱۸۶۷ع) اور قواعد ہذا کے حسب ضابطہ لیاقت انجام دہی کام ریونیو ایجنٹ کی رکھتا ہو
اور ہر وقت انجام دینے کام ریونیو ایجنٹ کے اس طور کی لیاقت موجود رکھتا ہو اور
اوسکا نام مندرج فہرست چلا آتا ہو -

۲ ـــ اسیدواران داخلہ زمرہ نفٹیو ایجنٹون کا امتحان ہر سال بماہ جنوری الہ آباد مین ہوگا اور تاریخ عطائے امتحان اور مقام امتحان کی اطلاع صاحب سکرٹری بورڈ امتحان کی طرف سے حسب ضابطہ بذریعہ گورنمنٹ گزٹ دیجایگی ـ

۳ ـــ ہر شخص جو کسی محکمہ مال ممالک مغربی و شمالی مین بر فنیو ایجنٹی کرنیکی منظوریکا خواستگار ہو اُسے لازم ہے کہ جو تاریخ واسطے امتحان کے جسکا ذکر بعد ازین قواعد ہذا مین کیا جائیگا مقرر ہو اُس سے اقل درجہ دو ماہ پیشتر اس ضلع کے صاحب کلکٹر یا ڈپٹی کمشنر کو جس مین کہ وہ سکونت رکھتا ہو ایک درخواست اُس امتحان مین داخل ہونیکی گذرانے اور اُس درخواست کے ساتھ ایک سارٹیفکٹ امور مفصلہ ذیل کا یعنی (الف) یہہ کہ سائل بیس برس سے زیادہ اور تیس برس سے کم عمر کا ہے اور (ب) یہہ کہ سائل کا چال چلن نیک ہے منسلک کرے ـ

اگر کلکٹر یا ڈپٹی کمشنر مذکورہ بالا بعد اُس تحقیقات کے جو اُسکی دانست مین ضروری ہو امور قابل اندراج سارٹیفکٹ کی صداقت پر اطمینان نہ رکھتا ہو تو اُس درخواست کو نامنظور کرے اگر عہدہ دار مذکور ان امور کی صداقت پر اطمینان رکھتا ہو تو سائل سے امتحان کی رسوم عـــه طلب کرے اور جب وہ ادا ہو جائے تو اُسکو بزمرہ اسیدواران داخل کرے اور ایک کتاب مین جو اسی غرض سے مرتب رہیگی اُسکا نام درج رجسٹر کرلے اور اُسکو اُس داخلہ کی نقل مصدقہ اُس رجسٹر سے انتخاب کر کے عطا کرے اور اُس داخلہ مین ایسے امور در باب عمر و صورت امیدوار مذکور کے درج ہونگے جنسے آیندہ اُسکی شناخت ہو سکے ـ

۴ ـــ تاریخ معینہ امتحان کی اشتہار کے صادر ہونے کے بعد جس قدر جلد ممکن ہو ہر ضلع کے کلکٹر یا ڈپٹی کمشنر کو جسکے پاس مدخواستین امتحان مذکور مین

داخل ہونیکی گذری ہون لازم ہوگا کہ ایک نقل رجسٹر امیدوارون کی جنکے نام امتحان کے واسطے اوس مین درج کئے گئے ہون معہ زر رسوم کے جو امیدواران درج شدہ سے وصول ہوا ہو سکرٹری بورڈ امتحان صاحب رجسٹرار ہائیکورٹ کی خدمت مین بہیجے ۔

۵ ۔ امتحان ریونیو ایجنٹون کا اُن ممتحنون کے روبرو اور اوس مقام مین اور اوس تاریخ پر ہوگا جو بورڈ امتحان واسطے امتحان کے مقرر کرین اور وہ امتحان مضامین مفصلہ ذیل اور زبان ہندوستانی اور فارسی خط مین ہوگا اور ان مسائل کی نسبت جو قسمت کمایون کے محکمہ جات مال مین کار ریونیو ایجنٹ کا کیا چاہین اُنکا امتحان ہندی خط مین ہوگا ۔

(۱) قوانین مال و لگان و آبکاری و سرکلرات بورڈ مال ۔

(۲) قوانین اسٹامپ ۔

(۳) قانون حد سماعت اور قانون شہادت ۔

(۴) مجموعہ ضابطہ دیوانی ۔

قسمت کمایون مین قواعد ضابطہ مروجہ محکمہ جات مالی کی واقفیت بہی مطلوب ہوگی ۔

۶ ۔ بورڈ امتحان کو اختیار ہوگا کہ امتحان کے مضامین مختلفہ ممتحنون کو جدا جدا حوالہ کرین ۔

۷ ۔ بورڈ امتحان کو اختیار ہوگا کہ اُنکا امتحان زبانی کی ہدایت کرین جو کہ ضروری متصور ہو ۔

۸ ۔ جب کہ ممتحنون کی کیفیات وصول ہوچکین تو بورڈ ممتحن کو لازم ہوگا کہ

نام اون اشخاص کے جنکو وہ لایق تجویز کرین بترتیب حروف تہجی مشتہر کرین اور ایسے اشخاص کے نام گورنمنٹ گزٹ مین مشتہر ہونگے۔

۹- ہر امیدوار کو جو امتحان مین کامیاب ہو ایک سند لیاقت بحکم بورڈ امتحان عطا کی جائیگی۔

۱۰- ہر شخص کو جو بموجب احکام ایکٹ ۱۸ ۱۸۷۹ع اور قواعد ہذا کے حسب ضابطہ لایق قرار دیا گیا ہو جائز ہے کہ ممالک مغربی و شمالی کے جس محکمہ مین عموماً اپنا پیشہ کیا چاہتا ہو اوسکی فہرست ریونیو ایجنٹون مین نام اپنا داخل کرانے کے لیے درخواست گذرانے اور جس محکمہ مین کہ ایسی درخواست کیجائے اوسی لازم ہوگا کہ کتاب مین جو اس غرض کے لئے مرتب رہیگی اوسکا نام اور اوسکی عمر اور اوسکے باپ کا نام اور اوسکی سکونت اور اوسکے داخل ہونیکی تاریخ درج کرے اور بعد ازین اس داخلہ کے مراتب کی اطلاع بورڈ مال کے حضور کرے۔

۱۱- ہر ریونیو ایجنٹ کو جو حسب مرقومہ بالا درج فہرست کیا گیا ہو ایک قطعہ کاغذ اسٹامپ پر جو کہ اوسی ریونیو ایجنٹ کو داخل کرنا ہوگا ایک سارٹیفکٹ بنمونہ مندرجہ حصہ سوم ضمیمہ ۱ ایکٹ ۱۸ ۱۸۷۹ع کے ملیگا اور وہ سارٹیفکٹ بدستخط سکرٹری بورڈ مال عطا کیا جائیگا اور ہر سارٹیفکٹ مذکور نسبتی تجدید بہ آخر سال تقویمی حسب مقررہ دفعہ ۸ ایکٹ مذکور عمل مین آئے بدستخط حاکم عدالت کے جسمین کہ ریونیو ایجنٹ اوسکا درج فہرست کیا گیا تہا دیا جائیگا اور ہر ایسی تجدید کی اطلاع عدالت مذکور فوراً صاحبان بورڈ مال ممالک مغربی و شمالی کو کریگی۔

۱۲- جو ریونیو ایجنٹ کہ حسب ضابطہ بموجب مرقومہ بالا بزمرہ ریونیو ایجنٹون کے داخل اور درج رجسٹر ہوئے ہون اونہین جائز ہے کہ بالتقیید شرایط مندرجہ سارٹیفکٹ اس باب مین کہ کس درجہ کے محکمجات مین وہ مجاز انجام دہی ریونیو

ایجنٹی مین کسی محکمہ مال مین حاضر ہوکر اپنا کام انجام دین مگر شرط یہہ ہے کہ وہ عدالت ہائے دیوانی کورٹ مین حاضر یا جواب و سوال یا پیروی مقدمہ کی کرنیکے مجاز نہونگے۔

۱۳۔ اگر کوئی شخص جو ایسا امتحان دے چکا ہو جس سے اُسے بزمرہ ریونیو ایجنٹون کے داخل اور درج فہرست ہونیکا استحقاق حاصل ہو تین برس تک داخل اور درج فہرست کیے جانیکی درخواست نہ کرے تو وہ بجز خاص حکم صاحبان بورڈ مال ممالک مغربی و شمالی کے داخل اور درج فہرست نہ کیا جائیگا۔

۱۴۔ کسی شخص کو جو بموجب دفعہ ۲۰ ایکٹ مذکور کے بزمرہ ریونیو ایجنٹان درج کتاب نکیا گیا ہو اِس امر کی اجازت عطا ہو سکتی ہے کہ کسی سرشتہ مال مین اپنے موکل کیطرف سے تمام معاملات یا کسی معاملہ مین کارروائی کرے۔ جائز ہے کہ ایسی منظوری اُس مختارنامہ پر ثبت کیجاوے جس مین مختار کے اختیار کی تصریح کی گئی ہو اور جسپر اسٹامپ حسب ضابطہ لگا ہو۔ بموجب اشتہار گورنمنٹ نمبری ۲۸۶ مورخہ ۱۸ اپریل سنہ ۱۸۸۰ع (ریونیو ڈپارٹمنٹ) صاحبان کلکٹر کو منصب عطاے اختیار ہذا کا حاصل ہے اور وے بدستور قائم رہینگے تاوقتیکہ منسوخ نہ کیے جائین۔

۱۵۔ رپورٹ جو کوئی عہدہ دار مالی کسی کورٹ مین بموجب دفعہ ۱۴ کے کسی وکیل کی بدچلنی (یعنی عمل خلاف پیشہ) کی نسبت کریگا وہ بوساطت صاحب کلکٹر ضلع و صاحب کمشنر قسمت جنکی ماتحت عہدہ دار مذکور ہو ارسال ہوگی۔

۱۶۔ چونکہ دفعہ ۱۴۴ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ع مین نسبت معنی الفاظ انہورائزڈ ایجنٹ جنکا ترجمہ انگریزی مین مختار مجاز کیا گیا ہے شک واقع ہوا ہے لہذا حکام بورڈ جملہ عہدہ داران مال کو یاد دلاتے ہین کہ دفعہ ۱۲ ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۹ع مین تعریف ان لوگون کی درج ہے جو کہ محکمہ جات مال مین بطور ریونیو ایجنٹ کے

کارروائی کرسکتے ہین یعنی وکلا و ریونیو ایجنٹ - مختار لوگ جنکی تعریف دفعہ ۶ مین کی گئی ہے محکمہ بابت مال مین کارروائی کرنے کے مجاز نہین ہین -

احکام
صاحبان بورڈ مال ممالک مغربی و شمالی

مقام الہ آباد مورخہ ۲۴ ار اگست سنہ ۱۸۸۹ء

فقرہ اوّل قاعدہ - ۳ - مین اون قواعد کے جو درباب لیاقت و داخلہ و مندرج رجسٹر ہونے ریونیو ایجنٹان کے عدالت ہاے ماتحت بورڈ ممالک مغربی و شمالی مین حسب دفعہ ۱۷ - ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۹ء (صفحہ ۲۷ - ۳۰۷ مدد ۳ سرکلرات موجودہ جلد اوّل) منضبط ہین - اضافہ ذیل کیا جاتا ہے -

(دستخط) سی جی کانل
قائم مقام سیکرٹری -

اضافہ

(ج) کہ سائل نے مڈل کلاس اینگلو ورنیکیولر یا ورنیکیولر امتحان پاس کرلیا ہے درصورت فرنگی یا کرانی امیدوار کے ایسا سارٹیفکٹ ہمرشتہ درخواست ہوگا جس سے ظاہر ہو کہ اوسنے امتحان مقررہ درجہ نمبر ۷ فرنگی اسکول پاس کرلیا ہے کوئی امیدوار جو ایسا سارٹیفکٹ پیش کرے جس سے ظاہر ہو کہ وہ کسی ہندوستانی یونیورسٹی کے انٹرنس کا امتحان پاس کرچکا ہے اوسکی نسبت واسطے اغراض قواعد ہذا یہ متصور ہوگا کہ اوسکو وہ لیاقت حاصل ہے جو اوسکو شریک امتحان ہونیکا استحقاق بخشتی ہے مگر شرط یہہ ہے کہ ایسی سائل کی نسبت شرائط بالا (الف) و (ب) کا ایفا ہو -

تنبیہ - شرط (ج) کا نفاذ دسمبر ۱۸۸۹ء کے امتحان تک ملتوی رہیگا مگر نمبر ۱ مذکور
امتحان مذکور اور سالہائے مابعد کے امتحانوں سے متعلق ہوگی۔

ضمیمہ نمبر ۲

ایکٹ مندرجہ ذیل مجوزہ جناب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل ۹ ۱۲ اکتوبر ۱۸۷۹ء
کو جناب معظم الیہم کی پیشگاہ سے منظور ہوا۔

ایکٹ نمبر ۱۸ ۱۸۷۹ء مرمہ حسب ایکٹ نمبر ۹ ۱۸۸۴ء

ایکٹ بغرض اجتماع اور ترمیم قوانین متعلقہ اشخاص قانون پیشہ۔

ہرگاہ قرین مصلحت ہے کہ قوانین متعلقہ اشخاص قانون پیشہ ممالک شرقی بنگالہ و ممالک مغربی و شمالی و ممالک پنجاب و اودہ و ممالک متوسط و آسام مجتمع و ترمیم کیے جائیں اور باقی قطعات برٹش انڈیا کی ہر لوکل گورنمنٹ کو اختیار دیا جائے کہ اس ایکٹ کے اوس قدر اجزا کو جو ایسی گورنمنٹ کو مناسب معلوم ہوں اپنے قلمرو زیر حکومت سے متعلق کیا کریں لہذا حسب ذیل حکم ہوتا ہے۔

باب اول اجراآت ابتدائی

دفعہ ۱۔ جائز ہے کہ یہہ ایکٹ بہ تسمیہ ایکٹ متعلقہ اشخاص قانون پیشہ مصدرہ ۱۸۷۹ء موسوم کیا جائے اور وہ یکم جنوری ۱۸۸۰ء کو نافذ پذیر ہوگا۔

یہہ دفعہ اور دفعہ ۲ کل برٹش انڈیا سے متعلق ہوگی باقی مضمون اس ایکٹ کا پہلے پہل صرف اون ممالک سے متعلق ہوگا جو زیر حکومت جناب نواب لفٹنٹ گورنران ممالک شرقی بنگالہ و ممالک مغربی و شمالی و پنجاب و صاحبان چیف کمشنر ممالک اودہ و ممالک متوسط و آسام کے ہیں مگر ہر دیگر لوکل گورنمنٹ کو اختیار رہیگا کہ وقتاً فوقتاً بذریعہ اشتہار مندرجہ گزٹ سرکاری کے اس ایکٹ کی باقی شرائط کو کلاً یا جزاً اون ممالک کے کل یا جزو سے متعلق کرے جو اوسکی زیر حکومت ہوں۔

شرح - تمہید یا قبل دفعہ ہذا سے مقصد اور وسعت لفظ ایکٹ ہذا کی بخوبی ظاہر ہوتی ہے اور جبکہ از روئے دفعہ ہذا کے دفعہ ہذا اور دفعہ ۲ - ایکٹ ہذا کل برٹش انڈیا سے متعلق قرار دیگئی ہین القیہ مضمون ایک ہذا صراحتاً اخاص مخصص برٹش انڈیا سے متعلق قرار دیا گیا مگر ہر لوکل گورنمنٹ کو جسکے علاقہ حکومت سے ایکٹ ہذا باستثنائے دفعہ ا و ۲ متعلق نہین ہے اختیار دیا گیا ہے کہ وقتاً فوقتاً حسب اقتضائے رائے اپنے بذریعہ اشتہار مندرجہ گزٹ سرکاری کے ایکٹ ہذا کے باقی احکام کو کلاً یا جزاً ان ممالک کے کل یا جزو سے متعلق کرے جو اوسکے زیر حکومت ہون -

دفعہ ۲ - تاریخ یکم جنوری ۱۸۸۰ع کو اور اوسکے بعد قوانین مندرجہ ضمیمہ اول منسلکہ ایکٹ ہذا اس حد تک منسوخ سمجھے جائینگے کہ جسکی صراحت اسمین کی گئی ہے -

تمام قواعد اور تقررات جو کسی ایکٹ منسوخ کردہ ایکٹ ہذا کی روسے عمل مین آئے ہون اور تاوانات اور شرح فیس جو اوسکی روسے مقرر ہوئی ہون اور جو اشخاص اوسکی روسے بھرتی کئے گئے یا جنکے نام فہرست مین درج ہوئے ہون یا سارٹیفکٹ جاری ہوئے ہون یا جو منظوری اوسکی روسے ہوئی ہو یا احکام صادر ہوئے ہون وہ ایسے سمجھے جائینگے کہ گویا اسی ایکٹ کے مطابق عمل مین آئے اور مقرر اور بھرتی اور فہرست مین داخل کئے گئے اور جاری اور منظور اور صادر ہوئے تھے -

جہان کہین حوالہ کسی ایکٹ کا جو اس ایکٹ کی روسے منسوخ ہوا ہے کسی اور ایکٹ یا قانون یا اشتہار مین کیا جاوے جو جاری یا نافذ یا مشتہر ہوا ہو وہ ایسا سمجھا جائیگا کہ گویا اسی ایکٹ کی مناسب شرطون پر حوالہ کیا گیا ہے -

دفعہ ۳ - اس ایکٹ مین اگر مضمون یا صدر و ذیل کی عبارت اسکے نقیض نہو تو لفظ جج سے وہ عہدہ دار مراد ہے جو عدالت دیوانی اور فوجداری بیلین [illegible] کرتا ہو عام اس سے کہ وہ کسی لقب سے مشہور ہے -

عدالت ماتحت سے ہر ایک عدالت مراد ہے جو عدالت العالیہ ہائی کورٹ کے ماتحت ہو اور اوسمین عدالتہائے سمال کاز خفیفہ جو مطابق ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۵۰ع یا ایکٹ ۱۱ سنہ ۱۸۶۵ع مقرر ہوئے ہین شامل ہین۔

لفظ اشتہار مال مین وہ عام عدالتین شامل ہین باستثنائے عدالت دیوانی جو کسی ایکٹ مجریہ وقت کے بموجب ایسے مقدمات کی تحقیقات اور تجویز کرتی ہین جو زمینداران اور اونکی اثنا سیون یا کارندون سے تعلق رکھتے ہین۔

لفظ شخص قانون پیشہ مین اڈوکیٹ اور وکیل اور اٹرنی ہر ہائی کورٹ کا اور وکیل اور مختار اور ریونیو ایجنٹ داخل ہین۔

شرح۔ لفظ پلیڈر کی تعریف مندرجہ مجموعہ ضابطہ دیوانی اور فوجداری جو کتاب آئینہ وکالت صفحہ ۲ مین ہے قابل ملاحظہ ہے۔

باب ۲

بابت اڈوکیٹ اور وکیل اور اٹرنی کے

دفعہ ۴ ـ ہر شخص جسکا نام بالفعل کسی عدالت عالی کورٹ کی فہرست مین بمطابق اوس فرمان شاہی کے جسکی روسے وہ عدالت موضوع ہوئی تھی بلقب اڈوکیٹ یا وکیل کے یا جسکا نام حسب مراد دفعہ ۴۱ ـ ایکٹ ہذا مندرج ہو یا آیندہ درج کیا جاوے مستحق ہوگا کہ اون تمام عدالتون مین جو اوس عدالت کی ماتحت ہون جسکی فہرست مین اوسکا نام چڑہا ہو اور بہی اون تمام سررشتہ ہاے مال مین جو عدالت مذکور کے علاقہ حکومت یا صیغہ اپیل کی حدود ارضی کے اندر واقع ہون باتباع قواعد نافذ الوقت متعلقہ اوس زبان کے جسمین وکلا یا ریونیو ایجنٹون کو ایسی عدالت یا سررشتہ مین گفتگو کرنیکا حکم ہے اپنا پیشہ اختیار کرے اور ہر شخص جسکا نام اوس طور سے چڑہا ہو اور جو بالعموم اوس عدالت مین اپنا پیشہ کرتا ہو جسکی فہرست مین اوسکا نام درج ہو یا اوسکے ماتحت کی کسی عدالت مین پیشہ کرتا ہو مستحق ہوگا کہ باوصف کسی مضمون مندرجہ دفعہ ہذا کے باعتبار اوس حیثیت کے سواے اوس عالی کورٹ کے جسکی فہرست مین اوسکا نام مندرج نہو باجازت کورٹ موصوفہ اور نیز کسی سررشتہ مال مین اپنا پیشہ اختیار کرے ـ

مگر شرط یہہ ہے کہ ایسا کوئی وکیل اس دفعہ کی روسے مجاز نہوگا کہ کسی ہائی کورٹ یا ڈویژن کورٹ یا ایسی عالی کورٹ کے حاکم کے روبرو جو بابت پریزیڈنسی مین سررشتہ ابتدائی کے اختیارات عمل مین لاتی ہو اپنا پیشہ اختیار کرے ـ

شرح ـ بموجب دفعہ ۳۶ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ع کے تقرر وکیل کا بذریعہ تحریر کے ہوگا اور تقرر کی وہ تحریر عدالت مین داخل کیجائیگی اور جب وہ اس طرح داخل ہوجاوے تا وقتیکہ وہ بذریعہ کسی تحریر دستخطی موکل مدخلہ عدالت کے عدالت کی اجازت سے

سے منسوخ نہ کی جائے یا تا وقتیکہ وکیل یا موکل فوت نہو یا مقدمہ کی تمام کارروائیات
جہان تک کہ اوس موکل سے علاقہ رکھتی ہون اختتام کو نہ پہونچین نافذ سمجھی جائینگی مگر
کسی عالی کورٹ کے ایڈوکیٹ کے لیے بموجب فرمان شاہی مقرر ہوئی ہو ضرور نہین ہے
کہ کسی طرح کا نوشتہ متضمن اپنے اختیار پیروی مقدمہ یا عمل کرنے کے عدالت
مین داخل کرے - ایڈوکیٹ یا وکیل یا اٹرنی کا نام عالی کورٹ کے رجسٹر مین اوسوقت
درج ہوگا جب رسوم معینہ یعنی بالشرح ۵۰۰ ایڈوکیٹ یا وکیل کے لئے اور ۲۵۰ اٹرنی کے
لئے ادا ہوجاوے (ملاحظہ کرو ایکٹ ۱۸۷۹ء ضمیمہ ۱ مد ۲ و اشتہار نمبری ۱۴۷۹
۱۸۸۰ء - نسبت امتناع افشاء اون امور کے جنکا علم یا جنکی اطلاع وکیل کو در
اثنائے اور بغرض اوسکی ماموری کے بحیثیت قانون پیشہ ہونیکے موکل سے ہوئی ہو اور
نیز نسبت امتناع افشاء دیگر امور کے دیکھو دفعات ۱۲۶ لغایت ۱۲۹ ایکٹ شہادت
ہند نمبر ۱ ۱۸۷۲ء - پیروکار جانب سرکار کو اختیار پیروی اور سوال و جواب کرنے
کا بلا پیش کرنے کسی حکم تحریری کے ہوگا (دیکھو دفعہ ۴۹۳ ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء - نیز
دیکھو تشریح زیر دفعہ منظوری وکالت نامہ منجانب کسی وکیل عالی کورٹ کے ہمیشہ
بلا شرط ہونا چاہیئے دیکھو مقدمہ گوپی ناتھ ملک ویکلی رپورٹر جلد ۱۴ صفحہ ۷ -

یہہ امر قابل بحث ہے کہ آیا وکیل عالی کورٹ واقع بلاد پریسیڈنسی کو استحقاق
وکالت کرنے عدالت مطالبہ جات خفیفہ واقع بلاد پریسیڈنسی مین حاصل ہے یا نہین
اور اس معاملہ مین نظائر مختلف ہین - بمقدمہ تلسی داس سیل مطبوعہ انڈین جورسٹ
سلسلہ جدید جلد ۲ صفحہ ۱۳۳ و ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۲۲۸ یہہ قرار پایا کہ وکیل
عالی کورٹ کلکتہ بحیثیت وکیل کے عدالت مطالبہ جات خفیفہ کلکتہ مین اپنا پیشہ کرنیکا
مستحق ہے مگر بمقدمہ وکلاء عالی کورٹ بمبئی مطبوعہ انڈین لاریورٹ سلسلہ بمبئی
جلد ۸ صفحہ ۱۰۵ یہہ تجویز ہوئی کہ سواے بیرسٹران اور اٹرنیان کے اور کسیکو عدالت

سطالبہ جات خفیفہ مین قانوناً استحقاق وکالت کرنیکا نہین ہے اور ایسا استحقاق از روے دفعہ ۲ و ۶۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ع خواہ از روے دفعہ ۳۸ و ۴۹ ایکٹ سطالبہ خفیفہ بلاد پریسیڈنسی نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۸۲ع کے وکلا عدالت عالی کورٹ بمبی کو حاصل نہین ہے اور مقدمہ ستاشنی ہوشن بہادری سطبوعہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۰ صفحہ ۸۲ مین یہہ تجویز ہوئی کہ جس شخص کو سارٹیفکٹ بموجب دفعہ ۱۲ - ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۶۵ع حاصل ہوا اوسکو از روے سارٹیفکٹ مذکور یہہ استحقاق نہین ہے کہ عدالت سطالبہ جات خفیفہ کلکتہ مین وکالت کرے -

دفعہ ۵ - ہر شخص جسکا نام بالفعل کسی عدالت عالی کورٹ کی فہرست مین بلقب اٹرنی درج ہے یا آیندہ درج ہو مستحق ہوگا کہ تمام عدالتون مین اپنا پیشہ اختیار کرے جو ایسی عالی کورٹ کے ماتحت ہون اور نیز اون تمام سررشتہ جات مال مین جو عالی کورٹ مذکور کے علاقہ حکومت صیغہ اپیل کی حدود ارضی کے اندر واقع ہون اور ایسا ہر شخص جسکا نام درج ہوا اور جو بالعموم اوس عدالت مین پیشہ کرتا ہو جسکی فہرست مین اوسکا نام چڑہا ہو یا کسی اور عدالت مین پیشہ کرتا ہو جو اوسکی ماتحت ہو وہ باوصف کسی مضمون مندرجہ دفعہ ہذا کے مستحق ہوگا کہ باعتبار اوس حیثیت کے برٹش انڈیا کی ہر عدالت مین باستثناے اوس عالی کورٹ مقررہ فرمان شاہی کے جسکی فہرست مین اوسکا نام نہ چڑھا ہو اور ہر سررشتہ مال مین اپنا پیشہ اختیار کرے -

عالی کورٹ اوس حصہ ملک کی جسمین کوئی اٹرنی دفعہ ہذا کے بموجب اپنا پیشہ اختیار کرے مجاز ہے کہ وقتاً فوقتاً اس باب مین قواعد مرتب کرے کہ ایسے اٹرنی مصروف پیشہ سے کیا کیا مناصب اور اختیارات متعلق ہونگے اور اوسکے ذمہ کون کون خدمت رہیگی -

شرح سیلکیٹ کمیٹی نے اپنی رپورٹ مین نسبت دفعات ۴ و ۵ ایکٹ ہذا کے اسطور پر اپنی راے لکھی ہے

دفعات ۴۵ و ۴۶ - ایکٹ ۲۰ ۱۸۶۵ء کی نسبت اس بنا پر اعتراض کیا گیا ہے کہ اونکی روسے ایڈوکیٹ یا وکیل یا اٹرنی ہائی کورٹ کو جسکی وکالت اپنی خاص ممالک مین نہین چلتی ہے یا تاریکی مین ہے مگر اوسکا نام فہرست سے خارج نہین کیا گیا ہے قابل اسکے ہے کہ دوسرے ممالک مین جاکر وہانکی عدالت ہاے ماتحت مین بلا تبعیت کسی اختیار کے وکالت کرا اور اس بات کے وضع کرنیکے لیے ہمنے دفعات ۴ و ۵ مسودہ ہذا مین ایڈوکیٹ یا وکیل یا اٹرنی کسی ہائی کورٹ کو کسی دوسرے ممالک مین بغرض وکالت مستحق ہونیکے لئی یہہ شرط لگادی ہے کہ نامبردہ معمولی طور پر اپنی ہی خاص ممالک مین کام پیشہ کا کرتا ہو اور اسکا نتیجہ یہہ ہوگا کہ وہ ایڈوکیٹ یا وکلا یا اٹرنیان جو بعض اوقات کسی گرد نواح کے ممالک مین کس مقدمہ مین مقرر کئے جائین تو وہ اون ممالک مین بتبدل حال کے وکالت کر سکینگے لیکن اگر کوئی ایڈوکیٹ وکیل یا اٹرنی یہہ چاہے کہ کسی دوسرے ممالک مین جاکر مستقل طور پر وہان کام اپنی پیشہ کا کرے تو اوسپر فرض ہے کہ اپنے آپ کو دیگر ممالک مذکورہ مین درج فہرست کرائے نسبت قواعد متعلق اٹرنیان دیکھو ضمیمہ نمبر اسرکلر حکم نمبر ۵ ۱۸۶۷ء -

اگر اٹرنی اپنی موکل کے کام مین تغافل کرے تو نامبردہ بابتہ اپنی فعل غفلت کے ذمہ دار ہے - دیکھو علی نقی خان بنام این لی مطبوعہ رپورٹ ہا سید صاحب جلد ۱ صفحہ ۱۳۴ -

جبکہ ایک ڈگری مین شرایط ایسے تصفیہ کے درج تہین جو عام اجلاس عدالت مین بحضور فریقین بحضور ضامن کی کونسل جنکو حسب ضابطہ ہدایت کی گئی تہی ہوا تہا تو تجویز ہوئی کہ ڈگری مذکور بابین فریقین مقدمہ قابل پابندی تہی اگرچہ اٹرنی مدعا علیہ کو اپنی موکل کیطرف سے ایسی ڈگری کی نسبت رضامندی ظاہر کرنیکا اختیار نہ تہا یا خفی کہ اوسکو صریح طور پر تصفیہ کرنیکی ہدایت ہوئی ہو بشرطیکہ فریق ثانی کو ایسے عدم اختیار کا علم نہوا اور نیز یہہ تجویز ہوئی کہ ڈگری مذکور بابین اٹرنی اور اوسکے موکل کے قابل پابندی ہے بشرطیکہ

اوسمین تصفیہ صحیح اور مناسب ہو اور خلاف صریح ہدایات موکل کے نکیا گیا ہو۔ دیکھو مقدمہ جگناتھ داس گوبردھن داس بنام رام داس گوبردھن داس ریورٹ عالی کورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۹۶۔

اٹرنی دسالیسٹر کو دستاویزات موکل پر حق کفالت بابتہ خرچہ مقدمہ کی حاصل ہے۔ دیکھو مقدمہ بامی کیسر بائی بنام نارنجی والجی مطبوعہ انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۳۵۳۔

جبکہ کوئی اٹرنی کسی فریق مقدمہ کے لئے کام کرے اور بعدہ اپنا تعلق مقدمہ سے قطع کرلے تو نامبردہ فریق مخالف کیلئے اوسی مقدمہ مین کام نہین کرسکتا اور بہ طبق گذرنے درخواست جانب موکل کے عدالت اٹرنی مذکور کو ایسا عمل کرنے سے باز رکھیگی۔ دیکھو رام لعل اگروالہ بنام منیا بی بی انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۹۶۔

نیز دیکھو مقدمہ فضیلن بی بی بنام عمدہ بی بی مطبوعہ بنگال لا رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۲۶ زیر دفعہ ۱۸ ایکٹ ہذا۔

باب سوم

درباب وکیل اور مختار کے

دفعہ ۱۶ - حکام عالی کورٹ مجاز ہونگے کہ وقتاً فوقتاً قواعد جو اس ایکٹ کے نقیض نہون نسبت امور مفصلہ ذیل کے مرتب کرین یعنی (الف) بابت لیاقت اور طریقہ پذیرائی کرنے اور عطائے سارٹیفکٹ کے بنام اشخاص مناسب واسطے انجام دہی کار وکالت عدالت ہائے ماتحت وسشتہ ہائے مال اندر حدود اراضی اپنے علاقہ اختیار صیغہ اپیل کے اور اگر وہ عدالت ایسی عالی کورٹ ہو جو مطابق فرمان شاہی کے موضوع نہوئی ہو تو ایسی عدالت کے لئے بھی قواعد مرتب کرین۔

(ب) بابت لیاقت اور طریقہ بھرتی کرنے اور عطاے سارٹیفکٹ کے بنام
اشخاص مناسب واسطے انجام دہی کار مختاری متعلقہ عدالت ہاے ماتحت کے
اور اگر وہ عدالت ایسی ہائی کورٹ ہو جو فرمان شاہی کے مطابق مقرر ہوئی ہو تو
ایسی عدالت کے لیئے بھی قواعد مرتب کرین -

(ج) بابت شرح فیس کے جو ایسے اشخاص کے امتحان اور بھرتی ہونیکے وقت
لی جاینگے اور -

(د) بابت معطلی اور موقوفی ایسے وکلا اور مختاران کے -

ایسے قواعد موقع کے گزٹ سرکاری مین مشتہر کئے جاینگے اور مشتہر ہونیکے بعد حکم قانون
کا رکھینگے مگر شرط یہہ ہے کہ اگر قواعد ایسے ہائی کورٹ کی معرفت مرتب کئے جائین جو
بموجب فرمان شاہی مقرر ہوے ہون تو اون قواعد کا پہلے سے لوکل گورنمنٹ
کے حضور سے منظور ہوجانا ضرور بات سے ہے -

شرح نسبت اون قواعد کے جو عدالت العالیہ ہائی کورٹ ممالک مغربی و شمالی نے
حسب دفعہ ہذا صادر کئے ہین وہ ضمیمہ امین درج ہین (دیکھو سرکلر حکم ۱۸۶۸ع مصدرہ
عدالت العالیہ ہائی کورٹ ممالک مغربی و شمالی)

دفعہ ۷ - جب دفعہ ۶ کے بموجب کوئی اشخاص بطور وکیل یا مختار کے بھرتی کیا جاے
تو عدالت ہائی کورٹ قطعہ سارٹیفکٹ بہ ثبت دستخط اوس عہدہ دار کے جسکو
ہائی کورٹ وقتاً فوقتاً اس کام پر مقرر کرے شخص مذکور کے نام صادر کرا اونکی
اوسمین اوسکو اجازت دی جائیگی کہ سال رواں کے آخر تک عدالتون مین اپنا
پیشہ اختیار کرے اور اگر اوسکا پیشہ وکالت ہو تو اون مالی سرشتون مین
وکالت کرے جو اوسمین مفصل مذکور ہون -

میعاد مذکور کے اختتام پر دارندہ سارٹیفکٹ مستحق ہوگا کہ اگر وہ اپنا پیشہ قایم

رکہنا چاہئے تو بمطابقی اون قواعد کے جو اس ایکٹ کے نقیض نہون اور عدالت عالی کورٹ سے اس باب مین وقتاً فوقتاً صادر ہون معرفت جج اوس عدالت ضلع کے جسکے علاقہ حکومت کی حدود ارضی کے اندر وہ بالعموم اوسوقت اپنا پیشہ کرتا ہو یا بمعرفت کسی اور عہدہ دار کے جو وقتاً فوقتاً اس کام کے لئے عدالت عالیہ کورٹ سے مقرر کیا جائے اپنے سارٹیفکٹ کی تجدید کرائے۔

بروقت تجدید ہر سارٹیفکٹ کے وہ سارٹیفکٹ جو اوسوقت وکیل یا مختار کے قبضہ مین ہو منسوخ کیا جائیگا اور صاحب جج یا دوسرا عہدہ دار اوسکو رکہ لیگا۔

ہر سارٹیفکٹ تجدید یافتہ پر ایسے جج یا اور عہدہ دار کے دستخط ثبت ہونگے اور وہ سال روان کے آخر تک اثر پذیر ہوگا۔

ہر جج یا اور عہدہ دار جو سارٹیفکٹ کی تجدید کرے ایسی تجدید کی اطلاع عدالت عالی کورٹ مین بہیجیگا۔

شرح نسبت قواعد حسب دفعہ ہذا دیکہو سرکلر حکم نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۰ع صادرہ عدالت عالیہ ہائیکورٹ ممالک مغربی و شمالی

دفعہ ۸ - ہر وکیل دارندہ ایسے سارٹیفکٹ کا جو دفعہ ۷ کے بموجب دیا گیا ہو مجاز ہوگا کہ کسی عدالت یا سررشتہ مال متذکرہ سارٹیفکٹ مین جو اوس عدالت عالی کورٹ کے علاقہ اپیل کی حدود ارضی کے اندر واقع ہو جسنے وکیل مذکور کو بھرتی کیا ہو داخل فہرست کئے جانیکی درخواست کرے اور حاکم عدالت یا اور عہدہ دار مذکور بمطابقی اون قواعد کے جو اس ایکٹ کے نقیض نہون اور وقتاً فوقتاً عدالت عالی کورٹ یا حاکم اعلی نگرانی صیغہ مال کی تجویز سے صادر ہون اوسکو درج فہرست کریگا اور داخل فہرست ہو جانے کے بعد وہ مجاز ہوگا کہ عدالت یا سررشتہ مذکور مین اور اونکے ماتحت کے کسی عدالت یا سررشتہ مال مین حاضر ہو کر سوال جواب و عمل کرے۔

شرح نصبت قواعد حسب دفعہ ہذا دیکھو سرکلر حکم نمبر ۵ سنہ ۱۸۸۱ع مصدرہ عدالت العالیہ ہائی کورٹ ممالک مغربی و شمالی

دفعہ ہذا مین لفظ عمل کرنے سے یہہ مراد ہے کہ کچھہ فعل بطور کارندہ اصل فریق کے کیے اور وہ فعل عدالت سے بطور فعل اصل فریق مذکور تصور کیا جائیگا (دیکھو بمعاملہ درخواست غضنفر علی مطبوعہ ویکلی رپورٹر فوجداری جلد ۱۹ صفحہ ۸)

وہ وکیل جسکو مدعی نے ایک ایسی نالش مین مقرر کیا ہے جسمین ڈگری بحق مدعی صادر ہوئی ہے مجاز ہے کہ بلا پیش کرنے وکالت نامہ جدید بجانب اپنے موکل الیہ دعوی کے جواب مین جو بموجب جز (ا) اول دفعہ ۲۴۶ مجموعہ ضابطہ دیوانی سابق مطابق ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ع مداعلیہ مقرر وقت بعلت اجرائے ڈگری کے بابت وکالت کرے ۔ دیکھو گوپال جیا چند بنام ہرگوبند خوشحال رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی جلد ۵ صیغہ اپیل دیوانی صفحہ ۳ معہ درخواست تجویز جدید روبرو عدالت مطالبہ جات خفیفہ کی تائید اور پیروی کے لئے اوس وکیل کو جو نالش ابتدائی مین مقرر ہوا ہو وکالت نامہ جدید داخل کرنا ضروری نہین ہے

دیکھو سٹوجیرن گھوسال بنام سروپ چندر داس ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۴۶۵ ۔

یہہ امر بحث طلب ہے کہ وکیل کے تسلیم کی پابندی کس حد تک موکل پر قابل پابندی ہے اور اسمین مختلف اظہار ہوئے ہین بمقدمہ سرکلی بنام چتر کنور مطبوعہ رپورٹ ہائی کورٹ ممالک مغربی و شمالی جلد ۵ صفحہ ۲ یہہ قرار پایا کہ جبکہ وکیل دوران پیروی مقدمہ مین بجانب اپنے موکل کے کوئی امر تسلیم کرے تو موکل پر ایسے تسلیم کی پابندی لازم ہے اور بمقدمہ نراین رائے بنام سری ناتھہ متر مطبوعہ ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۵۸۴ یہہ قرار پایا کہ موکل اپنے حسب ضابطہ مقرر کردہ وکیل کے تسلیم کا پابند ہے جبکہ تسلیم کسی ایسے امر واقع کی ہو کہ اگر تسلیم مذکور نہ کیا جاتا تو فریق مخالف کو امر واقع مذکور کے ثابت کرنیکا موقع ملتا مگر بمقدمہ ملکہ معظمہ بنام کاظم منڈل مطبوعہ ویکلی

رپورٹر جلد ۱۷ صفحہ ۹۴ یہہ تجویز ہوئی کہ کسی مقدمہ فوجداری مین موکل اپنے وکیل کی تسلیم کا پابند نہین ہے اور بمقدمہ محمود النور بنام گوری بیجناتھ پرشاد مطبوعہ انڈین لا رپورٹ سلسلہ جدید جلد ا صفحہ ۳۶۵ تجویز ہوئی کہ عدالتہاے مفصل مین وکیل نسبت امور قانونی کے منجانب اپنے موکل کے تسلیم نہین کرسکتا اگرچہ نسبت امور واقعاتی کے تسلیم کرسکتا ہے اور نیز دیکھو مقدمہ عبد الغنی بنام گورمنٹی دبیا مطبوعہ بنگالہ رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۵ کرمنل) - بمقدمہ رام کانت چودہری بنام بندابن چندر داس مطبوعہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۶ صفحہ ۲۴۶ یہہ تجویز ہوئی کہ جبکہ وکیل بوجہہ غلط فہمی قانون کے اپنی ہدایات سے تجاوز کرکے خلاف ہدایات مذکور عمل کرے تو اوسکی غلط فہمی کا اوسکے موکل کو پابند نہین کرسکتی اور ایسے ہی اصول پر بمقدمہ ونکٹا اصفا بنام بچاؤ اچھی آما مطبوعہ رپورٹ ہائیکورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۱۲۷ یہہ تجویز ہوئی کہ عدالتہا کو قبل عمل کرنے ایسی بیانات وکیل پر جو اوس خاص مقدمہ مین جسمین وکیل مقرر ہوا ہے) معمولی ضبط اختیار وکیل سے باہر ہون نہایت احتیاط عمل مین لانا چاہیئے -

بلحاظ الفاظ چند بیانات وکیل مدعیان کے جب سے عدالت اپیل ماتحت نے یہہ نتیجہ نکالا تہا کہ مدعیان کو علم فریب ضرور اوس تاریخ سے ہوا اونہون نے ظاہر کی پہلے ہوگیا ہوگا یہہ تجویز ہوئی کہ اقبالات زبانی پر جو منجانب وکیل ایک فریق مقدمہ کے ہوئے ہون احتیاط سے لحاظ کرنا چاہیے اور اون کل اقبالات پر لحاظ کرنا چاہیے اور تامتنا سب حصہ اونپر نہین کرنا چاہیئے - دیکھو تہا سنگہ بنام جودہا سنگہ انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۴۰۶ -

جبکہ ایک نالش دلاپانے دخل مین مدعا علیہم کے وکیل نے روبرو منصف کے بیان کیا کہ اگر نقشہ سہابک (جو اوس عدالت مین موجود نہ تہا) سے یہہ ظاہر ہو کہ اراضیات

متنازعہ کے پیمایش بطور حکم بتعلقہ مدعی کے ہوئی تھی تو وکیل مذکور کا موکل اپنے دعوے سے دست بردار ہوجاوے تجویز ہوئی کہ یہہ بیان ایسا نہین تھا جسکا کرنا اندر حیطہ اختیار وکیل کے ہو اور بدین وجہہ موکل پابند بیان مذکور کا نہ تھا۔ دیکھو هندر کنوار دیو بنام صداقت محمد خان ویکلی رپورٹر جلد ۱۸ صفحہ ۴۳۲۔

بمقدمہ راجندر نراین رائے بنام بجی گوبند سنگہ مطبوعہ اپیل ہائی ہند مولفہ مور صاحب جلد ۲ صفحہ ۲۵۳ یہہ تجویز ہوئی کہ اگر وکیل کوئی ایسا امر تسلیم کرے جسکا اوسکو اختیار دیا گیا ہو تو ایسی تسلیم موکل پر قابل پابندی ہے گو موکل مذکور بوقت تسلیم کئے جانے کے عدالت مین موجود نہو۔

بمقدمہ واسی بنام اپیتمبر پنڈا مطبوعہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۳۳۲ یہہ تجویز ہوئی کہ صاف وصریح تسلیم ذمہ داری منجانب وکیل مدعا علیہ کے جسکے اختیار کی نسبت اعتراض نہین کیا گیا تھا بالغرض صدور ڈگری بحق مدعی کافی تھا۔ بمقدمہ کالکا نند بہٹا چارجی بنام گرجا بالا دیبیا مطبوعہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۰ صفحہ ۳۲۲ تجویز ہوئی کہ مدعا علیہ کے وکیل کی تسلیم عدالت مین قانونی شہادت وصولیابی روپیہ کے ہے۔

بمقدمہ پیر بہم سکہہ بنام بیر تہی رام مطبوعہ رپورٹ عالی کورٹ آگرہ جلد ۲ صفحہ ۲۲۲ یہہ تجویز ہوئی کہ بصورت نہونے کسی صریح شرط اندر وکالت نامہ کے وکیل کو یہہ اختیار نہین ہے کہ کوئی ایسا تصفیہ مقدمہ کا کرے جو موکل پر قابل پابندی ہو اور اسی اصول پر بمقدمہ سردار بیگم بنام عزت النسا مطبوعہ رپورٹ عالی کورٹ ممالک مغربی وشمالی جلد ۲ صفحہ ۱۴۹ یہہ تجویز ہوئی کہ جب تک وکلا کو خاص اختیار نہ دیا جاوے تب تک ناہید کو اون مقدمات مین جنکی وے پیروی کرین تصفیہ کرنیکا اختیار نہین ہے۔

بمقدمہ ابو القادر بنام اندہو سیٹ مطبوعہ رپورٹ عالی کورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۴۲۳ یہہ تجویز ہوئی کہ رضامندی وکیل ایک فریق کی نسبت اس امر کے کہ ڈگری قابل اجرا نہین

کسی دوسری جائداد پر سوائے اوس جائداد کے ہو جسمین فریقین مقدمہ کو کوئی حق حاصل ہے ایک ایسی رضامندی ہے جو مقدمہ کے احاطے سے باہر ہے اور بدین وجہ رضامندی مذکور نہ فریق مذکور پر قابل پابندی ہو سکتی ہے اور نہ اوسپر عدالت عمل کر سکتی ہے۔

بمقدمہ حکیم النسا بنام بلدیو مطبوعہ رپورٹ ہائی کورٹ اگرہ جلد ۳ صفحہ ۹۰۳ جبکہ وکیل کو جسکو صرف معمولی طور پر اختیار جوابدہی دیا گیا تہا یہہ کہا کہ اگر مدعی بحلف بیان کرے کہ مدعا علیہ مالک جائداد متنازعہ کا نہین ہے تو مدعا علیہ جوابدہی سے دست بردار ہو جائیگا تو تجویز ہوئی کہ وکیل مذکور نے اپنے اختیار سے تجاوز کیا اور اوسکا موکل اوسکے فعل کا پابند نہ تہا۔

بمقدمہ گوردہن پرشاد داس بنام سکہہ دیو رام دیو مطبوعہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۹۲۷ یہہ تجویز ہوئی کہ بلا اختیار صریح یہہ امر اندر فرائض معمولی وکیل کے داخل نہین ہے کہ کوئی جزو اپنے موکل کے دعوی کا ترک کر دے اور موکل مذکور ایسی دست برداری کا پابند نہین اور ایسی اصول پر بمقدمہ عبد السبحان چودہری بنام شب کسٹوڈاس مطبوعہ بنگال لا رپورٹ جلد ضمیمہ صفحہ ۱۵ یہہ تجویز ہوئی کہ وکیل کو از روئے معمولی وکالت نامہ کے یہہ اختیار نہین ہے کہ اوس دعوی کا جو ڈگری ہو چکا ہے کوئی جزو ترک کر دے اور ایسا ترک کرنا موکل پر قابل پابندی نہوگا۔

بمقدمہ رام کمار راے بنام صاحب کلکٹر بیربہوم مطبوعہ ویکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۸۰ یہہ تجویز ہوئی کہ ایک وکالت نامہ اقراری مدعی جو عام الفاظ مین لکہا گیا ہے بادی النظر مین وکیل کو منجانب مدعی درخواست دست برداری مقدمہ دینے کے لئے مجاز کرنیکو کافی ہے اور بصورت عدم موجودگی کسی ایسے امر کے جس سے ظاہر ہوتا ہو کہ وکیل مذکور نے خلاف اپنی ہدایات کے عمل کیا یا اور طور پر نامبردہ درخواست دینے مین مرتکب بدمعاملگی کا ہوا موکل اپنے وکیل کے فعل کا پابند ہے۔

مقدمہ نونتر بنام جعفر حسین مطبوعہ رپورٹ ہائیکورٹ ممالک مغربی و شمالی جلد ۲ صفحہ ۱۹۵ یہہ تجویز ہوئی کہ وکیل کو از روے معمولی تقرر کے کوئی اختیار ڈگری کو منتقل کرنیکا نہین ہے پس اکثر نظائیر مذکورہ بالا سے واضح ہے کہ وکیل کو جب تک بالفاظ صاف وصریح مندرجہ وکالت نامہ اختیار نہ دیا جائے تب تک وکیل موصوف کوئی کام یا بیان یا اقبال یا تسلیم جو اوسکے معمولی فرائض سے باہر ہو منجانب اپنے موکل کے نہین کر سکتا ہے اور اگر کرے تو موکل پر پابندی وکیل موصوف کے ایسے بیان یا فعل یا اقبال یا تسلیم کی نہین ہے یہہ اصول کہ اون معاملات مین جو اٹرنی منجانب موکل کے کرے اٹرنی مذکور کو کسی قسم کا فائدہ اپنے لئے نکرنا چاہئے وکیل اور موکل سے بھی یکسان متعلق ہے دیکھو مقدمہ فضیلن بی بی بنام عمدہ بی بی مطبوعہ بنگال لا رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۶۰ نوٹ و ویکلی رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۴۶۹ -

دفعہ ۹ - ہر مختار دارندہ ایسے سارٹیفکٹ کا جو دفعہ ۷ کے بموجب اوسکو دیا گیا ہو مجاز ہے کہ وہ درخواست واسطے داخل فہرست ہونے اپنے نام کے کسی ایسی عدالت دیوانی یا فوجداری مین جو سارٹیفکٹ مین مذکور ہو اور اونہین حدود کے اندر واقع ہو گذرانے اور بلحوظ اون قواعد کے وقتاً فوقتاً ہائیکورٹ کی تجویز سے اس باب مین صادر ہون حاکم اجلاس کنندہ اوسکو داخل فہرست کریگا اوسپر وہ مجاز ہوگا کہ کسی ایسی عدالت دیوانی مین یا اوسکے ماتحت کی کسی عدالت مین اپنا پیشہ کرے اور مجاز ہوگا کہ بپابندی شرایط مندرجہ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے ایسی عدالت فوجداری اور اوسکے ماتحت کی کسی عدالت مین حاضر ہو کر سوال وجواب وعمل کرے -

شرح - نسبت قواعد حسب دفعہ ہذا دیکھو سرکلر حکم نمبر ۵ مورخہ ۱۸۷۶ء مصدرہ عدالت العالیہ ہائیکورٹ ممالک مغربی و شمالی

دفعہ ۱۰ - کوئی شخص سواے بپابندی اس ایکٹ یا کسی اور قانون نافذ الوقت

کے مستحق نہوگا کہ کسی ایسی عدالت مین حاضر ہوکر بطور وکیل یا مختار کے اپنا پیشہ اختیار
کرے جو مطابق فرمان شاہی کے موضوع ہوئی ہو الا اوس صورت مین کہ اوسنے دفعہ ۷
کے بموجب سارٹیفکٹ حاصل کرکے عدالت مذکور یا اوسکے ماتحت کی کسی عدالت مین
اپنا نام داخل فہرست کرایا ہو۔
مگر شرط یہہ ہے کہ وہ اشخاص جو یکم جنوری ۱۸۸۰ء سے پہلے قلمرو زیر حکومت جناب
نواب لفٹنٹ گورنر بہادر بنگالہ مین منصب رونیوایجنٹ کا حاصل کرکے اس ایکٹ کے
بموجب سارٹیفکٹ پا چکے ہون جائز ہے کہ وہ لوگ قلمرو مذکور کے اندر کسی عدالت
منصفی مین دفعہ ۹ کے بموجب اپنا نام فہرست مین درج کرائین اور جب اونکے نام درج
فہرست ہوجائین جائز ہے کہ وہ ایسی مین حاضر ہوکر اون مقدمات مین جو ایکٹ معدودہ
گورنمنٹ بنگال نمبر ۸ سنہ ۱۸۶۹ء (ایکٹ ترمیم طریقہ کارروائی مقدمات زمیندار و اسامی) سے
متعلق ہین یا کسی اور ایکٹ سے متعلق ہین جو بابت ضابطہ عمل مقدمات مرجوعہ مابین
زمیندار و اونکے اسامیون اور کارپردازون کے اوسوقت نفاذ پذیر ہو حاضر ہوکر سوال
وجواب پیروی کرین۔
شرح ۔جو کوئی شخص خلاف احکام دفعہ ہذا عمل کرے وہ بموجب دفعہ ۳۲ ایکٹ ہذا
قابل سزا ہے ۔بمقاملہ درخواست گنگادیال وغیرہ مطبوعہ انڈین لارپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۴
صفحہ ۵۷۳ یہہ تجویز ہوئی کہ اگر کوئی وکیل یا مختار خلاف احکام دفعہ ۱۰ ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۹ء عمل
کرے تو اوسکو سزا حسب دفعہ ۳۲ ایکٹ مذکور صرف اوسی عدالت سے ہوسکتی ہے
کہ جس عدالت مین صرف اوسنے اسطرح پر کام کیا ہے اور بمقدمہ تصدق حسین وغیرہ بنام
گمہر نرائن وغیرہ مطبوعہ انڈین لارپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۷۵ یہہ تجویز ہوئی
کہ جب کوئی شخص جسکو حسب ضابطہ سارٹیفکٹ نہ ملا ہو اور جسکا نام بطور مختار مندرج
فہرست نہوا ہو برابر بطور وجہ معاش وہ خدمات اور اختیارات عمل مین لاتا ہے

جنکو ھائی کورٹ نے قاعدہ مرتبہ حسب احکام ایکٹ ہٰذا کے خدمات اور اختیارات مختار قرار دیا ہے تو وہ بطور مختار کے کام کرتا ہے اور از روے دفعہ ۳۲ ایکٹ مذکور کے مستوجب جرمانہ ہے۔ الفاظ کسی شخص۔ مندرجہ دفعہ ۳۲ مین اشخاص بیرونی اور نیز وہ اشخاص شامل ہین جنکو باضابطہ سند ملی ہو اور جنکا نام بطور مختار درج ہوا ہو مگر جنھون نے اپنا سارٹیفکٹ نلیا ہو۔

دفعہ ۱۱۔ باوجود اسکے کہ مجموعہ ضابطہ دیوانی مین کچھہ اور حکم درج ہو ھائی کورٹ مجاز ہوگی کہ وقتاً فوقتاً قواعد بلحاظ اس امر کے مرتب کر کے کیا کیا منصب اور اختیارات اور خدمات اُن مختارون سے متعلق سمجھی جاینگی جو عدالت ھاے ماتحت مین اپنا پیشہ کرین اور اونسے جو کسی ھائی کورٹ غیر مقررہ فرمان شاہی مین اپنا پیشہ کرین۔

شرح۔ نسبت قواعد متعلق مناصب واختیارات وفرایض مختاران کے دیکھو کتاب ہٰذا ضمیمہ نمبر ا سرکلر حکم صدر ھائی کورٹ ممالک مغربی وشمالی نمبر ۵ ۱۸۸۶ع۔

دفعہ ۱۲۔ ھائی کورٹ کو اختیار ہے کہ کسی وکیل یا مختار کو جسنے اس ایکٹ کی دفعہ کے مطابق سارٹیفکٹ حاصل کیا ہو اور جسپر کوئی ایسا جرم فوجداری ثابت کیا جاے جو ایسی بدچلنی پر دلالت کرے جس سے وہ وکالت یا مختاری جیسا موقع ہو کرنے کے نالایق ہو جاے معطل یا موقوف کر دے۔

شرح۔ دفعہ ہٰذا و دفعہ ۱۲ ایکٹ ہٰذا کا یہہ منشا ہے کہ اگر کوئی شخص قانون پیشہ کسی جرم فوجداری مین سزایاب ہو جو ایسی بدچلنی پر دلالت کرے جسکی وجہہ سے نامبردہ لایق اپنے پیشہ کے نرہے تو نامبردہ معطل یا موقوف کیا جاے اور یہہ امر قرین انصاف ہے کیونکہ جو شخص ایسا بدچلن ہو کہ اوسکی نسبت بابتہ کسی جرم فوجداری کے تجویز ثبوت جرم صادر ہو اوسکی کچھہ وقعت حکام عدالت اور عام اشخاص کے نگاہ مین نہین ہو سکتی اور وہ قابل اسکے نہین رہتا کہ وہ برابر اس معزز پیشہ قانون کو کرتا رہے گو یہہ ظاہر ہے کہ اگر کسی خفیف

جرم فوجداری کا اتفاقیہ بلا کسی خاص نیت کسی شخص قانون پیشہ سے سرزد ہوا ہو تو اوسکو سخت سزا دیجاویگی ۔

جب کسی وکیل عدالت ماتحت کی نسبت ایسے طریق عمل کا الزام لگایا جاوے جو بصورت ثابت ہونیکے جرم کی حد تک پہونچے تو طریق عمل مذکور کی نسبت تحقیقات بطور ایسے جرم کے ہونا چاہئے کہ بصورت اوسکے ثابت ہونیکے وہ بنا رموقوفی وکیل مذکور کی کیجاوے ۔ دیکھو معاملہ گنیش چندر گنگولی ویکلی رپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۴۵۶ ۔

صاحب جج ضلع نے واسطے صدور احکام متعلقہ مقدمہ ایک وکیل کے جو حسب منشا دفعہ ۱۸۶ مجموعہ تحریرات ہند کے دغا کا مجرم قرار دیا گیا تہا اور جو صاحب جج ضلع کی راے مین پیشہ کرنیکی اجازت پانیکے ناقابل تہا عالی کورٹ مین رپورٹ کی ۔ مقدمہ کی سماعت پر کونسل کو یہہ ہدایت ہوئی کہ بدین غرض حالات ناقبل ثبوت جرم پر لحاظ کرے کہ جس سے یہہ بات ظاہر ہو کہ وکیل کے افعال قانوناً جرم دغا کی حد تک نہین پہنچے معاملہ درگا چرن وکیل انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد منفصلہ ۷ ار فروری ۱۸۸۵ع جلد ۷ صفحہ ۲۹۰ ۔

دفعہ ۱۳ ۔ عالی کورٹ کو یہہ بہی اختیار ہے کہ بعد اوس قدر تحقیقات کے جو مناسب معلوم ہو اشخاص مفصلہ ذیل کو معطل یا موقوف کرے ۔

کسی وکیل کو جسکے پاس قسم مذکور کا سارٹیفکٹ موجود نہو اور جو سواے اوس فریق کے جسکی طرف سے وہ مقرر ہوا ہو یا اوس فریق کے کسی ملازم خانگی کے یا اوس فریق کے کسی مختار منقولہ کے جسطور سے اوس لفظ کی تعبیر مجموعہ ضابطہ دیوانی مین ہوئی ہے کسی اور شخص کسی مقدمہ کی بابت ہدایت لے یا کسی وکیل یا مختار کو جسکے پاس قسم مذکور کا سارٹیفکٹ موجود ہو اور جو اپنے پیشہ کا کام انجام دینے مین کوئی عمل فریبانہ یا بد اطواری فاحش کا مرتکب ہو یا کسی اور وجہہ معقول کے اعتبار پر ۔

پر شرط یہہ ہے کہ جب فریق مقدمہ -

(الف) عورت پردہ نشین ہو یا -

(ب) کسی وجہہ کافی سے اصالتًا کو ہدایت نکر سکے تو اس دفعہ کے کسی عبارت کی رو سے کوئی وکیل اس وجہہ سے معطل یا معزول کئے جانے کے لایق نہو گا کہ اوسنے فریق مذکور کے کسی قرابتدار یا دوست سے جسکو فریق نے وکیل کی ہدایت کرنیکا اختیار دیا ہو ہدایت حاصل کی ہے اور ایسی ہدایت کی بابتہ اوسکو کچھہ محنتانہ نہ ملا ہو -

شرح - جبکہ مقدمہ واسطے سماعت جدید یا بغرض تجویز کسی تنقیح کے عدالت اپیل سے عدالت ماتحت مین واپس بھیجا جاوے تو وکیل کو یہہ استحقاق نہین ہے کہ جس فریق کا وہ وکیل ہوا ہے اوس سے قطع تعلق کر کے فریق مخالف کیطرف سے وکالت نامہ داخل کرے ۔ دیکہو مقدمہ گنڈامہ بنام ... ہائیکورٹ مدراس جلد ۳ ضمیمہ صفحہ ۴۳ -

وکیل کا درخواست التوای کارروائیات اجراے ڈگری بربنا انفصال داخل کرنے سے پہلے مثل مقدمہ کا معائنہ نکرنا بد اطواری فاحش کی حد تک نہین پہونچتا - معاملہ درخواست سرینی ناتہہ ... ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۵۴ -

زید ایک وکیل کو عمر نے جو منجانب بکر کام کرتا تہا بغرض جوابدہی چند اشخاص کے جنکو الزام جرم بلوہ اور ضرر شدید پہونچانیکا لگایا گیا تہا وکیل مقرر کیا اور منجملہ اشخاص ملزمان کے دو کس بکر کے رشتہ دار تہے - زید نے عمر سے یہہ معاملہ کیا کہ اگر کل ملزمان چھوٹ جاوینگے تو اوسکا محنتانہ پانچ سو روپیہ ہوگا اور اگر دو شخص رشتہ داران بکر بری ہو جاوینگے تو وکیل موصوف ماصہ لیگا اور بصورت کسی ملزم کے بری نہونیکے وکیل موصوف صرف للعہ لیگا قبل تجویز کے عمر نے زید کو چار سو پچہتر روپیہ دئے اور اس بات کا علم عدالت کو ہوا اوسنے فورًا تار دیا کہ محنتانہ بہت زیادہ ہے اور جب اسکی نسبت زید سے تحقیقات کی گئی تو زید نے ماصہ ایک کوٹھی وال کو اپنے نام سے جمع کرنیکے لئے دیدئے اور یہہ

بیان کیا کہ منجملہ ۱۱ روپیہ کے جو اوسکے پاس ہے ہاں اوسنے ۶ روپیہ بطور کمیشن محرر کو دیدیے اور ۵ روپیہ اوسکے خرچ کے ریتے تجویز ہوئی کہ یہ جرم نہایت بدچلنی کا ہوا تہا اور بدین وجہہ نامبردہ ایک سال کے لئی معطل کیا گیا۔ بمعاملہ پیارے موہن گوہہ بنگال لا رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۳۱۲۔

جبکہ ایک وکیل نے اپنی ہی تحریک سے عدالت اپیل ماتحت میں یہہ بیان کیا کہ مدعی ایک بدچلن عورت تہی اور مدعا علیہ کے ساتہہ اوسکا تعلق ناجائز ہے نیکی وجہہ سے اوسنے قبالجات بحق مدعا علیہ تحریر کیے تو تجویز ہوئی کہ وکیل مذکور بدیدگی فاحش کا مرتکب ہوا اور جج ضلع کو مناسب ہے کہ نامبردہ کو بلاکر سخت فہمایش کردے دیکہو گنگا رام سادہو خان بنام پانچ کوڑی پورا مانک ویکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۳۷۶۔

وکلا کو مناسب نہیں ہے کہ جن مقدمات میں وہ مقرر ہوں اونمیں ڈگریات خرید کر جاری کراوین دیکہو گونشائین جگروپ گر بنام جہگن لال رپورٹ ہائیکورٹ ممالک مغربی و شمالی جلد ۲ صفحہ ۴۴

جبکہ ایک وکیل نے بحیثیت وکیل منجانب ایک ہیون کے کارروائیات اجرائے ڈگری مین پیروی کی اور بعد ہ بشراکت ڈگریدار جایداد خریدی تو عدالت العالیہ ہائی کورٹ نے اوسکے خلاف راے ظاہر کی دیکہو راے نندی بیت مہاتا بنام ار کو ہارٹا ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۲۰۹۔

نیز دیکہو واجد حسین بنام احمد رضا ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۸۰ ہم۔

بتاریخ ۵ ماہ جون ۱۸۹۹ع عدالت العالیہ ہائی کورٹ ممالک مغربی و شمالی مین بحضور جناب جسٹس ہیس صاحب اور جناب ٹرل صاحب جسٹس کے مقدمہ قاسم علی وکیل کا جسکو صاحب سشن جج جونپور نے بابتہ چال چلن خلاف پیشہ معطل کیا تہا پیش ہوا اور وکیل موصوف کو صاحب سشن جج نے اس بنا پر معطل کیا تہا کہ اوسنے (یعنی وکیل نے) ایک بنل پر منجانب رسپانڈنٹ دستخط کئے تہے اور قابل اعتراض یہہ تصور کیا گیا تہا کو وکیل نے

بلا اوس فریق کے بلا حسب ضابطہ اطلاع دہندہ کے عمل کیا تھا ۔ حکام عدالت العالیہ ہائی کورٹ موصوف نے یہہ تجویز کی کہ قاسم علی وکیل نے کسی طور پر خلاف پیشہ عمل نہین کیا اور حکام موصوف نے حکم صدورہ صاحب سشن جج منسوخ فرمایا ۔ دیکھو اخبار مارننگ پوسٹ مورخہ ۱۲ جون سنہ ۱۸۹۹ع صفحہ ۵ ۔

دفعہ ۱۴ ۔ اگر ایسے وکیل یا مختار پر جو کسی عدالت ماتحت یا سشن مال مین اپنا پیشہ کرتا ہو اوس عدالت یا سشن مین یا سشن سے طریق متفصلہ صدر ناجائز طور پر ہدایت لینی یا قسم مذکور کے بداطواری کے مرتکب ہونیکا الزام لگایا جاوے تو عدالت یا سشن کا الزام کی ایک نقل اور قطعہ اطلاع نامہ اس مضمون سے اوسکے پاس بہیجدیگا کہ اوس تاریخ کو جو اوسمین مقرر کی ہو الزام مذکور پر لحاظ کیا جائیگا ۔ نقل الزام اور اطلاع نامہ کم سے کم پندرہ روز ماقبل اوس تاریخ کے جو مقرر کیجاوے وکیل یا مختار مذکور پر جاری کیا جائیگا ۔

تاریخ مذکور پر یا اوسکے بعد کسی اور تاریخ پر جسپر تحقیقات ملتوی کیجاوے عدالت یا سشن کا حاکم تمام ثبوت مشعر تائید الزام یا مدخلہ وکیل یا مختار مذکور رو برو لینے کے قابل ہو لیکر قلمبند کریگا اور الزام کی تجویز کرنے مین مصروف ہوگا ۔

اگر حاکم مذکور کی دانست مین الزام ثابت ہوا ہو اور وکیل یا مختار اوس وجہہ سے معطل یا موقوف ہونیکے لایق ٹہرے تو حاکم موصوف اپنی تجویز اور اوسکے وجوہ قلمبند کرکے اوسکو بذریعہ رپورٹ ہائی کورٹ مین بہیج دیگا اور ہائی کورٹ وکیل یا مختار مذکور کو جرم سے بری یا معطل یا موقوف کر دیگی ۔

ہر ضلع جج یا اوسکے منظوری سے ہر جج جو اوسکا ماتحت ہو اور بابو پریزیڈنسی کے عدالت مطالبہ خفیفہ کا کوئی جج اور ہر مجسٹریٹ ضلع یا اوسکی منظوری سے ہر مجسٹریٹ جو اوسکا ماتحت ہو اور ہر عہدہ دار صیغہ مال جو کلکٹر سے کم رتبہ نہ رکھتا ہو یا کلکٹر کی منظوری سے ہر اہلکار مال جو اوسکا ماتحت ہو مجاز ہے کہ دوران تحقیقات و صدور حکم ہائی کورٹ کسی وکیل یا مختار کو جسپر اس دفعہ کے بموجب اوسکے روبرو کوئی الزام لگایا جاوے اپنا پیشہ کرنے سے معطل کرے ۔

ہر ایک رپورٹ جو اس دفعہ کے بموجب ہائیکورٹ مین بہیجی جائے -

(الف) اگر کسی ایسے جج دیوانی کیطرف سے ہو جو ضلع جج کے ماتحت ہو تو بمعرفت جج ضلع کے بہیجی جائیگی -

(ب) جب ایسے مجسٹریٹ کیطرف سے ہو جو مجسٹریٹ ضلع کے ماتحت ہو تو ضلع کے مجسٹریٹ اور سشن جج کی معرفت بہیجی جائیگی -

(ج) جب مجسٹریٹ ضلع کیطرف سے ہو بمعرفت سشن جج کے بہیجی جائیگی -

(د) جب کسی اہلکار مال کیطرف سے ہو جو حاکم اعلی نگرانی صیغہ مال کے ماتحت ہو تو بمعرفت اون حکام مال کے بہیجی جائیگی جنکی نسبت حاکم اعلی نگرانی صیغہ مال وقتاً فوقتاً ہدایت کرے -

ایسی ہر رپورٹ کے ساتھہ رائے ہر جج یا مجسٹریٹ یا حاکم مال کے جسکی معرفت وہ مرسل ہوا شامل رہیگی -

شرح - دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۱۲ - ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۶۵ع کے قایم ہوئی ہے اور از روے دفعہ مذکور پہلے قبل صدور ایکٹ ہذا کے ہر عدالت کو اختیار تہا کہ کسی وکیل یا مختار کو جو عدالت کی راے مین مرتکب بدچلنی کا ہوتا اپنی عدالت کے وکالت یا مختاری سے معطل کرنے اور اسکا یہہ نتیجہ تہا کہ جبکہ وکیل یا مختار ایک عدالت مین اپنا کام پیشہ کرنے سے معطل کیا جاتا تو اوسکو دوسری عدالت مین بموجب بد دوسرے ملے ہو سکے گو رہین واقع ہوا اجازت اپنا پیشہ کرنیکی رہتی ہی بغرض رفع اس بات کے اور نیز اس غرض سے کہ حکام درجہ ادنی کو باختیار خود کسی وکیل یا مختار کو معطل کرنیکا اختیار نہونا چاہیے دفعہ ہذا مین اختیار معطلی صاحبان جج ضلع اور مجسٹریٹ ضلع اور کلکٹر اور بمنظوری عاقبل صاحبان مذکور حکام ادنی پر محدود کیا گیا اور معطلی از روے دفعہ ہذا معطلی عام اور قطعی کردی گئی بجاے اسکے کہ معطلی مذکور مثل سابق کے اوس خاص عدالت پر جسمین مجرم کو الزام لگایا گیا محدود کی جاتی (دیکھو رپورٹ سلیکٹ کمیٹی نسبت مسودہ ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۹ع مورخہ ۲۱ اگست سنہ ۱۸۷۹ع دفعہ ۶ مطبوعہ -

انڈیا گزٹ مورخہ ۲۳ اگست ۱۸۷۹ء حصہ ۵ صفحہ ۱۴۱۸ و ۲۴۴۸ دفعہ ہذا کو دفعہ ۱۴ ایکٹ ہذا کے ساتھ پڑھنے سے واضح ہوتا ہے کہ اختیار معطلی عطیہ دفعہ ہذا ضمن ۵ صرف بعد جوابدہی وکیل اور تحقیقات و صدور حکم عدالت العالیہ ہائی کورٹ کے عمل مین لایا جاسکتا ہے۔ دیکھو معاملہ درخواست کرشٹو لعل ناگ انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۲۵۶۔

الزام عمل خلاف پیشہ کا ایک شخص قانون پیشہ پر جسکے پاس سارٹیفکٹ حسب ایکٹ ۱۸ ۱۸۷۹ء کے تہا لگایا گیا اور اوسکو عدالت ماتحت نے ثابت قرار دیا اور عدالت موصوف نے یہہ بہی تصور کیا کہ نامبردہ بوجہہ اوسکے موقوف ہونا چاہیے اور اوسکی رپورٹ مطابق دفعہ ۱۴ ایکٹ مذکور کے اعلی عدالت ملک کو کی گئی چنانچہ موقوفی کا حکم صادر ہوا تجویز ہوئی کہ شخص قانون پیشہ مذکور بموجب دفعہ مذکور کے بلا اسکے کہ اوسکو حسب دفعہ ۱۴ موقع اپنی جوابدہی کا روبرو عدالت موصوف کے دیا جاوے موقوف یا معطل نہین ہوسکتا۔

یہہ امر داخل کار منصبی اوس عدالت کے ہے جسکو اطلاع بداعمالی نسبت کسی ایسے شخص کے ہو جو روبرو عدالت موصوف کے کام شخص قانون پیشہ کا کرتا ہے کہ ایسی کارروائی کرے کہ نسبت معاملہ مذکور کی تجویز کیجاوے۔ دیکھو معاملہ سوتہی کل کرشن راؤ (مطابل) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۲۰۵ الظر پریوی کونسل۔

صاحب جج ضلع کو بعد یکم جنوری ۱۸۶۶ء اختیار صدور حکم مستقل معطلی یا موقوفی کسی وکیل حسب ایکٹ ۱۸ ۱۸۵۲ء کے نہین رہا اور مناسب طریقہ مشارالیہ کے لئے یہہ تہا کہ معاملہ معہ اپنی رپورٹ کے بغرض صدور حکم ہائی کورٹ کو ارسال کرتا اور بموجب ایکٹ ۱۸ ۱۸۵۲ء کے بہی وکیل صرف اوس صورت مین موقوف ہوسکتا تہا جبکہ نامبردہ کی نسبت کسی عدالت مجاز سے تجویز ثبوت جرم بابتہ جرم فوجداری کے صادر ہوتی یا کسی عدالت مجاز نے کسی

مقدمہ مین (جسمین وکیل مذکور کوئی فریق ہوتا) وکیل مذکور مجرم خیانت یا فریبی یا بددیانتی کے یا چال چلن کا اپنے فرائض پیشہ کے انجام دہی مین بعد صدور اطلاعنامہ وغیرہ کے قرار پاتا - بمعاملہ درخواست امین الدین احمد ویکلی رپورٹر جلد متفرقہ صفحہ ۵ -

ہر الزام بدچلنی بمقابلہ کسی وکیل یا مختار سارٹیفکٹ یافتہ کے سوا ے تحریری تجویز جرم یا کسی جرم فوجداری کے صاف طور پر لگانا چاہیے اور اوسکی تائید ہونا چاہیے اور اوسکی رپورٹ بعدالت العالیہ ہائیکورٹ بموجب دفعہ ہذا ارسال ہونا چاہیے - دیکھو بمعاملہ صدرالدین محمد ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۳۱۶ -

تحقیقات الزام بدچلنی وکیل کی اوس عدالت مین ہونا چاہیے جسمین وکیل مرتکب فعل بدچلنی کا ہوا ہو دیکھو بمعاملہ درخواست کلا کانتہ دیگمبل ویکلی رپورٹر جلد ۱۱ صفحہ ۱۲۷ -

جس حالت مین کہ عدالت ماتحت کی یہ رائے ہو کہ وکیل ملزم قابل برات ہے تو کوئی رپورٹ صاحب جج ضلع کے پاس بھیجنے کی ضرورت نہین ہے - بمعاملہ رام کنکر سین ویکلی رپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۶۷ -

وکیل جسکو کاغذات اظہارات گواہان یا اقبال جو تحقیقات پولیس مین قلمبند کئے گئے ہون مل گئے ہون کاغذات مذکور کو اپنے موکل کے فائدہ کے لئے استعمال کرنے مین کسی قسم کی بدچلنی کا مجرم نہین گو موکل کیسے ہی نامناسب طریقہ سے کاغذات مذکور پر قابض ہوا ہو بشرطیکہ حصول کاغذات مذکور مین وکیل مذکور کوئی فریق ہوا ہو یا پیشتر سے طریقہ حصول کاغذات سے واقف ہو - دیکھو بمعاملہ درخواست گریش چندر انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۲۵۶ -

دفعہ ۱۵ - جب کوئی وکیل یا مختار دفعہ ۱۴ کے بموجب سوا ے حکم عالی کورٹ کے کسی اور کورٹ کے حکم سے مجرم قرار پاوے تو عالی کورٹ کو اختیار ہے کہ مثل کو طلب کرکے اوسپر ایسا حکم صادر کرے جو مناسب معلوم ہو -

دفعہ ۱۶۱ - گو فرمان شاہی یا دفعہ ۴ ضمن (الف) مجموعہ ضابطہ دیوانی مین اسکے خلاف مضمون ہو مگر عدالت عالی کورٹ جو فرمان شاہی کے بموجب موضوع ہوئی ہو مجاز ہے کہ وقتاً فوقتاً ایسے قواعد جو اس ایکٹ کے نقیض نہون امور مفصلۂ ذیل کے لئے مرتب کرتی رہے یعنی۔

(الف) بابت لیاقت اور بھرتی کرنے اون اشخاص کے جو عالی کورٹ مذکور کے صیغہ اپیل کے مقدمات مین مختاری کرنیکے لایق ہون -

(ب) بابت شرح فیس کے جو ایسے اشخاص سے امتحان دینے اور بھرتی ہونیکے وقت لی جاینگی

(ج) بابت ضمانت کے جو واسطے اطمینان اونکی دیانت داری اور نیک اطواری کی رکھے طلب کیا جاوے

(د) بابت معطلی اور موقوفی ایسے مختارون کے اور

(ہ) باظہار اس امر کے کہ اونکو کیا مناصب اور اختیارات حاصل اور اونسے کیا کیا خدمات متعلق سمجھی جاینگی - اور نیز اختیار ہے کہ بپاداش انحراف ایسے قواعد کے جرمانہ جسکی تعداد کسی حالت مین پانسو روپیہ سے زیادہ نہوگی مقرر اور عاید کرے اور بابت کل ایسا جرمانہ جبکہ عاید ہوا ہو اوسی طرح وصول کیا جاوے کہ گویا وہ بسلسلہ نفاذ معمولی اختیار سماعت ابتدائے صیغہ فوجداری عالی کورٹ کے عاید کیا گیا تہا۔

شرح - نسبت قواعد متعلق امور مذکورہ بالا مرتبہ عدالت العالیہ عالی کورٹ ممالک مغربی و شمالی - دیکھو کتاب ہذا ضمیمہ نمبر ۱ صفحہ ۲ لغایت ۳۳ سرکلر حکم مصدورہ عدالت العالیہ عالی کورٹ نمبر ۵ سنہ ۱۸۸۳ع

باب چہارم

درباب اشخاص رونیو ایجنٹ کے

دفعہ ۱۷ - حاکم اعلی نگرانی صیغہ مال مجاز ہے کہ وقتاً فوقتاً قواعد جو اس ایکٹ کے

تفیض ہون بابت مراتب مفصلہ ذیل مرتب کرتا رہے یعنی۔
(الف) درباب لیاقت اور بھرتی کرنے اور عطائے سارٹیفکٹ کے اشخاص لایق کو جو رونیو ایجنٹ ہونگے۔
(ب) درباب رسوم جو وقت امتحان لیئے اور بھرتی کرنے ایسے اشخاص کے لی جائینگی
(ج) بابت معطلی اور موقوفی ایسے رونیو ایجنٹون کے اور۔
(د) باظہار اس امر کے کہ اونکو کیا کیا مناصب اور اختیارات حاصل اور کیا کیا خدمات اونسے متعلق سمجھی جائینگے یہہ جملہ قواعد موقع کے گزٹ سرکاری مین مشتہر کیے جائینگے اور بعد مشتہری کے بحکم قانون کار کہینگے۔
شرح۔ نسبت قواعد متعلق امور مذکورہ بالا مرتبہ بورڈ آف رونیو ممالک مغربی و شمالی دیکھو کتاب ہذا ضمیمہ نمبر ا صفحہ ۳۸ سرکلر حکم مصدرہ صاحبان بورڈ ممالک مغربی و شمالی نمبر ۳ مد ۲۔
محنتانہ جو رونیو ایجنٹون کے لئے مقرر ہے وہ برابر تین ربع محنتانہ وکلا کے ہے یعنی جب مقدمہ مال مین وکلا ۴ فیصدی یا پنجروپیہ محنتانہ پانیکے مستحق ہین اوسمین رونیو ایجنٹ ۳ فیصدی سے محنتانہ پانیکے مستحق ہین۔
دفعہ ۱۸۔ جب کوئی شخص دفعہ ۱۷ کے بموجب منصب رونیو ایجنٹ پر مامور کیا جائے تو حاکم اعلی نگرانی صیغہ مال قطعہ سارٹیفکٹ جسپر اوس عہدہ دار کی دستخط ثبت ہون جسکو حاکم ممدوح وقتاً فوقتاً اوس کام پر مقرر کرے شخص مذکور کے نام مشعر عطا اجازت اس امر کی جاری کریگا کہ وہ سارٹیفکٹ کی تاریخ سے سال رواں کے آخر تک اون سررشتہ ہاے مال مین اپنا پیشہ اختیار کرے جنکی سارٹیفکٹ مین تصریح ہو۔
بعد اختتام اوس میعاد کے دارندہ سارٹیفکٹ کو استحقاق ہوگا کہ اگر اپنا پیشہ قایم رکھنا چاہے اپنے سارٹیفکٹ کی تجدید معرفت سکرٹری حاکم اعلی نگرانی صیغہ مال

یا کسی اور عہدہ دار کے کرا سے جسکو حاکم ممدوح اوس کام پر مقرر کرے -
ایسی ہر تجدید کیوقت وہ سارٹیفکٹ جو کہ رونیو ایجنٹ کے قبضہ مین ہو منسوخ ہوکر سیکرٹری یا دوسرے عہدہ دار مذکور کے پاس رکھہ لیا جائیگا -
ہر سارٹیفکٹ پر جسکی تجدید اس طور سے کیجائے سکرٹری یا دوسرے عہدہ دار مذکور کے دستخط ہونگے اور وہ سال رواں کے آخر تک اثر پذیر رہیگا -
ہر عہدہ دار کو جو اسکے سارٹیفکٹ کی تجدید کرے لازم ہے کہ حاکم اعلی نگرانی صیغہ مال کو اوس تجدید کی اطلاع کردے -

دفعہ ۱۹ - ہر رونیو ایجنٹ دارندہ ایسے سارٹیفکٹ کا جو دفعہ ۱۸ کے بموجب جاری ہوا ہو اس امر کی درخواست کرنیکا مجاز ہے کہ وہ کسی سررشتہ مال مین بھرتی کیا جاے جو اوس مین مذکور ہوا ہو اور اندر حدود قلمرو زیر حکومت حاکم اعلی نگرانی صیغہ مال کے واقع ہو اور بلحوظی اون قواعد کے جو وقتاً فوقتاً حاکم اعلی نگرانی صیغہ مال کیطرف سے اوس باب مین جاری ہون اوس سررشتہ کا حاکم اجلاس کنندہ اوسکو بھرتی کرلیگا اور اس طور سے بھرتی ہونے پر اوسکو اختیار ہوگا کہ اوس سررشتہ مین اور کسی اور سررشتہ مال مین جو اوسکے ماتحت ہو بطور رونیو ایجنٹ کے کام کرے -

دفعہ ۲۰ - بجز اوس صورت کے کہ ایکٹ ہذا یا کسی اور قانون نافذہ وقت مین کچھہ اور حکم ہو کوئی شخص جو حسب احکام مندرجہ بالا حسب ضابطہ وکیل لایق نہو کسی سررشتہ مال مین بطور رونیو ایجنٹ کے اپنا پیشہ کرنیکا مجاز نہوگا بجز اسکے کہ اوسکے پاس سارٹیفکٹ جسکو دفعہ ۱۸ موجود ہوا اور اوس سررشتہ مین یا کسی اور سررشتہ مین جو اوسکے ماتحت ہو بھرتی کیا گیا ہو -
لیکن شرط یہہ ہے کہ ہر شخص جسکو حسب ضابطہ اس بات کا اختیار دیا گیا ہو مجاز ہے کہ بحصول منظوری حاکم اعلی نگرانی صیغہ مال یا اوس عہدہ دار کے جسکو لوکل گورنمنٹ نے امر مذکور کا اختیار دیا ہو جس جس کام سے کسی سررشتہ مال مین اوسکے موکل کو تعلق ہو اوسکو کلا یا جزاً

انجام دیتا رہے۔
چاہئیے ہے کہ منظوری جو اس دفعہ مین مذکور ہے عام ہو یا خاص اور اوسکو وہ حاکم یا عہدہ دار منسوخ کردے یا معطل رکہے جسنے اوسکو عطا کیا ہو۔

دفعہ ۱۲ - حاکم اعلی نگرانی صیغہ مال مجاز ہے کہ کسی رونیو ایجنٹ کو جو زیر دفعہ ۱۱ ایکٹ ہذا بجا زیہ ہذا کا ہو اور اوسپر ایسا جرم فوجداری ثابت قرار دیا جائے جو ایسی بدرویگی پر دلالت کرے جسکے باعث وہ رونیو ایجنٹ ہونے کے نالائق ہو معطل یا معزول کرے۔

شرح - دیکھو شرح زیر دفعہ ۱۲ - ایکٹ ہذا -

دفعہ ۲۲ - حاکم اعلی نگرانی صیغہ مال اس امر کا بہی مجاز ہے کہ بعد اوسقدر تحقیقات کے جو مناسب معلوم ہو کسی رونیو ایجنٹ کو جو سارٹیفکٹ مجازیہ محکومہ ایکٹ ہذا رکہتا ہو اور جو اپنے منصبی کام کے انجام دہی مین کسی عمل فریبانہ یا بداطواری فاش کا مرتکب ہو یا جب کوئی اور وجہہ معقول ہو معطل یا معزول کردے -

شرح - دیکھو شرح زیر دفعہ ۱۳ - ایکٹ ہذا -

دفعہ ۲۳ - اگر کسی رونیو ایجنٹ پر جو سارٹیفکٹ مجازیہ محکومہ ایکٹ ہذا رکہتا ہو یہہ الزام لگایا جائے کہ اوسنے کوئی فعل قسم مذکور کا کسی ایسے مقدمہ مین کیا جو حاکم اعلی نگرانی صیغہ مال کے ماتحت ہو یا کسی منصف کی عدالت مین اوسکا مرتکب ہوا تو اوس عہدہ دار کو جو اوس مقدمہ کا افسر ہو خواہ منصف کو جیسا موقع ہو لازم ہے کہ ایک نقل الزام کی معہ قطعہ اطلاعنامہ بدین مضمون اوسکے پاس بہیجدے کہ فلان تاریخ کو جو اوس مین مندرج ہو الزام مذکور کی تجویز کیجائیگی۔
چاہئیے کہ وہ نقل اور اطلاعنامہ تاریخ مقررہ سے کم از کم پندرہ روز پہلے شخص ملزم پر جاری کیا جائے تاریخ مذکور پر یا کسی روز مابعد پر جسپر تحقیقات ملتوی کی گئی ہو عہدہ دار خواہ منصف مذکور کو لازم ہوگا کہ تمام ثبوت جو بتائید الزام کے حسب ضابطہ پیش ہوا ہو یا شخص ملزم کیطرف سے

گذرا ہو لیکر الزام کا تصفیہ کرنے مین مصروف ہو۔
اگر عہدہ دار یا منصف کے نزدیک الزام ثابت پایا جاوے اور اوسکی یہہ راے ہو کہ شخص ملزم اوس وجہہ سے معطل یا معزول ہونیکے لایق ہے تو مشار الیہ اپنی تجویز معہ وجوہ کے قلمبند کریگا اور معاملہ کی رپورٹ خدمت مین حاکم اعلی نگرانی صیغہ مال کے بہیجدیگا اور حاکم مذکور شخص مذکور کو بری یا معطل یا معزول کریگا۔
ہر عہدہ دار مال جو رتبہ مین کلکٹر سے کم ہو اور بمنظوری کلکٹر کے ہر عہدہ دار مال ماتحت صاحب کلکٹر یا منصف اپنے ضلع مین مجاز ہے کہ درانثنار تحقیقات اور تا صدور حکم حاکم اعلی نگرانی صیغہ مال کے کسی ریونیو ایجنٹ کو جسپر اوسکے روبرو دفعہ ہذا کے بموجب الزام لگایا گیا ہو اپنا پیشہ اختیار کرنے سے معطل رکھے۔
جب وہ عہدہ دار جو اس دفعہ کے بموجب عمل کرے صاحب کمشنر قسمت کے ماتحت ہو تو اوسے لازم ہے کہ اپنی رپورٹ صاحب کمشنر کے معرفت مرسل کرے اور صاحب کمشنر مقدمہ کی نسبت اپنی راے لکھکر اوسکے ساتھہ روانہ کریگا۔
شرح - دیکھو شرح زیر دفعہ ۱۴ - ایکٹ ہذا۔
دفعہ ۲۴ - حاکم اعلی نگرانی صیغہ مال مجاز ہے کہ اگر کسی ریونیو ایجنٹ کی بہ نسبت حسب منذکرہ دفعہ ۲۳ سواے حکم حاکم اعلی نگرانی صیغہ مال کے کسی اور عہدہ دار کے حکم سے تجویز کی گئی ہو تو کاغذات مقدمہ اپنے پاس طلب کرکے جو حکم مناسب سمجھے صادر کرے۔

باب ۵

بابت سارٹیفکٹ

دفعہ ۲۵ - ہر سارٹیفکٹ اصلی ہو یا تجدیدی جو اس ایکٹ کے مطابق جاری کیا گیا ہو اوس قیمت کے کاغذ اسٹامپ پر لکھا جائیگا جو اس ایکٹ کے ضمیمہ دوم مین اوسکے

واسطے مقرر ہوئی ہے اور اوس قسم کے کاغذ پر لکھا جائیگا جسکی بابت لوکل گورنمنٹ وقتاً
فوقتاً ہدایت کرے۔

مگر شرط یہہ ہے کہ جو سارٹیفکٹ کسی سال کے یکم جولائی کو یا اوسکے بعد جاری ہوا ہو جائز ہے
کہ وہ نصف قیمت مقررہ بالا کے کاغذ اسٹامپ لکھا جائے۔

دفعہ ۲۶۔ جب کوئی وکیل یا مختار یا رونیو ایجنٹ اس ایکٹ کے بموجب معطل یا معزول
کیا جاوے اوسکو لازم ہے کہ فوراً اپنا سارٹیفکٹ اوس عدالت کو یا کچہری کے افسر کو جسکے
روبرو اوس وقت اپنا پیشہ کرتا تہا جبکہ اوس معطلی یا معزولی وقوع مین آئی تہی یا کسی اور
عدالت یا عہدہ دار کو جسکو عدالت عالی کورٹ یا حاکم اعلیٰ نگرانی صیغہ مال (جیسا موقع ہو)
حوالہ کرنیکا ارشاد کرے حوالہ کردے۔

باب ۶

بابت محنتانہ وکلا و مختاران اور اشخاص رونیو ایجنٹ کے

دفعہ ۲۷۔ عدالت عالی کورٹ کو لازم ہے کہ وقتاً فوقتاً تعداد محنتانہ جو کسی فریق کو
فریق مخالف کے ایڈوکیٹ یا پلیڈر یا وکیل یا مختار یا اٹرنی محنتانہ کی بابت معاملات مفصلہ
ذیل مین دینی واجب ہے مقرر اور منضبط کرے (الف) مقدمات متعلقہ صیغہ اپیل عالی کورٹ
مین (ب) ایسے عالی کورٹ کے مقدمات مین جو فرمان شاہی کے بموجب مقرر ہوئی
ہو بصیغہ ابتدائی اور (ج) عدالت ہاے ماتحت مین اور نسبت محنتانہ اوسکے فریق
مخالف کے رونیو ایجنٹ کے جو دفعہ ۱۰ کے مطابق اوسکی طرف سے حاضر ہو یا سوال و
جواب یا عمل کرے۔

حاکم اعلیٰ نگرانی صیغہ مال کو لازم ہے کہ وقتاً فوقتاً تعداد ہاے محنتانہ جو تمام معاملات
مربوطہ سررشتہ ہاے مال مین ایک فریق کو بابتہ محنتانہ ایڈوکیٹ یا پلیڈر یا وکیل یا اٹرنی
یا مختار یا رونیو ایجنٹ متعینہ فریق مخالف کے دینی چاہیین مقرر اور منضبط کرے۔

شرح نامہ محنتانون کا جو اس طور سے مقرر ہون موقع کے سرکاری گزٹ مین مشتہر کیا جاوے گا کوئی مضمون اس دفعہ کا اون ایجنٹون سے متعلق نہین ہے جو دفعہ ٢٠ کے جملہ شرطیہ مین مذکور ہین

شرح - نسبت قواعد متعلقہ فیس وکلا دیکھو کتاب ہذا ضمیمہ نمبر ا سرکلر حکم نمبر ٥ سنہ ١٨٩١ع اور نسبت شرح محنتانہ رونیو ایجنٹو نکے دیکھو شرح زیر دفعہ ١٧ - ایکٹ ہذا -

اگرچہ وکیل محنتانہ قرار یافتہ باہمی اپنے اور اپنے موکل کے پانیکا مستحق ہے لیکن اگر وکیل موصوف بموجب ایک ایسی قرارنامہ کے عمل کرتا ہو جسکی رو سے وہ اپنے موکل کا مختار اور مشیر قانونی قرار پایا ہو تو وہ اونہین قواعد کا پابند ہے جنکا اٹرنی پابند ہوتا ہے اور بدینوجہ وکیل موصوف بموجب قانون کے صرف معقول اجرت پانیکا مستحق ہے - دیکھو عصمت کنور بنام ٹیلر ویکلی رپورٹر جلد ٣ صفحہ ٣٠٧ -

ایک نالش منجانب ایک وکیل بمقابلہ اوسکے موکل بابتہ زر محنتانہ کے یہہ تجویز ہوئی کہ درصورت عدم موجودگی کسی صریح معاہدہ کے وکیل موصوف صرف ایک رقم معقول بطور قیمت الخدمت بحیثیت وکیل کے پانیکا مستحق ہے دیکھو امیر النسا بنام حبیب مین ویکلی رپورٹر جلد ٥ صفحہ ١٠٨ و انڈین لا رپورٹ سلسلہ جدید جلد ١ صفحہ ٣٣٤ -

بمقدمہ کلکٹر مقام تھانہ بنام گانارام جی پٹیل مطبوعہ عالی کورٹ رپورٹ بمبئی جلد ٧ صفحہ ١٤٢ یہہ تجویز ہوئی کہ محنتانہ وکیل بابتہ درخواست بغرض اثبات حق رجسٹری کرانے ایک دستاویز حسب ایکٹ ٢٠ سنہ ١٨٦٦ع دفعہ ٨٤ کے چہارم اوس محنتانہ کا ہوتا ہے جو نالش نمبری مین دیا جائے -

بمقدمہ کرتی چندر متر بنام آننت ناتہہ دیہہ مطبوعہ کلکتہ لا رپورٹ جلد ١٣ صفحہ ٣٥٢ یہہ تجویز ہوئی کہ معمولی قاعدہ محنتانہ کی تشخیص موافق قیمت بازاری جایداد متنازعہ کے نالش تقسیم سے متعلق نہین ہے اور عدالت کو ہر ایسے مقدمہ مین تعداد محنتانہ کی مقرر کرنا چاہیے -

مقدمہ شفع مین جبکہ عدالت یہہ تجویز کرے کہ واقعی قیمت جایداد مبیعہ کی قیمت مندرجہ

بمیعنا سہ سے کم ہے اور مدعیکا دعوی معہ خرچہ ڈگری کرے تو محنتانہ وکیل مدعیکا واقعی قیمت جایداد مجوزہ عدالت پر لگانا چاہئے - دیکھو مقدمہ دیبی سنگھ بنام محبوب سنگھ انڈین لارپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ا صفحہ ۷۰۹ -

دفعہ ۲۸ - کوئی قول و قرار درمیان کسی پلیڈر یا مختار یا ریونیو ایجنبٹ کے اور اوس شخص کے جو اوسکو اپنی طرف سے متعلق کرے یا اوس سے کام لے بابتہ تعداد یا طریقہ ادا کرنے اجرت کل یا جزو کسی کارگذاری گذشتہ یا آیندہ یا بابتہ زر معاوضہ محنتانہ یا خرچہ یا اوخراجات متعلقہ اوس خدمت کے جو ایسے پلیڈر یا مختار یا ریونیو ایجنٹ نے انجام دیں یا آیندہ انجام دینے والا ہو جائز نہوگا الا اوس صورت مین کہ وہ قول و قرار ضبط تحریر مین آ کے اور اوسپر اقرار کرنیوالے کے دستخط ثبت ہون اور وہ تاریخ تحریر سے پندرہ روز کے اندر عدالت ضلع یا کسی ایسی عدالت مین داخل کیا جائے جسمین کوئی جزو اوس خدمت کا جسکی بابتہ وہ قرار لکھا گیا تہا ادا کیا جائے یا ادا ہونیوالا ہو -

شرح - منشا دفعہ ہذا کا یہہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی شخص قانون پیشہ کسی طور پر اپنے موکل کی ناواقفیت یا سیدہی پن کیوجہہ سے فایدہ ناجایز حاصل نکرے اور بصورت فی الواقعی معاہدہ بابتہ ادا ے محنتانہ وغیرہ مابین موکل اور اوسکے مشیر قانونی کے عمل مین آنیکے موکل کو معاہدہ سے انکار کرنیکا بیجا موقع نملے -

بمقدمہ جادونا تہہ دت بنام رشید علی ویکلی رپورٹر جلد ۱۹ صفحہ ۵۰۱ تجویز ہوئی کہ بصورت عدم موجودگی کسی معاہدہ کے نالش وکیل بابتہ لقایا محنتانہ مین عدالت محنتانہ مناسب کے تشخیص کرنے مین موافق اوس دستور العمل کے عمل کریگی جو نسبت خرچہ مابین فریقین کے تشخیص کرنیکے لئے رائج ہو -

بمقدمہ ایکاینٹ ناصر تہٹا جازلو بنام کاجامیان مطبوعہ رپورٹ عالی کورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۶۵ تجویز ہوئی کہ جبکہ وکیل نے پیروی نالش جو اپنے ذمہ لی تو وہ اوسکی پیروی کا

کرنیکا پابند ہے اور بصورت عدم موجودگی کسی خاص معاہدہ کے تا اختتام نالش اپنے محنتانہ کی نالش نہین کرسکتا بجز اوس صورت کے کہ موکل نے اوس سے قطع تعلق کرلیا ہو ۔

بمقدمہ پرشرام بنام ہیرامن انڈین لارپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۲۱۳ یہہ تجویز ہوئی کہ جب وکالت نامہ کے ساتہہ موکل اپنے وکیل کے حق مین انعام پیتر یا معاہدہ زبانی خواہ تحریری اسبات کا کرے کہ بصورت مقدمہ اوسکے حق مین فیصل ہونیکے سوائے محنتانہ ضابطہ کے موکل اپنے وکیل کو شکرانہ دیگا تو ایسا انعام پیتر یا معاہدہ ناجایز نہین ہے ۔

جبکہ مدعا علیہ پر نالش مفلسی کرنیکی اجازت کی درخواست منجانب مدعی دیگئی اور مدعا علیہ مذکور نے اپنی وکلا سے معاہدہ کیا کہ بصورت درخواست اجازت نالش مفلسی مذکور نا منظور ہوجانے کے مدعا علیہ مذکور وکلا کو اور محنتانہ موافق تعین دعوی کے ادا کریگا تو تجویز ہوئی کہ یہہ معاہدہ جایز تہا اور چونکہ درخواست مذکور نا منظور ہوگئی اسلئے وکلا مستحق پانے پور محنتانہ کے ہوگئے دیکہو رام کانت نندی بنام شب نند رائے کلکتہ لارپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۶۶ ۔

بمقدمہ راما بنام گنجی انڈین لارپورٹ سلسلہ مدراس جلد ۹ صفحہ ۳۷۵ یہہ تجویز ہوئی کہ ازروے ایکٹ ہذا وکیل نالش دلا پانے محنتانہ کرنے سے جبکہ کوئی معاہدہ تحریری ہو ممنوع نہین ہے ۔

ایک نالش مین جو منجانب ایک وکیل کے بمقابلہ اوسکے موکل کے بغرض نفاذ ایک اقرار کے تہی جسکی رو سے وکیل کو بہت سے روپیہ معہ ایک حصہ جایداد متنازعہ کی بابتہ اوسکی خدمات کے دیا جانا قرار پایا تہا تجویز ہوئی کہ ایسا اقرار اوس معاہدہ سے بالکل مختلف ہے جو مابین عام اشخاص کے ہو اور اوسکے نافذ کرنے سے پہلے عدالت کو مناسب ہے کہ مدعی سے معاملہ کے نیک نیتی ہونیکا اور نیز اس امر کا کہ کسی قسم کا بیجا فائدہ موکل سے نہین لیا گیا صاف اور پورا ثبوت لیوے اور ایسے مقدمہ مین اقرار نامہ ہی کو نہین بلکہ کل قراین اور مطلب معاملہ کو دیکہنا چاہیئے ۔ دیکہو نتہو لعل بنام بدری پرشاد رپورٹ ہائی کورٹ

ممالک مغربی وشمالی جلد ا صفحہ ا۔
اگر ظاہر سے یہہ امر طے ہوگیا ہے کہ بیرسٹر صاحبان جنکی نام ہائی کورٹ مین بطور ایڈوکیٹ کے درج ہوگئے ہین نسبت محنتانہ کے معاہدہ نہین کرسکتے اور نہ واسطے ولاپانے اپنے محنتانہ کے دعوی کرسکتے ہین۔ دیکھو اچہم پرشم بات چیرپا کیتہ ہمو بنام گلینز اندر لا رپورٹ سلسلہ مدراس جلد ۳ صفحہ ۱۳۸ - اور اسمٹہ بنام کینشی لال رپورٹ ممالک مغربی وشمالی جلد ۳ صفحہ ۸۳ -

نالش بر بنا رقعہ بابتہ شکرانہ کے جو بعد طے ہونے شرائط محنتانہ وکیل کے اور بعد تقرر وکیل کے دیا گیا تہا قابل قایم رہنے کے نہین ہے از انجا کہ واسطے معاہدہ مندرجہ رقعہ کے کچہہ بدل یعنی معاوضہ نہ تہا۔ دیکھو ٹولر بنام لشن کنور مطبوعہ رپورٹ ہائی کورٹ ممالک مغربی وشمالی جلد ۳ صفحہ ۲۵ -

دفعہ ۲۹ - جب کوئی مقدمہ واسطے جبر التعمیل کرانے ایسے قول وقرار کے رجوع کیا جاے اگر ثبوت اس بات کا کہ وہ قول اقرار منصفانہ اور معقول ہے ندیا جائے تو عدالت مجاز ہے کہ اوسکی روسے جو تعداد واجب الادا ہو اوسکو کم کردے یا یہہ حکم دے کہ وہ قول قرار فسخ ہوکر تمام رسوم اور محنتانہ اور خرچہ اور اخراجات متعلقہ خدمت انجام دادہ اوسی طرح دریافت کئے جائین کہ گویا اونکی بابت کوئی ایسا قول وقرار نہین ہوا تہا۔

شرح - یہہ دفعہ بہی اسی غرض سے موضوع ہوئی ہے کہ سیدہی نیکبخت اور ناواقف موکلونکی حفاظت کیجاے اور اونکو مضرت پہنچانیہو نیچے اور اس غرض کے پورا کرنیکے لئے عدالت مجوزہ کو یہہ اختیار دیا گیا ہے کہ اگر ثبوت اس بات کا کہ قول وقرار بنا بیدعوی منصفانہ اور معقول ہے ندیا جائے۔ تو عدالت مجاز ہے کہ اوسکی روسے جو تعداد واجب الادا ہو اوسکو کم کردے یا یہہ حکم دے کہ قول وقرار مذکور فسخ ہوکر تمام رسوم اور محنتانہ وخرچہ وغیرہ اوسی طور پر تحقیق کئے جائین کہ گویا اونکی نسبت کوئی ایسا

قبول و قرار نہین ہوا تھا۔

دفعہ ۳۰ ایسا اقرار نامہ مانع درپیشی کسی اور مطالبہ زاید کا ہوگا جو صرف سے پلیڈر یا مختار یا رونیو ایجنٹ کے بارز یا دو شرایط مندرجہ اقرار نامہ نسبت کسی ملازمت یا محنتانہ یا خرچہ یا اخراجات متعلقہ انجام دہی اور تکمیل اوس خدمت کے جسکی بابتہ اقرار نامہ لکھا گیا تھا سواے ایسی ملازمت یا محنتانہ یا خرچہ یا اخراجات کے (اگر کچھ ہون) جو بالتصریح اقرار نامہ مین مستثنی اسکے گئے ہون کیا جاے۔

دفعہ ۳۱ - اگر ایسے اقرار نامہ مین یہہ شرط ہو کہ پلیڈر یا مختار یا رونیو ایجنٹ کسی غفلت کا جوابدہ نہ ہوگا تا کہ وہ کسی ذمہ داری سے بری رہیگا جو اور صورتون مین بحیثیت پلیڈر یا مختار یا رونیو ایجنٹ ہونیکے اوسکے ذات سے لایق ہوتی تو ایسی شرط محض ناجایز ہوگی

باب

تاوانات

دفعہ ۳۲ - ہر شخص جو خلاف شرایط دفعہ ۱۰ یا ۱۲ کے کسی عدالت یا سررشتہ مال مین اپنا پیشہ اختیار کرے اس بات کا مستوجب ہوگا کہ بموجب حکم اوس عدالت یا اوس عہدہ دار کے جو اوس سررشتہ کا افسر ہو کسی قدر جرمانہ دے جو مالیت مین اوس اسٹامپ کے دہ گونہ سے زیادہ نہو جو اس ایکٹ کے بموجب اوس سارٹیفکٹ کے لیے مقرر کیا گیا ہے جسکے اعتبار سے وہ عدالت یا سررشتہ مذکور مین اپنا پیشہ اختیار کرتا اور درصورت عدم ادا جرمانہ مذکور کے کسی میعاد تک جیلخانہ دیوانی مین قید رہنے کے لایق ہوگا جو چھہ مہینے سے زیادہ نہو۔

اور اس بات سے معذور رہیگا کہ واسطے وصول یا جاری کرانے اپنے حق کفالت نسبت کسی محنتانہ یا انعام بابت یا متعلق کسی ایسے فعل یا صرف زر کی جو اوسنے بحیثیت ایسے پلیڈر یا مختار یا رونیو ایجنٹ ہونے کے اوس زمانہ مین کیا ہو جب وہ ہر دو دفعات مذکورہ

صدر مین سے کسی دفعہ کی شرائط سے انحراف کرتا یا نہانا نالش رجوع کرے -

شرح - الفاظ ہر شخص مندرجہ دفعہ ۳۲ مین اشخاص بیرونی اور نیز وہ شخص شامل ہین جنکو باضابطہ سند ملی ہوا ور جنکا نام بطور مختار مندرج ہوا ہو مگر جنہون نے اپنا سرٹیفکٹ نہ لیا ہو - جب کوئی شخص جسکو حسب ضابطہ سارٹیفکٹ نہ ملا ہوا ور جسکا نام بطور مختار مندرج فہرست نہوا ہو برابر وہ بطور وجہہ معاش وہ خدمات اور اختیارات عمل مین لاتا رہے جنکو عالی کورٹ نے قاعدہ ۵ مرتبہ حسب احکام ایکٹ اشخاص قانون پیشہ کی خدمات واختیارات مختار قرار دیا ہے تو بطور مختار کے کام کرتا ہے اور از روے دفعہ ۳۲ - ایکٹ مذکور کے مستوجب جرمانہ ہے - گر ہر نراین اگرچہ اوسکو سارٹیفکٹ مختاری کا نہین ملا تہا تاہم اوسکی یہہ عادت تہی کہ اون اشخاص کیطرف سے عدالتہا ے دیوانی مین وکلا مقرر کرتا تہا اور اونکو سمجہاتا تہا جو اوسکو ماہواری تنخواہ بابتہ اس پیروی کے دیا کرتے تہے ایک کارروائی مین جو مقابلہ سر...حسب ایکٹ اشخاص قانون پیشہ کی گئی تہی گر ہر نراین نے یہہ بیان کیا ہے مفصل سے سری پاس چہٹی کسی شخص کے پاس سے آتی ہے اور مین اوسکی طرف سے کارروائی کرتا ہون اور وہ وکالت نامہ اپنے چہٹی کے ساتہہ بہیج دیتا ہے مجکو ماہواری تنخواہ وہ شخص دیتا ہے جو مجکو نوکر رکہتا ہے ہر شخص جسکا مین نوکر ہون مختلف خاندان کا آدمی اور مختلف گانون باشندہ ہے تجویز ہوئی کہ گر ہر نراین حسب دفعہ ۳۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی نہ ملازم خانگی نہ مختار مقبولہ اون اشخاص مین سے کسیکا تہا جو اوس سے کام لیتے تہے اور اسلئے حسب دفعہ ۳۲ - ایکٹ اشخاص قانون پیشہ کے مختاری کرنیکی بابتہ مستوجب جرمانہ ہے - یہہ بہی تجویز ہوئی کہ بلحاظ اوس عدالت کے جسمین گر ہر نراین نے پیروی کی یہہ الفاظ مندرجہ دفعہ ۳۲ کہ جرمانہ جو اوس تعداد اسٹامپ کے دس گونہ سے زیادہ نہو جو حسب ایکٹ ہذا ایسی عدالت مین پیروی کرنیکے لئے اوسکی سارٹیفکٹ کے واسطے درکار ہے مساوی ان الفاظ کے ہے کہ جرمانہ جو

مبلغ ما ۵ سے زیادہ نہو" دیکھو تصدق حسین بنام گرہر نراین انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۵۵۶ ۔

نیز دیکھو خلاصہ نظیر بمعاملہ درخواست گنگا دیال وغیرہ زیر دفعہ ۵ اس ایکٹ ہذا ۔

دفعہ ۳۳ ۔ ہر پلیڈر یا مختار یا رونیو ایجنٹ جو اپنے سارٹیفکٹ حسب محکومہ دفعہ ۲۶ کے حوالہ کرنے مین قصور کرے اسبات کا مستوجب ہوگا کہ عند الصدور حکم اوس عدالت یا حاکم کے جسکو یا جسکے حکم کے بموجب سارٹیفکٹ حوالہ کرنا ضرور ہو کسیقدر تاوان دے جو ۸ رسے زیادہ نہو اور درصورت عدم ادائے تاوان کے کسی میعاد تک محبس دیوانی مین قید رہے جو تین مہینے سے زیادہ نہو ۔

دفعہ ۳۴ ۔ ہر پلیڈر یا مختار یا رونیو ایجنٹ جو اس ایکٹ کے احکام کے مطابق معطل یا معزول کیا گیا ہو اور بحالت معطلی مین یا اپنے معزولی کے بعد کسی عدالت یا سرشتہ مال مین پیشیہ پلیڈر یا مختار یا رونیو ایجنٹ کا عمل مین لائے اس بات کا مستوجب ہوگا کہ برطبق صدور حکم عدالت یا عہدہ دار افسر سرشتہ مذکور کے کسی قدر تاوان دے جو ۵۰۰ سے زیادہ نہو اور درصورت عدم ادائی جرمانہ کسی میعاد تک جیلخانہ دیوانی مین قید رہے جو چہ مہینے سے زیادہ نہو ۔

دفعہ ۳۵ ۔ ہر حکم جو دفعہ ۳۲ خواہ دفعہ ۳۳ خواہ ۳۴ سے متعلق ہو لایق نظر ثانی حکام ہائیکورٹ کے ہوگا بشرطیکہ وہ حکم کسی عدالت ماتحت کی تجویز سے صدور یا یا ہو اور اگر کسی عہدہ دار ماتحت حاکم اعلی انگرانی صیغہ مال کی تجویز سے صادر ہوا ہو تو حاکم اعلی انگرانی صیغہ مال کی نظر ثانی کے لایق ہوگا ۔

دفعہ ۳۶ ۔ جو شخص جرایم ذیل مین سے کسی جرم کا مرتکب ہو یعنی ۔

(الف) کسی شخص قانون پیشہ سے بغرض متعین ہونے یا آیندہ متعین کئے جانے اوسکے کسی کام قانونی مین کوئی حق طلب یا حاصل کرے ۔

(ب) منجملہ اُس زر اجرت کے جو بغرض انجام ایسے کام کے شخص قانون پیشہ کو ادا یا حوالہ کیا گیا ہو یا جسکی ادا یا حوالہ کرنیکا اقرار ہوا ہو اپنے لئے کچھہ حق رکھلے۔

(ج) قانون پیشہ ہو کر اپنے یا کسی اور شخص قانون پیشہ کے کسی کام قانونی پر متعین کیے جانے کے لئے یا متعین کراکے کسی طرح کا حق پیش یا حوالہ کرنے یا اوسکے رکھہ لئے جانے پر راضی ہو تو ایسا شخص کسی میعاد تک قید محض کی سزا پانیکا مستوجب ہوگا جو چھہ مہینے تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ کا تاحد صمار یا دونوں سزاؤن کا سزاوار ہوگا۔

شرح مطلب اس دفعہ کا یہہ ہے کہ وہ خراب اور ناجائز طریق عمل یعنی دلالی مقدمات جس کے سبب بے ایمانی اور دغابازی کو ترقی اور موکلون کو بالعموم اور وکلا کو بالخصوص نقصان پہونچتا ہے نیست و نابود ہو جاوے۔ دلالی مقدمات کی اسطور پر ہوتی ہے کہ بعض دلال اشخاص جنکے لئے اور کوئی ذریعہ جائز معاش کا نہین ہے سریع الاعتقاد و ناواقف اہل مقدمات کو باتین بنا کر اپنے ساتھ کسی شخص قانون پیشہ کے پاس لیجاتے ہین اور وہ شخص قانون پیشہ اوس دلال کو ایک جزو اپنے محنتانہ مقدمہ سے جو معرفت دلال مذکور کے آیا ہے دیتا ہے۔ اس دفعہ ایکٹ ہذا کا ہمارے اشخاص قانون پیشہ پر بہت اچھا اثر ہوا اور اس دفعہ کی وجہہ سے گو دلالی مقدمات قطعی طور پر موقوف نہین ہوئی ہے مگر یہہ بالیقین کہا جا سکتا ہے کہ جب سے ایکٹ ہذا کا نفاذ ہوا ہے تب سے بہت کم ہوگئی ہے اور امید کیجاتی ہے کہ رفتہ رفتہ بالکل معدوم ہو جاویگی۔ ایکٹ ہذا کے نفاذ سے پہلے ہمارے عالی کورٹ ممالک مغربی و شمالی نے بذریعہ سرکلر چٹھی نمبر ۹ ۱۸۷۲ء یہہ ہدایت کی ہے کہ ہر عدالت مین اشتہار آویزان کیا جاوے اور اوسمین مندرج ہو کہ اشخاص دلالان مقدمات سے آگاہ رہین اور اپیلانٹان کو یہہ فہمائش ہو کہ جس پلیڈر و وکیل کو وہ اپنا مقدمہ سپرد کیا چاہین اوسکو خود یا بذریعہ کسی ایسے دوست یا کارپرداز کے جس سے وہ بخوبی واقف ہون مقرر کرین

باب ۸

متفرقات

دفعہ ۳۷ - بنظر سہولت دریافت استعداد و لیاقت متذکرہ دفعات ۶ و ۷ و ۱۰ ایکٹ ہذا کے لوکل گورنمنٹ کو لازم ہے کہ وقتاً فوقتاً اغراض مذکور کے لئے اشخاص ممتحن مقرر فرماوے اور وقتاً فوقتاً امتحان کی تعمیل وغیرہ کے لئے قواعد منضبط کرے -

شرح - قواعد منضبط لوکل گورنمنٹ نسبت وکلا اور مختاران کے سرکلر نمبر ۵ ۱۸۸۶ع مطبوعہ ضمیمہ نمبر ۱ کتاب ہذا مین شامل ہین اور قواعد نسبت ریونیو ایجنٹان کے سرکلر صاحبان بورڈ مال نمبر ۳ مد ۲ مطبوعہ ضمیمہ اوّل کتاب ہذا مین شامل ہین -

نیز دیکھو نظیر مقدمہ تصدق حسین بنام گریہ نرائن زیر دفعہ ۳۲ - ایکٹ ہذا -

دفعہ ۳۸ - بحفظ شرائط مندرجہ دفعات ۴ و ۵ و ۱۶ و ۲۷ و ۳۲ و ۳۶ کے کوئی عبارت اس ایکٹ کی اون ایڈوکیٹون اور وکلا اور اٹرنیون سے متعلق نہین ہے جو اس ایکٹ کی دفعہ کے مطابق اُس فرمان شاہی کے جسکی رو سے وہ کورٹ خود موضوع ہوئے ہین بھرتی اور درج فہرست کیا ہو یا اون مختارون سے جو ایسی عدالت مین پیشہ کرتے ہون یا اون ایڈوکیٹون سے درج فہرست کئے گئے ہون -

دفعہ ۳۹ - جب کوئی شخص جسکے پاس سارٹیفکٹ مختاری حسب دفعہ ۷ اور سارٹیفکٹ ریونیو ایجنٹی حسب دفعہ ۱۸ موجود ہو اون دونون حیثیتون مین سے کسی حیثیت سے معطل یا موقوف ہو جاوے تو یہہ سمجھا جائیگا کہ وہ دوسری حیثیت سے بھی معطل یا موقوف کیا گیا جیسی صورت ہو -

دفعہ ۴۰ - باوصف احکام مندرجہ صدر کوئی وکیل یا مختار یا ریونیو ایجنٹ اس ایکٹ کے مطابق معطل یا موقوف نکیا جاویگا تاوقتیکہ اوسکو موقع پیش کرنے اپنی عذرات بریت کا بحضور اوس حاکم کے جو اوسکو معطل یا موقوف کرے نہ دیا گیا ہو -

شرح - دیکھو نظیر معاملہ درخواست گریمولال نائک اور نظیر بمعاملہ وشہو کل کرشن زیر دفعہ ۱۴ - ایکٹ ہذا -

دفعہ ۴۱ – (۱) ایسی ہائی کورٹ جسکا تقرر بذریعہ فرمان شاہی کے ہوا ہو مجاز ہوگی کہ وقتاً فوقتاً لوکل گورنمنٹ کی منظوری پہلے سے حاصل کرکے قواعد بابتہ لیاقت اور بھرتی کرنے اشخاص مناسب واسطے عہدہ ایڈوکیٹ عدالت کے مرتب کرے اور باتباع قواعد مذکور ایسے اور اُس قدر اشخاص کو بطور ایڈوکیٹ داخل فہرست کرے جو اوسکو مناسب معلوم ہوں
(۲) ہر ایڈوکیٹ جو اس طور پر داخل فہرست کیا جائے مستحق ہوگا کہ عدالت مذکور کے اعلیٰ مقدمہ کیطرف سے حاضر ہو کر اونکے لئے سوال وجواب یا عمل خواہ سوال وجواب اور عمل جو کچھ عدالت اپنی قواعد کی رو سے تجویز کرے باتباع اون قواعد کے کرتا رہے۔
(۳) ہائی کورٹ مجاز ہے کہ کسی ایڈوکیٹ کو جو داخل فہرست ہوا ہو موقوف یا اپنا پیشہ کرنے سے معطل کردے۔
(۴) بشرط یہہ ہے کہ کوئی ایڈوکیٹ اس دفعہ کے مطابق موقوف یا معطل نکیا جائیگا تا وقتیکہ اوسکو اوس ہائی کورٹ کے روبرو جسنے اوسکو داخل فہرست کیا ہو موقع اپنی صفائیکی عذرات پیش کرنیکا ندیا گیا ہو اور اگر وہ عدالت چیف کورٹ پنجاب ہو تو تا وقتیکہ حکم ہائی کورٹ کا متضمن اوسکی موقوفی یا معطلی کے لوکل گورنمنٹ سے بحال نکیا گیا ہو۔

دفعہ ۴۲ – ایکٹ نمبر ۱ سنہ ۱۸۴۶ع (مشعر ترمیم قوانین متعلقہ تقرر اور مختانہ وکلا عدالتہائے ایسٹ انڈیا کمپنی) اور ایکٹ نمبر ۲ سنہ ۱۸۵۳ع (مشعر ترمیم قوانین متعلقہ وکلا عدالتہائے ایسٹ انڈیا کمپنی) اس تحریر کی رو سے منسوخ کئے گئے۔

ضمیمہ اوّل

قوانین منسوخہ

(متعلقہ دفعہ ۲)

نمبر اور سنہ	مضمون	کس قدر منسوخ ہوا
ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۶۵ء	بغرض ترمیم قانون وکلاء و مختار	کل
ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۶۵ء	بغرض ترمیم ایکٹ مصدرہ سنہ ۱۸۶۵ء متعلقہ وکلاء و مختاران اور دیگر اہلکاران	جسقدر پہلے منسوخ نہین ہوا
ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۶۶ء	بدین غرض کہ بعض احکام مندرجہ ایکٹ وکلاء و مختاران و دیگر اہلکاران مصدرہ سنہ ۱۸۶۵ء معہ ایکٹ ۲۹ سنہ ۱۸۶۵ء عدالت صدر ممالک مغربی و شمالی سے متعلق کرئے جائین۔	کل
ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۶۶ء	بدین غرض کہ دیگر اہلکاران کو بنگالہ کے ممالک مشرقی مین منصف کی عدالتون مین اپنا پیشہ کرنے کا اختیار بعض مقدمات مین دیا جاوے۔	کل
ایکٹ ۷ سنہ ۱۸۶۸ء	ایکٹ متعلقہ عدالت ہائے پنجاب مصدرہ سنہ ۱۸۶۶ء۔	دفعات ۴۲ و ۴۳ و ۴۴ و ۴۵

ضمیمہ دوم

مالیت اسٹامپ سارٹیفکٹ

(متعلقہ دفعہ ۲۵)

قسم ۱

اُس سارٹیفکٹ کے لئے جس مین دارندہ کو پلیڈر کا پیشہ کرنے کا اختیار دیا گیا ہے حسب تفصیل ذیل -

(الف) ہائی کورٹ اور کسی عدالت ماتحت کے لئے ... ... صہ

(ب) کسی بلدہ پریزیڈنسی کی عدالت مطالبہ خفیفہ کے لئے ... ... صہ

(ج) باقی جملہ عدالت ہائے ماتحت کے لئے ... ... صہ

(د) جج ہائے ماتحت اور منصف اور اسسٹنٹ کمشنر اور ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر اور تحصیلدار کی عدالتوں اور ان عدالتہائے مطالبہ خفیفہ کے لئے جو بیرون بلاد پریزیڈنسی ہوں اور تمام عدالتہائے فوجداری ماتحت عدالت ہائی کورٹ کے واسطے ... ... صہ

(ہ) عدالت منصفی اور ہر ایک عدالت دیوانی یا فوجداری سرافسر اولی کے لئے جسکا ذکر خاص اس سے پہلے نہ آیا ہو ... ... صہہم

قسم ۲

اس سارٹیفکٹ کے لئے جس میں دارندہ کو مختاری کا پیشہ کرنیکا اختیار دیا گیا ہے حسب تفصیل ذیل ہے

(و) ہائی کورٹ اور کسی اور عدالت ماتحت کے لئے ... صہ

(ز) بلدہ پریزیڈنسی کی کسی عدالت مطالبہ خفیفہ کے لئے ... ... صہ

(ح) باقی ہر عدالت ماتحت کے لئے ... ... صہ

(ط) جج ہائے ماتحت اور منصفوں کی عدالتوں اور اسسٹنٹ کمشنر اور ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر اور تحصیلداروں کے سرشتوں اور بیرون بلدہ پریزیڈنسی کی عدالت ہائے مطالبہ خفیفہ اور تمام عدالت ہائے فوجداری ماتحت عدالت ہائی کورٹ کے لئے ... ... صہ

(ی) عدالت منصفی اور ہر ایک عدالت دیوانی یا فوجداری صرافعہ اولی کے لئے جسکا تذکرہ خاص اس سے پہلے نہیں ہوا ہے ... ... صہہم

قسم ۳

یلنٹ کے لیئے جسمین دارندہ کو رونبو ایجنٹ کا پیشہ کرنے کا اختیار دیا

سب تفصیل ذیل۔

) حاکم اعلی نگرانی صیغہ مال کے سررشتہ اور اسکے ماتحت کے ہر سررشتہ مال کے لئے ... صہ

ل) صاحب کمشنر کے سررشتہ اور اوسکے ماتحت کے ہر سررشتہ مال کے لئے ... عہ

م) صاحب کلکٹر کے سررشتہ اور اوسکے ماتحت کے ہر سررشتہ مال کے لئے ... صہہ

تمام شد

night oil' that I have been able to bring out this work. The language of this book has been kept as simple, intelligible and precise as was possible, consistent with the preservation of Urdu idiom, and I have spared no pains to make it a readable one.

In preparing this work I acknowledge with thanks the material help I received from Broom's 'Commentaries on the Common Law of England,' 'Hints on Advocacy' by Harris, 'Criminal Law of the Bengal, Presidency', 2nd edition, vol. I by the Hon'ble George Knox, Sergeant Ballantyne's 'Some experiences of a barrister's life,' and 'Curiosities of Oratory and Orators'; and although it would appear presumptuous on my part to lay any claim to originality, this much I dare to say that more than half the matter of this book is the outcome of my own experience and reflection. I take this opportunity of expressing my sincere thanks to Lala Baij Nath B. A., now Sub-Judge of Aligarh, who was the first to suggest to me to undertake the preparation of this work and without whose kind suggestion the idea of preparing and publishing this book would have never entered my mind. I have also to thank Mr. R. S. Aikman M. A., C. S., District and Sessions Judge of Mainpuri, for some very useful suggestions and for the encouragement he has given me while the work was in progress.

Last, though not the least, my best and sincerest thanks are due to the Hon'ble Messrs. Douglas Straight, and W. Tyrrell, two of the Judges of Her Majesty's High Court of Judicature for the N.-W. P. who take a deep interest in all that relates to the improvement of the administration of justice in this country, for the encouragement they have given me by lending to this work the prestige of their honoured names.

G. K. D.

dum of appeal as well as suggestions as to arguing a case on the part of the appellant and the respondent respectively. And the XI and last chapter deals in a concise manner with the necessary qualifications and duties of a pleader. To add to the utility of the work I have affixed at the end of it an appendix containing all circulars of the N.-W. P. High Court relating to legal practitioners and the Legal Practitioner's Act (XVIII of 1879) with notes of rulings up to date. This book neither pretends to be an exhaustive or learned work on the subject of advocacy nor professes to help those experienced native legal practitioners who have sufficient light of their own to guide themselves and who from their actions show that they know much more than what is contained in this little book, the object of which is simply to help the inexperienced native members of the bar and to save them from committing serious blunders in the exercise of their noble profession. It was desirable that such a work should have been published by one with greater advantages and longer experience in the Indian Courts, as well as higher legal and professional attainments than the writer, but finding no inclination on the part of such a one to bring out the desired work, I have, though conscious of my short-comings, and in spite of my insufficient experience of only eleven years, come forward to supply in some measure the long-felt want, and in doing so I have acted on the principle that, 'a little light is better than no light at all'. I hope that the learned gentlemen of the bench and the bar will kindly countenance my undertaking and will highly oblige me by communicating to me any errors or impropriety of language or sentiment that they may discover, as well as any suggestions for the improvement of the book in the event of its reaching a second edition. As any one conversant with judicial life will understand that the pressure of my current duties has left me little spare time, and it was only by burning much 'mid-

the qualifications and duties of pleaders in general will not only prove useful to inexperienced native legal practitioners but will also in some measure tend to check verbosity and the introduction of irrelevant matter into judicial proceedings, and conduce to the economy of public time and money, I have ventured to bring out, though with great diffidence, this treatise in Urdu on this most important subject. The arrangement of this work is as follows :—

CHAPTER I introduces the subject of advocacy and contain some remarks on the explanation of the Urdu word ' Vakil', and the sense in which it is used in this book. In Chapter II, which treats of the conduct of a case for the plaintiff, directions are given for the framing of a plaint as well as for the opening speech of the plaintiff's pleader, and the law relating thereto has been given and explained in detail. Chapter III treats of the conduct of a case for the defendant and contains hints for the framing of written statements, and the best way of arguing a case for the defendant. Chapter IV contains hints for arguing a case for the plaintiff after the case for the defence has been closed, technically called the "plaintiff's reply." Chapter V, which treats of the conduct of a case for the prosecution, contains directions for the frame of a petition of complaint, the methods to be observed in conducting such a case, the distinction between the duties of a pleader for the prosecution and one for the accused, definitions of several terms used in criminal cases, and the mode of arguing a case for the prosecution. Chapter VI, which treats of the conduct of a defence in a criminal trial, contains hints for the defence of an accused person as well as the manner of arguing a case for the accused. Chapters VII, VIII and IX treat of the modes of examining, cross-examining and re-xamining witnesses. Chapter X, which treats of the conduct of an appeal case for the appellant and the respondent respectively, contains full directions for framing a memoran-

PREFACE.

It has frequently been remarked that although works on the important subject of Advocacy exist in English, no similar treatise has yet appeared in Urdu. Although the English works are rich in principles and in practical precepts, they are written for English practitioners, practising in English before English Courts, and have very little applicability to the Courts of this country, in the great majority of which Urdu is and is likely to remain the court language. The want of such a work has long been keenly felt, as well by legal practitioners at the outset of their career, as by Police officers and others who are sometimes called on to conduct prosecutions.

There being no school of, or lectures on, Advocacy as applied to the practice of the Courts in India, the newly passed pleader has, in the words of an able writer on the subject " to find his way as he best can, very often to the sacrifice of important interests and at the cost of many unfortunate clients." It is of course vain to expect that a work like the present can supply that readiness and quickness in seizing the points of a case, which can only be gained by practical experience at the bar. But the writer trusts that it may be found useful by young pleaders in saving them from mistakes which they might otherwise commit, and also in preventing them from acquiring faults of manner and style, which they might afterwards find it hard to get rid of. Believing then that a work in Urdu containing practical suggestions on the conduct of the case for the plaintiff and the defendant respectively, on the management of a criminal prosecution and the defence of an accused person, on the examination, cross-examination, and re-examination of witnesses, on the conduct of an appeal case for the appellant and respondent respectively, and on

TO

THE HON'BLE Mr. DOUGLAS STRAIGHT

AND

THE HON'BLE Mr. W. TYRRELL

PUISNÉ JUDGES OF HER MAJESTY'S HIGH COURT OF
JUDICATURE FOR THE NORTH WESTERN
PROVINCES OF INDIA.

THIS WORK IS,

WITH PERMISSION,

DEDICATED AS A TOKEN OF RESPECT

AND GRATITUDE.

MIRROR OF ADVOCACY

IN URDU

Containing practical suggestions on the conduct of cases Civil and Criminal, on the Examination, Cross-examination and Re-examination of witnesses, and on the qualifications & duties of pleaders in general, to which is appended the Legal Practitioner's Act (No. XVIII of 1879) with Notes of Rulings up to date, and all Circulars of the N.-W. P. High Court relating to Legal Practitioners

BY

PANDIT GIRRAJ KISHOR DATT,

MUNSIF OF ETAH,

Author of an annotated 'Translation from English into Urdu of Colebrooke's Mitakshara and an abstract of Rulings on Hindu Law,' 'Digest of Criminal Rulings in Urdu from 1862 to 18?5' and 'Digest of Privy Council judgments (in English) from 1873 to 1887.'

Agra:

PRINTED AT THE "ORNAMENTAL JOB PRESS."

188[illegible].

[illegible] Rs. 2-8.

DUE DATE